Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 1-2

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

16/9 محرم۔ 1432 ہجری۔ 13/6 فتح 1390 ہش۔ 13/6 جنوری 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں جو قربانی کرنے کی روح پیدا کی ھے
اس روح کے نتیجہ میں جماعت ترقی کرتی جارھی ھے۔ صحابہ کی قربانیوں کے نمونے نئے آنے والے بھی زندہ رکھے ہوئے ھیں۔

الحمد للہ اس سال وقف جدید میں جماعت کو 41 لاکھ 83 ہزار پاؤنڈ سے اُوپر مالی قربانی کرنے کی توفیق ملی ہے جو گزشتہ سال کے مقابل 6 لاکھ 64 ہزار پاؤنڈ سے زائد ہے۔

دنیا بھر کے ممالک میں چندہ وقف جدید ادا کرنے والوں میں بھارت چھٹے نمبر پر ہے جب کہ مقامی کرنسی میں زیادہ ادائیگی کے لحاظ سے بھارت دوسرے نمبر پر ہے۔

جماعتی اموال خرچ کرنے والوں کا کام ھے کہ بھت احتیاط اور سوچ سمجھ کر خرچ کریں تاکہ جھاں وہ خدمت سلسلہ کررھے ھوں ان اموال کو سنبھال کر وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں۔

وقف جدید کے 54ویں نئے سال کے آغاز کا اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ جنوری ۲۰۱۱ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنۡبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔

پھر فرمایا آج دنیا میں بسنے والا ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے قرآن کریم آخری شریعت کی صورت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا، اور اس کا ہر حکم قابل عمل ہے اور اس کے ہر حکم کی بجا آوری ایک مومن کو حقیقی مومن بناتی ہے اور خدا کی راہ میں مالی قربانی بھی خدا تعالیٰ کا ایک اہم حکم ہے جس کے بارہ میں سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات میں ہی بتایا گیا ہے اور اس میں بتائی گئی تینوں باتیں متقی ہونے اور قرآن کریم سے ہدایت پانے کیلئے ضروری ہیں جن میں سے ایک اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ فرمایا: سورہ بقرہ میں ہی متعدد جگہ مالی قربانیوں کا ذکر ہوا ہے اسی طرح باقی قرآن مجید میں بھی بے شمار جگہ پر رزق کی قربانی کے بارہ میں ذکر آتا ہے پس ایک احمدی مسلمان مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھتا ہے اور جب وہ اس پر عمل کرتے ہوئے براہ راست خدا تعالیٰ کے سلوک کا مورد بنتا ہے تو اس مالی قربانی پر اور خدا تعالیٰ پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر یقین اور پختہ ہوجاتا ہے۔

فرمایا: جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے حوالے سے بات

(باقی صفحہ 21 پر ملاحظہ فرمائیں)

دائمی مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ بھارت کا 119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010
افضال و برکات الٰھیہ سے بھرپور روح پرور ماحول میں منعقد ھوا

☆ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے پُر معارف اختتامی خطاب لندن سے بذریعہ ایم ٹی اے اکناف عالم میں نشر ہوا
☆ نماز تہجد با جماعت کا اہتمام، درس القرآن و علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر ☆ ۶ زبانوں میں جلسہ سالانہ کی کاروائی کا رواں ترجمہ
☆ ملک کے 22 کثیر الاشاعت اخبارات والیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانہ پر تشہیر ☆ وزیر تعلیم اور وزیر ٹرانسپورٹ پنجاب سمیت مختلف سیاسی، سماجی اور مذہبی سربراہان کی شمولیت۔ وزیر اعظم ہند اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے پیغامات ☆ ۴۰ ممالک سے شمع احمدیت کے 16 ہزار پروانوں کی شرکت
☆ اعلانات نکاح ☆ دعائے مغفرت برائے موصیان

مرتبہ: محمد کلیم خان مبلغ انچارج بنگلور کرناٹک، فضل حق خان مربی سلسلہ، محمد ابراہیم سرور نائب ایڈیٹر بدر قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ بھارت کا ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، دائمی مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں مورخہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار، سوموار اور منگل اپنی سابقہ روایات کے ساتھ نہایت ہی کامیابی سے ذکر الٰہی اور پُرسوز دُعاؤں کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ سالانہ خلافت احمدیہ حقہ اسلامیہ کی دوسری صدی کا دوسرا جلسہ سالانہ تھا۔ دسمبر ماہ میں پنجاب کے علاقہ میں شدید سردی کی لہر ہوتی ہے اور ہندوستان کے ساؤتھ زون کے لوگ اس قسم کی سردی کے بالکل عادی نہیں ہوتے، مگر اس شدید سردی کے باوجود یہ عشاقِ رسولؐ و محبانِ مسیحؑ طویل سفر طے کر کے قادیان دارالامان میں صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دُعاؤں کے وارث بننے کیلئے ہزاروں کی تعداد میں تشریف لائے۔

معائنہ کارکنان: مورخہ ۲۱ دسمبر کو احمدیہ گراؤنڈ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں معائنہ کارکنان کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر احمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مکرم و محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین

(باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

الٰہی برکات سے معمور جلسہ سالانہ قادیان 2010

ہر سال کی امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد ہوکر ہزاروں زائرین کی روحانی سیرابی کا باعث ہوا۔ الحمدللہ علی ذالک۔ خدائے رحمٰن کا جس قدر بھی شکرادا کیا جائے کم ہے کہ سب مہمان بخیرو عافیت قادیان دارالامان پہنچے اور پھر بخیروخوبی اپنے اپنے گھروں کو واپس پہنچ گئے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔ الحمدللہ کہ جلسہ کے تینوں دن دھوپ کھلی رہی اور بعض دفعہ تو جلسہ گاہ میں گرمی کا احساس ہوتا تھا لیکن اگلے روز ہی رات کو ہلکی بارش ہوئی اور پھر تادم تحریر سورج بادلوں میں گم ہے۔ فضا میں کہر چھائی رہتی ہے اور پہاڑوں سے آنے والی پر برفانی ہوا نے سخت سردی کردی ہے جس سے پورا شمال سیرابی بھارت شدید سردی کی لپیٹ میں ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف جلسہ سالانہ کے دنوں کے لئے اس ٹھنڈے موسم کو روک رکھا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جسقدر بھی شکرادا کیا جائے کم ہے۔

اس مرتبہ بھی پاکستان سے چار ہزار سے زائد احباب تشریف لائے تھے۔ یہ احباب ایمان ویقین کی دولت سے لبریز تھے۔ گزشتہ ۲۸ مئی کو لاہور میں ہونے والے اندوہناک حادثہ کے حوالے سے خیال تھا کہ بعض احباب اس خوف وحراس کے رنگ میں یا مایوسی کے انداز میں ذکر کریں گے لیکن راقم الحروف خدا کو حاضر ناظر جان کر اس وقت لکھ رہا ہے کہ اس عاجز نے مردوں عورتوں اور بچوں جن سے بھی ملاقات ہوئی جب اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہیں عزم وہمت اور ولولہ سے بھرپور پایا۔ شہداء کے رشتہ داروں نے ان شہادتوں کو اپنے لئے باعث فخر بتایا تو دیگر احباب نے کہا کہ وہ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر اپنی ایک جان تو کیا سو جانیں بھی قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری مسجد پہلے کی طرح ہی بھری ہوئی ہے بلکہ تمام بڑوں چھوٹوں میں اس واقعہ کے بعد گویا ایک نئی جان آ گئی ہے تب ہمیں یاد آیا کہ فرمان الٰہی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء یعنی ان کو جواللہ کی راہ میں قتل کئے گئے مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ صرف شہداء کی زندگی کے متعلق ہی نہیں ہے بلکہ ان کے پیچھے رہنے والے بھی ان کی شہادتوں سے ایک نئی زندگی پاتے ہیں اور ایک زندہ پائندہ قوم بن کر اُبھرتے ہیں اور یہی زندگی اور یہی ولولہ اور یہ روحانیت ہم نے پاکستانی احمدیوں میں محسوس کی اور ان کی اس زندگی کے جب انہوں نے ولولہ انگیز واقعات یہاں سنائے تو نہ صرف ہندوستان کے احمدی بلکہ دنیا بھر کے احمدیوں نے اس زندگی کو اپنے اندر محسوس کیا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ سچا شہید نہ صرف خود زندہ ہوتا ہے بلکہ اس کی زندگی کی دلیل یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں پوری کی پوری قوم زندہ ہوجاتی ہے۔

پس نادان ہیں مخالفین احمدیت اور سراسر بے وقوف ہیں معاندین احمدیت جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ چند احمدیوں کو شہید کر کے نعوذ باللہ من ذالک احمدیت کا خاتمہ کردیں گے۔ ہرگز نہیں! ان احمدیوں نے تو اپنی شہادتوں سے اور ان کے لواحقین نے اپنے طرز عمل سے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے بعد جاری خلافت علی منہاج نبوت کی صداقت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ پس ہر مرتبہ کا جلسہ اگرچہ جلسہ میں شاملین کے ازدیاد ایمان کا باعث بنتا ہے لیکن اس مرتبہ پاکستان کے ان جیالے احمدیوں نے شاملین جلسہ کے ایمان میں پہلے سے کہیں بڑھ کر اضافہ کیا۔ فالحمد لله علی ذالک۔

الحمدللہ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امسال بھی جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں ایم ٹی اے کے توسط سے شرکت فرما کر اور اپنا بصیرت افروز خطاب ارشاد فرما کر جلسہ کے حاضرین کو اور تمام دنیا کے احمدیوں کو ایمانی تازگی بخشی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام دنیا میں ملاؤں کی مخالفت کا ذکر کر کے احباب جماعت کو صبر اور دعاؤں کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کے خطاب کے بعد کا جوش و خروش دیکھتے ہی بنتا تھا۔ ہزاروں سامعین ”نعرہ تکبیر اللہ اکبر“۔ ”پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“۔ ”غلام احمد کی جے“ اور ”خلافت احمدیہ زندہ آباد“۔ ”شہدائے احمدیت زندہ باد“۔ ”اسیران راہ مولیٰ زندہ آباد“ کے فلک شگاف نعرے لگائے اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ قادیان اور لندن سے ترانے اور نظمیں سنائے گئے جس سے تمام حاضرین بیحد محظوظ ہوئے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

جلسہ میں کئی سیاسی اور مذہبی شخصیتوں نے بھی شرکت کی جس میں پنجاب کے وزیر تعلیم جناب سیوا سنگھ سیکھواں۔ وزیر ٹرانسپورٹ جناب ماسٹر موہن لال۔ ممبر پارلیمنٹ جناب پرتاپ سنگھ باجوہ۔ کئی ایم ایل ایز اور دیگر شخصیات کے علاوہ بین الاقوامی شہرت یافتہ سوامی اگنی ویش جی صدر آریہ سوسائٹی۔ اکال تخت امرتسر کے جتھیدار جناب گیانی گوربچپن سنگھ جی اور ملک کے بعض صوبوں کے ہندو۔ عیسائی۔ لیڈران نے شمولیت کی اور جماعت احمدیہ کی امن وسلامتی سے بھرپور تعلیمات کو سراہا۔

الحمدللہ کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے جلسہ سالانہ کی بہترین رنگ میں کوریج دی۔ بھارت کے ۸۸ اخبارات اور ۸ ٹی وی چینلز نے بہترین کوریج دی۔ جلسہ میں دس یوم تک باجماعت نماز تہجد کا پروگرام تھا جو صبح 5.15 بجے شروع ہوتی تھی جس کے لئے احباب آدھی رات سے ہی تیاری شروع کردیتے تھے۔ علاوہ ازیں مسجد اقصیٰ، کے علاوہ چار دیگر مساجد میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ احباب نے بیت الدعا، مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر مقدس مقامات کی زیارت کے ساتھ دُعاؤں، نفلوں، نمازوں سے بھرپور رنگ میں استفادہ کیا۔

اس جلسہ کیلئے حکومت نے مختلف محکموں جن میں قادیان کی میونسپل کمیٹی۔ فائر برگیڈ۔ محکمہ صحت۔ امیگریشن۔ حکومت پنجاب ومرکزی حکومت نے اپنے تعاون میں کوئی کمی نہیں رہنے دی۔ بجلی پانی، صفائی کی سہولت سے فراہمی سیکورٹی کا بہترین انتظام۔ ان سب کیلئے ہم پنجاب اور مرکزی حکومت کے شکرگزار ہیں۔ اور ہماری یہ شکرگزاری قرآن مجید کی تعلیم هل جزاء الاحسان الّاالاحسان کہ احسان کا بدلہ نہیں ہے مگر احسان کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کے مطابق ہے کہ

’ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہے، اس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظل عاطفت کے نیچے من کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے اور مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا“۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۹)

اس گفتگو کے آخر پر ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دُعائیں لکھتے ہیں جو حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کیں آپؑ نے فرمایا:

”ہر ایک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دور فرماوے۔ ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اِختتامِ سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین (منیر احمد خادم)

تحریک جدید کا سال نو
اور احباب جماعت بھارت کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۱۰۔۱۱۔۵ میں تحریک جدید کے سالِ نو کا آغاز فرما دیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور انور نے قرآنی آیات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ مومن کا خرچ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے ہی ہوتا ہے اور ایک مومن کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیا کیا خرچ کرسکتا ہے۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو کہ عملی طور پر دن رات قربانی دے رہی ہے اور اپنے اموال ونفوس دلی اور خلوص سے خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کررہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کی وارث بن رہی ہے۔ حضور انور نے جماعت کے ان مخلصین کی خدا تعالیٰ کی راہ میں مثال قربانی کا ذکر فرمایا جنہوں نے بہت کم مال اپنی ضرورت کیلئے رکھا اور باقی سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں تحریک جدید کے ۷۷ ویں سال نو کے آغاز کا اعلان فرمایا اور پوزیشن کے لحاظ سے بھارت کی چھٹی پوزیشن کا ذکر فرمایا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل گذشتہ سال کی ۷ ویں پوزیشن سے ایک قدم آگے ہے۔ حضور انور نے اپنے ایک اور مکتوب میں بھارت کی اس پروگریس پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ اسی طرح محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے بھی جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی کاوشوں کو سراہا ہے۔ الحمدللہ۔ آپ کی قربانیوں سے ہمارا مجموعی لحاظ سے ایک قدم آگے بڑھا ہے اور انشاء اللہ آپ سب کی مالی قربانیوں سے ہمارا اگلا قدم اور آگے بڑھے گا، اس عزم کے ساتھ خاکسار کی خدمت میں نہایت دردمندانہ طور پر گذارش کرنا چاہتا ہے کہ اب جبکہ نئے سال کے آغاز کا اعلان ہوچکا ہے (یکم نومبر تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء) آپ اپنے گذشتہ وعدہ کو پہلے سے بہت بڑھا کر لکھوائیں نیا بجٹ بننا شروع ہوگیا ہے۔

حضور انور نے اس نئے سال میں چندہ تحریک جدید کے وعدہ جات کا ٹارگیٹ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے مقرر فرمایا ہے اور شاملین (چندہ دہندگان) کی تعداد کا ٹارگیٹ ایک لاکھ پچاس ہزار مقرر فرمایا ہے۔ غرضیکہ ہماری یہ گزارش ہے کہ اس بار ہم نے اپنی چندہ تحریک جدید کی مالی قربانی کو ہر صورت میں پہلے سے بہت آگے لے جانا ہے اور کم از کم 35% کا اضافہ لازمی اپنے وعدوں میں کرنا ہے تب جا کر ہمارے نئے ٹارگیٹ پورے ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب اس کو پورا کریں گے۔ بس آپ کے پرخلوص تعاون کی ضرورت ہے۔ اُمید ہے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید سے فوری ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان۔ بھارت)

خطبہ جمعہ

اگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے خرچ کیا جائے تو اس سے جہاں گھروں کے سکون قائم ہوں گے، بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں ہوگی وہاں آمد میں بھی برکت پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔

اللہ کے فضل سے جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو تمام چندوں اور جاری تحریکات میں رقم دینے کے بعد پھر بڑی بڑی رقوم پیش کرتے ہیں کہ جہاں چاہے خرچ کی جائیں۔

وہ قربانیاں کرنے کے بعد احسان جتانا تو ایک طرف رہا وہ چھپ چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں اور صرف یہ مدنظر ہوتا ہے کہ خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔

آج بحیثیت جماعت تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے افراد يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ کے حقیقی مصداق بن رہے ہیں یعنی عملی طور پر ہر دن اور رات قربانی ہو رہی ہے۔

یہ بات اس عالمگیریت کی طرف بھی اشارہ کرتی ھے جو مسیح محمدی نے آکر اُمّت واحدہ کی صورت میں پیدا کرنی تھی۔

اس سال جماعتہائے احمدیہ عالمگیر نے تحریک جدید میں کل 54 لاکھ 68 ہزار 500 پاؤنڈز کی قربانی پیش کی۔ جو گزشتہ سال سے 5 لاکھ 22 ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ الحمدللہ

پاکستان نے نمبر ایک پر اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ برطانیہ دوسرے نمبر پر آ گیا۔ تیسرے نمبر پر امریکہ اور پھر جرمنی۔

تحریک جدید کی مالی قربانی میں مختلف ممالک اور جماعتوں کی پوزیشنوں کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد 6 لاکھ 22 ہزار ہو چکی ہے۔

گزشتہ سال کی نسبت 30 ہزار کا اضافہ ہوا۔ اس میں ابھی بھی گنجائش ہے۔ افریقن ممالک خاص طور پر کوشش کریں۔

2005ء کے بعد جتنے بھی نئے لوگ تحریک جدید میں شامل ہو رہے ہیں ان کے سامنے دفتر پنجم لکھا کریں اور اس کی اطلاع دیں۔

لاہور کی جماعت جہاں جانی قربانی میں صف اوّل میں ہے وہاں انہوں نے تحریکات میں بھی مالی قربانیوں میں اپنا اعزاز قائم رکھا ہے۔

(تحریک جدید کے 77ویں سال کے آغاز کا اعلان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 5/نومبر 2010ء بمطابق 5/نبوت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآاَنْفَقُوْا مَنًّاوَّلَآاَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَرَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ-(البقرہ:263)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِسِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ- (البقرہ:275)

اور وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

پھر فرمایا۔ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان لوگوں کے لئے ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شروع سے آخر تک متعدد جگہ مؤمنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی اور مختلف مثالوں اور مختلف طریقوں سے بتایا کہ ایک مؤمن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے کیا کیا فوائد حاصل کر سکتا ہے؟ لیکن شرط یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں یہ قربانی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو، نہ کہ کوئی اور مقصد ہو۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ (البقرۃ: 272) اور تم اللہ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ نہیں کرتے۔

پس اگر خرچ کرنے والا حقیقی مومن ہے تو وہ خرچ کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کی مرضی دیکھتا ہے اور ان چیزوں پر خرچ نہیں کرتا جن پر خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہ ہو۔ پس اگر ہم اس نقطے کو سمجھ جائیں تو علاوہ جماعتی ترقی کے اپنی روحانی ترقی کے بھی سامان کر رہے ہوں گے۔ گھروں میں جو میاں بیوی کے مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں یا بیوی کی طرف سے یہ شکوے ہو رہے ہوتے ہیں کہ اس نے میری فلاں خواہش کو پورا نہ کرتے ہوئے مجھے فلاں چیز لے کر نہیں دی۔ اور میاں کی طرف سے یہ اعتراض ہو رہا ہوتا ہے کہ میری بیوی اپنی چادر سے بڑھ کر پاؤں پھیلانے والی ہے، اس نے مجھے مقروض کر دیا ہے۔ اور اس وجہ سے گھروں میں جو روز روز کی چخ چخ ہوتی ہے، لڑائیاں ہوتی ہیں اس نے جہاں گھروں کا سکون برباد کیا ہے وہاں بچوں کی تربیت پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔ پھر یہ اعتراض صرف عورتوں پر ہی نہیں ہے۔ کئی معاملات مَیں نے دیکھے ہیں جس میں عورتوں کو اعتراض ہے کہ مرد جو کماتے ہیں، باہر دوستوں میں فضول خرچیاں کر کے آ جاتے ہیں یا صرف اپنی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں اور گھروں کے اخراجات میں تنگی کرتے ہیں۔ اور یہ بات پھر گھروں کی بے سکونی کا باعث بن جاتی ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے خرچ کیا جائے تو اس سے جہاں گھروں کے سکون قائم ہوں گے، بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں ہوگی، وہاں آمد میں بھی برکت پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ جماعت کے لئے قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے مال پر اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا اور اگر کوئی اور کسی کے زیرِ کفالت ہے تو ان کا بھی حق ہے۔ لیکن اگر اعتدال ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا سامنے ہو تو اپنے گھروں کے حقوق بھی ادا ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرف توجہ بھی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اوسط یا کم آمدنی والا ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو اس اَصل کو پکڑے ہوئے ہے۔ اس پر عمل کرتا ہے کہ اپنے گھروں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ بھی کرنا ہے۔ لیکن بعض لوگ جو بہت زیادہ کشائش رکھنے والے ہیں، ان میں ایک حصہ ایسا بھی ہے جو اپنے

حقوق تو ادا کرتا ہے، ان حقوق کے ادا کرنے کی فکر تو رہتی ہے لیکن ان کا قربانی کا معیار بہرحال کم آمدنی والوں کے معیارِ قربانی سے کم ہوتا ہے یا نسبتی لحاظ سے ان کے برابر نہیں پہنچتا۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ زیادہ آمدنی والا ہر کوئی شخص ایسا ہے۔ ہر احمدی جو ہے وہ ایسا نہیں۔ بعض کی مثال مَیں نے دی ہے۔ مَیں ایسے لوگوں کو بھی جانتا ہوں اور پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی کمائی میں سے اپنے لئے بہت کم حصہ رکھتے ہیں۔ اور کروڑوں روپے یا ہزاروں ڈالر یا پاؤنڈ جماعتی تحریکات میں دے دیتے ہیں۔ بلکہ پیچھے پڑ کر کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی رقم دینی ہے جو ہم نے اس سال میں سے اس مقصد کے لئے بچت کی ہے، بتائیں کہ وہ کہاں دیں۔ تو پھر ان کو سوچ کر بتانا پڑتا ہے کہ اس سال فلاں جگہ دے دی جائے۔ اس سال فلاں جگہ دے دی جائے یہاں ضرورت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے وعدے اور چندے اور تحریکات میں حصہ لینے کے بعد زائد رقوم ادا کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور پھر بھی فکر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں ہم نے قربانی کا حق ادا کیا کہ نہیں۔ ان کے شکریہ کے خطوط آتے ہیں کہ آپ نے ہماری حقیر قربانی کو قبول کر لیا۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے بتایا بڑی بڑی خطیر رقمیں ہیں جو بعض لوگ دیتے ہیں۔ اور صرف یہ نہیں کہ ایک آدھ دفعہ بلکہ اپنی زندگی کا مستقل طریق انہوں نے بنا لیا ہے کہ تمام جاری تحریکات میں رقم دینے کے بعد پھر بڑی بڑی رقوم پیش کرتے ہیں کہ جہاں بھی خرچ کرنا چاہیں، خرچ کر دیں۔ تو جیسا کہ میں نے کہا، جن جگہوں پر ضرورت ہوتی ہے وہاں خرچ کیا جاتا ہے۔ مساجد بنانے کے لئے، مشن ہاؤسز بنانے کے لئے یا دوسری ضروریات کے لئے یہ رقوم خرچ ہوتی ہیں۔ اور یہ بڑی بڑی قربانیاں کرنے والے صرف پاکستانی یا ہندوستانی ہی نہیں ہیں، جن کی ایک لمبے عرصے کی تربیت ہے، بزرگوں کی اولاد ہیں اور تربیت کا حصہ چل رہا ہے۔ بلکہ افریقہ میں رہنے والے بھی کئی ایسے ہیں جو بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ انہوں نے بڑی بڑی خوبصورت مساجد بنا کر پیش کی ہیں۔ اور جماعت کے جو دوسرے متفرق پراجیکٹس ہیں یا منصوبے ہیں، ان کے لئے خرچ دیتے ہیں۔ اور یہ قربانی کرنے والے جس عاجزی اور خوشی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں وہ صاف بتا رہا ہوتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرنے کے لئے بے چین ہیں۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کے عین مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے پھر کبھی یہ اظہار بھی نہیں کرتے کہ ہم نے جماعت کو اتنے کروڑوں روپے دیئے ہیں یا ہم نے کوئی احسان کر دیا ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں نے کہا، انتہائی عاجزی سے پیش کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں حق ادا بھی کیا ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان سمجھتے ہیں کہ اس نے اس قربانی کی توفیق انہیں دی۔

یہاں اس بات کا اظہار بھی ضروری ہے کہ جماعت کی اکثریت تو کم آمدنی والوں کی ہے۔ اور اوسط درجہ کے کمانے والوں پر مشتمل ہے۔ وہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا غیر معمولی قربانیاں دینے والے ہیں اور کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ جماعت نے اتنی تحریکات شروع کی ہوئی ہیں ہماری آمدنی محدود ہے، کہاں سے دیں؟ بلکہ ایک دلی جوش اور جذبے سے یہ قربانیاں دیتے ہیں۔ اور پھر کبھی اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ ہم نے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر یہ قربانیاں دی ہیں۔ یا کبھی یہ خیال نہیں آیا یا کبھی مطالبہ نہیں کیا کہ کیونکہ ہماری یہ یہ قربانیاں ہیں اور اب ہمیں ضرورت ہے، فلاں مقصد کے لئے ہمیں ضرورت ہے تو جماعت بھی ہمیں دے۔ کسی قسم کا احسان نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر ضرورت بھی ہو تو انتہائی جھینپ اور عاجزی کے ساتھ خواہش کا اظہار کرتے ہیں اور وہ بھی قرضے کی صورت میں۔ بعض لوگوں نے تو چندے دینے کے اپنے طریق اختیار کئے ہوئے ہیں تاکہ آسانیاں رہیں۔ آمدنی کیونکہ محدود ہوتی ہے۔ ایک وقت میں چندوں کی ادائیگی ہو نہیں سکتی تو بعض ایک ڈبہ بنا لیتے ہیں اور اس میں ہر روز کچھ نہ کچھ ڈالتے رہتے ہیں۔ اس سوچ کے ساتھ کہ تحریکِ جدید یا وقفِ جدید یا فلاں تحریک کا چندہ ادا کرنا ہے تو دے دیں گے۔ کئی مثالیں ایسی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ مَیں ڈبے میں سارا سال رقم جمع کرتا جا رہا تھا کہ اگر سال تحریکِ جدید کا اعلان ہو گا تو اس میں ادا کروں گا۔ اور میری یہ کوشش تھی کہ گزشتہ سال کا جو چندہ تحریکِ جدید تھا اس کے برابر یہ رقم ہو جائے۔ اب قریب آ کر جب انہوں نے ڈبے کو کھولا تو وہ رقم بہت کم تھی۔ ابھی اس سوچ میں تھے کہ یہ کس طرح پوری ہو گی کہ کہتے ہیں کہ سیکرٹری تحریکِ جدید میرے پاس پہنچ گئے کہ ہمارے اس سال کے ٹارگٹ میں اتنی کمی ہے۔ ہم نے آپ کے ذمّہ اتنی رقم لگائی ہے۔ تو انہوں نے کہا میری محدود آمدنی ہے میں اتنی بڑی رقم تو ادا نہیں کر سکتا۔ کہاں سے ادا کروں گا؟ بہرحال اب آپ آئے ہیں تو آپ کو کچھ نہ کچھ رقم مَیں دے دیتا ہوں، ورنہ جو مَیں نے جمع کیا ہوا ہے یا جو میں دیتا ہوں وہ تو سارا سال جمع کر کر کے دیتا ہوں اور میں نے اگلے سال کے لئے جمع کیا ہوا ہے کہ تحریکِ جدید کا اعلان ہو گا تو اس کے بعد ادائیگی کروں گا۔ کہتے ہیں پھر مجھے خیال آیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو اس سال یا اگلے سال کا کیا سوال ہے؟ دے دو کیونکہ رقم تو بہرحال ابھی بھی پوری نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ مطلوبہ رقم انہوں نے سیکرٹری تحریکِ جدید کو دے دی۔ اور کہتے ہیں گھر آ کر بیٹھا ہی تھا کہ ایک جگہ سے ایک لفافہ آیا۔ کسی کا خط تھا اور اس میں چیک تھا اور عین اس رقم کے برابر چیک تھا جو مَیں نے دی تھی۔ اور اس شخص نے لکھا تھا کہ فلاں وقت مَیں نے آپ سے قرض لیا تھا میں بھول گیا اور ان کو بھی بھول گیا تھا۔ آج مجھے یاد آیا تو مَیں وہ قرض واپس کر رہا ہوں۔ اور معذرت کے ساتھ واپس کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح ایک اور جگہ سے فوری طور پر رقم آ گئی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فوری حساب نہ صرف برابر کر دیا بلکہ بڑھا کر دے دیا۔ خدا تعالیٰ اس طرح قربانی کرنے والوں کو اَجر دیتا ہے کہ چند گھنٹوں کے لئے بھی اس خوف میں نہیں رکھا کہ اگلے سال کے چندے کا انتظام کس طرح ہو گا۔ پس ایک یہ بھی مطلب ہے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْن کا کہ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی ایسے اجر ملنے شروع ہو جاتے ہیں کہ ان کے ہر خوف اور غم خوشی میں بدلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی ہو اور قربانی کے بعد کبھی یہ احساس نہ ہو کہ ہم نے جماعت پر کوئی احسان کیا ہے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریکِ جدید شروع فرمائی تو سادہ زندگی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس زمانے میں آپ نے کھانوں، کپڑوں وغیرہ اور دوسرے اخراجات میں کمی کر کے چندہ تحریکِ جدید دینے کا مطالبہ فرمایا تھا۔ اُس وقت افرادِ جماعت کے حالات بھی ایسے نہیں تھے جیسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل ہیں۔ لیکن مردوں، عورتوں بچوں نے قربانیاں دیں اور خوشی سے دیں۔ آج بھی بعض غریب گھروں میں ایسے نظارے نظر آتے ہیں لیکن پھر بھی کوئی احسان نہیں ہے۔ فکر ہوتی ہے تو یہ کہ ہمارے پاس اور ہو تو ہم اور دیں۔ اور ان قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو پھر اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے اور نواز رہا ہے۔ پس ایک مومن تو جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتا ہے تو اس کی قربانی کے معیار بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ قربانیاں کرنے کے بعد احسان جتانا تو ایک طرف رہا وہ تو چھپ چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں کہ پتہ نہ چلے۔ اور صرف اور صرف یہ مدّنظر ہوتا ہے کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور یہ نظارے آج ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اکثر نظر آتے ہیں۔ جو لوگ غیر ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت کے پاس اربوں روپے ہیں۔ پتہ نہیں کہاں سے ان کے پاس یہ پیسے آتے ہیں؟ اس کی وجہ سے جماعت اپنے منصوبوں پر اتنی آسانی سے عملدرآمد کر لیتی ہے۔ انہیں پتہ نہیں ایک تو اللہ تعالیٰ جماعت کے تھوڑے سے پیسے میں بھی اتنی برکت عطا فرماتا ہے جو کہ دنیا داروں کی سوچ سے باہر ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ یہ اربوں روپے نہیں ہیں جو جماعت کے پاس ہیں بلکہ اخلاص و وفا اور خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کا وہ لامتناہی خزانہ ہے جو ان قربانی کرنے والے احمدیوں کے سینوں سے وقت پر اُبل اُبل کر نکلتا ہے۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے پاس اَور ہو تو وہ اَور دیں۔ ایک جذبہ ہوتا ہے، ایک جوش ہوتا ہے، ایک شوق ہوتا ہے۔ اور جماعت میں اور ہر قوم میں ایسی ہزاروں مثالیں ہیں۔ دوسرے لوگ تو کسی مسجد کے لئے پانچ روپے چندہ دے کر پھر اس کا سو دفعہ اعلان کرواتے ہیں اور احمدی اپنی ضروریات کو کم کر کے بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن اکثر سِرًّا، چھپ کر۔ ہاں بعض قربانیوں کا اعلان بھی ہوتا ہے لیکن وہ اعلان جماعت کی طرف سے ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی خواہش نہیں ہوتی کہ اعلان ہو۔ یا بعض تحریکات میں چندہ دینے والوں کی فہرستیں بنتی ہیں جو خلیفۂ وقت کو پیش کی جاتی ہیں صرف اس غرض کے لئے کہ ان کے لئے دعا کی تحریک پیدا ہو۔ پس یہاں بھی جو مقصد ہے وہ نیک ہے۔ دکھاوا نہیں ہے بلکہ خلیفۂ وقت کو اس قربانی کی اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ان قربانی کرنے والوں کے لئے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے تاکہ قربانیوں کے معیار آئندہ پھر بڑھتے چلے جائیں۔ پھر اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کہ نیکیوں کے حصول میں آگے بڑھنے کی کوشش کی طرف توجہ پیدا ہو۔

آج تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے انشاء اللہ۔ مَیں ابھی آپ کے سامنے وہ سارے کوائف رکھوں گا کہ کس طرح جماعتیں مالی قربانیوں کو پیش کرنے کی وجہ سے مالی قربانی کی نیکی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جب کوائف سامنے آتے ہیں تو ہر سال دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور جماعت کی قربانی افرادِ جماعت کی قربانی کی وجہ سے ہے۔ پس اگر مالی قربانی کا اظہار کیا جاتا ہے تو یہ تحریک کرنے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم فَاسْتَبِقُوْا الْخَیْرَات کو بھی سامنے رکھو۔

آج بحیثیت جماعت تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے افراد یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّھَار کے حقیقی مصداق بن رہے ہیں۔ یعنی عملی طور پر دن اور رات قربانی ہو رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے یہ قربانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر خطے میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہر ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہیں دن ہے کہیں رات ہے۔ اس وقت بھی مَیں جو خطبہ دے رہا ہوں تو کسی ملک میں صبح سویرے کا وقت ہے اور کہیں رات ہو گئی ہے، کہیں آدھی رات ہے۔ اور تحریکِ جدید کے اعلان کے ساتھ ہی وعدوں اور وصولی کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے۔ تو صرف افراد ہی نہیں بلکہ جماعت من حیث الجماعت بھی ایک وقت میں رات اور دن کو جمع کر کے اپنی قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ یہ رات اور دن کی قربانی کرنے والوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو یہ بات اُس عالمگیریت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جو مسیح محمدی نے آ کر اُمّتِ واحدہ کی صورت میں پیدا کرنی تھی۔ پس یہ وہ قربانیوں کا خوبصورت سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لئے رات اور دن کے ہر حصہ میں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تاکہ دنیا کے ہر حصہ میں ہر وقت مسیح محمدی کے بعثت کے مقصد کو جو تکمیل اشاعتِ ہدایت ہے پورا کرنے کے لئے قربانیاں پیش ہوتی چلی جائیں۔

اشاعتِ ہدایت کی تکمیل یا اس کو تمام دنیا میں پھیلانا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ کام مسیح محمدی کے ماننے والوں کے ذمے لگایا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تعلیم اور ہدایت لائے وہ آپ کے وقت میں کامل ہوئی اور اس کامل ہدایت کو دنیا میں پھیلانا اور اس کی تکمیل آپ کی بعثتِ ثانیہ میں ہونی تھی۔ پس اب یہ ہماری ذمہ داری ہے جنہوں نے مسیح محمدی کو مانا ہے۔ گو دنیا کے مقابلے میں ہمارے وسائل بہت کم ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن جس کام کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ ڈالی ہے یا لگائی ہے، اس کے لئے جب ہم رات دن قربانیوں میں مصروف رہیں گے تو برکت دینا پھر اللہ تعالیٰ کا کام ہے اس کا وعدہ ہے وہ دیتا ہے اور دے گا انشاء اللہ۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْن کہ نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ لوگ جو

قربانیاں کرنے والے ہیں غم میں مبتلا ہوں گے۔ بیشک دنیا کے وسائل بہت ہیں، بیشک دنیا کے پاس طاقت بہت ہے، بیشک اس وقت تعداد کے لحاظ سے غیروں کی کثرت ہے اور ہم چھوٹی سی جماعت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رات دن کی قربانیاں جو صاف اور پاک دل ہو کر کی جاتی ہیں، جو نام و نمود سے بالکل پاک ہیں، مبرّا ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہیں۔ اس لئے تمہیں کسی قسم کا خوف اور غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ دنیا ہمارے ساتھ کیا کرے گی یا ہماری ترقی کس طرح ہوگی، یا ہماری یہ قربانیاں نتیجہ خیز بھی ہوں گی کہ نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ جب تک تم پاک سوچ کے ساتھ یہ قربانیاں کرتے چلے جاؤ گے، یہ قربانیاں نتیجہ پیدا کرتی چلی جائیں گی انشاء اللہ۔ کیونکہ آخری نتیجہ تو خدا تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں قربانیوں کو سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ پھل لگاتا ہوں۔ جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوتے ہیں ان کی قربانیوں کو بڑھاتا چلا جاتا ہوں۔ جو لوگ اس کا عباد الرحمٰن بنتے ہوئے یہ قربانیاں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جتنی قربانیاں پیش کرتے چلے جاؤ گے ان کو اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر بڑھاتا چلا جائے گا، جلدی کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ تم خدا پر چھوڑ دو۔ اپنی قربانیوں کو پیش کرتے ہوئے مسیح محمدی کے انصار میں شامل ہوتے چلے جاؤ اور حتی المقدور تکمیل اشاعتِ ہدایت میں اپنا حصہ ڈالتے چلے جاؤ تو بعید نہیں کہ اپنی زندگیوں میں ان نتائج کو بھی دیکھ لو جن کے آثار اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جماعت کے افراد کی جانی اور مالی قربانیاں انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہماری قلیل تعداد کو کثرت میں بدل دیں گی۔ ہمارا کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کام کرتے چلے جانا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے ہم نے دل میں ایک جوش قائم کرتے ہوئے یہ مصمّم ارادہ کرنا ہے کہ کبھی نہیں تھکنا اور کبھی نہیں تھکنا۔

اب مَیں تحریکِ جدید کے ختم ہونے والے سال کے کوائف پیش کرتا ہوں جس میں چند اوپر کی جو جماعتیں ہیں ان کا موازنہ بھی پیش ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تحریکِ جدید کا چھہترواں (76واں) سال تھا جو 31/اکتوبر کو ختم ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بے شمار برکات لیتے ہوئے گزرا اور برکات سمیٹتے ہوئے اور ان برکات کو ہم پر ظاہر کرتے ہوئے اور ان برکات کے بہترین نتائج ظاہر کرتے ہوئے ہم نے اس کو الوداع کہا۔ آج مَیں تحریکِ جدید کے ستہترویں (77ویں) سال کے آغاز کا اعلان کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سال بھی پہلے سالوں کی طرح، پہلے سے بڑھ کر برکتوں والا سال ثابت ہو۔

رپورٹس کے مطابق اس سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ عالمگیر نے تحریکِ جدید میں کُل 54 لاکھ 68 ہزار 500 پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے۔ چھوٹے ممالک کی رپورٹس تو ابھی نہیں آئیں اور اسی طرح بعض چھوٹے ممالک میں جو لوکل جماعتیں ہیں ان کے بھی وہاں پوری طرح رابطے کیونکہ نہیں ہوتے اس لئے ہوسکتا ہے ابھی بہت ساری رقوم راستے میں ہوں۔ بہر حال جو موجودہ آمدہ پورٹس ہیں ان کے مطابق یہ قربانی ہے اور یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے پانچ لاکھ بائیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے الحمدللہ۔ اور اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان نے صفِ اوّل میں، سب سے اوپر رہنے کا اپنا اعزاز برقرار رکھا ہوا ہے۔ اور سب سے بڑی خوشی کی بات آپ کے لئے ہے کہ غیر متوقع طور پر تو نہیں کہنا چاہئے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک خاص اظہار ہے جو آپ کی کوششوں میں برکت ڈالی ہے، دوسرے نمبر پر برطانیہ آ گیا ہے۔ اس نے امریکہ اور جرمنی کو کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ جو جمپ (Jump) لیا ہے، اضافہ ہوا ہے یہ اتنا غیر معمولی ہے کہ میرا خیال ہے آپ کی جو انتظامیہ ہے شاید اس کو بھی سمجھ نہیں آئی کہ کس طرح ہو گیا؟ دو سال پہلے جرمنی اور برطانیہ کا بڑا تھوڑا فرق تھا اور افرادِ جماعت بڑا افسوس کرتے تھے۔ کئی لوگوں نے مجھے کہا بھی اور کچھ کے پیغام مجھ تک پہنچے کہ اتنی معمولی رقم تھی اگر ہمیں پتہ ہوتا تو ہم اپنی جیب سے پورا ادا کر دیتے اور UK اوپر آ جاتا۔ لیکن بہر حال جب انہوں نے یا آپ نے محنت اور دعا سے کام کیا ہے تو امریکہ کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ بہت بڑی ترقی ہے۔ پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں چند سال پہلے تک برطانیہ یا UK آٹھویں دسویں نمبر پر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پاکستان کے بعد پہلے نمبر پر آ گیا ہے۔

یہاں مَیں ایک بات کی یاد دہانی کروا دوں کہ مَیں پرانا ریکارڈ دیکھ رہا تھا تو مجھے حیرت ہوئی کہ 1988ء میں برطانیہ کے وعدے اور وصولی پاکستان کے علاوہ دنیا کے مقابلے میں دوسرے نمبر پر تھی اور پھر آہستہ آہستہ پیچھے چلتے چلے گئے۔ اب یہ اعزاز جو آپ نے پہلے نمبر کا حاصل کیا ہے اس کو گزشتہ روایت کے مطابق دوبارہ ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ یہ قائم رہنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہاں برطانیہ میں بھی احمدی ہونے کی وجہ سے جو دشمنی بڑھ رہی ہے، غیر احمدیوں سے بعض عورتوں نے بھی مار کھائی ہے، ہوسکتا ہے مَردوں نے بھی کھائی ہو، اس کے یہ اچھے نتیجے نکل رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑی سی جسمانی قربانی کے بدلے میں مالی قربانی کو بھی آگے بڑھا دیا۔ بعضوں کے کاروبار متاثر ہوئے ہیں۔ غیر احمدیوں نے بعض علاقوں میں جہاں یہ لوگ زیادہ تھے شور مچایا کہ ان سے کوئی چیز نہ خریدی جائے۔ بعضوں کو ملازمتوں سے نکالا جو غیر احمدیوں کے ملازم تھے۔ لیکن اس کے باوجود یہ جو دشمنی تھی یہ راس آئی ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے خلاف جو دشمنی ہے وہ کھاد کا کام کرتی ہے۔

برطانیہ کے چندے کے اضافے میں اس وقت لجنہ کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کا جو ٹارگٹ تھا مَیں نے ایک دفعہ ان کو کہا کہ اس کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ برطانیہ نے گزشتہ سال کی نسبت اس سال تقریباً کوئی پینتالیس ہزار پاؤنڈ کا اضافہ کیا ہے۔ اور کُل رقم میں میرا خیال ہے 1/3 حصہ یا اس سے زیادہ لجنہ کا ہے۔

تیسرے نمبر پر امریکہ ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ جرمنی اب اتنا پیچھے رہ گیا ہے کہ اگر آپ یہ maintain رکھیں تو ان کا ساتھ ملنا مشکل ہی ہوگا لیکن بہر حال اگر ان کو بھی غیرت آ گئی تو بعید نہیں کہ وہ بھی آگے نکل سکیں۔ کیونکہ جرمنی والوں کا پہلے یہ خیال تھا کہ ہم اتنا آگے نکل گئے ہیں کہ اب برطانیہ کا جمپ لے کر ہم سے ملنا بڑا مشکل ہوگا۔ لیکن اس دفعہ یہ غیر معمولی جمپ ہوا ہے۔

پھر کینیڈا ہے پانچویں نمبر پر، پھر انڈیا ہے، پھر انڈونیشیا ہے، آسٹریلیا ہے، پھر عرب ملک ہے جس کا نام مصلحتاً میں نہیں لے رہا۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے اور اس کے ساتھ ہی تقریباً جڑا ہوا بیلجیئم ہے، ذرا سا معمولی سا فرق ہے۔

پاکستان کے حالات جیسا کہ ہم جانتے ہیں گزشتہ کئی سالوں سے بہت نامساعد حالات ہیں۔ معاشی لحاظ سے بھی اور احمدیوں کے تو خاص طور پر بہت زیادہ۔ اور اس سال تو سیلاب کی وجہ سے معاشی حالات میں اور بھی زیادہ شدت آ گئی تھی۔ خاص طور پر ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ وغیرہ کے جو علاقے ہیں وہاں کے زمیندار بہت بُری طرح متاثر ہوئے ہیں لیکن ایک عجیب حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے کہ ان علاقوں کی جماعتوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ٹارگٹ پورے کئے ہیں جو مرکز سے ان کو دیئے گئے تھے۔ گاؤں کے گاؤں ان کے بہہ گئے۔ فصلیں بہہ گئیں، تباہ ہو گئیں۔ بے سروسامانی کی حالت میں وہاں سے اٹھ کے آئے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا مجموعی طور پر جو ملک کے حالات ہیں اس کا تو احمدیوں پر اثر ہے ہی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیاوی نقصان سے ایمانوں میں کمی نہیں آئی بلکہ اس میں اضافہ ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اپنے ٹارگٹس پورے کئے ہیں۔

لاہور کی جماعت ہے۔ امسال پاکستان کا جو مکمل جائزہ ہے، سامنے آئے گا۔ اس میں لاہور صفِ اوّل پر ہے۔

اس سے پہلے مَیں مقامی کرنسی میں گزشتہ سال کے مقابلے پر زیادہ وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں وہ بتا دوں۔ ایک تو وہی عرب ملک ہے جس کا مَیں نے کہا مَیں ذکر نہیں کر رہا۔ دوسرے نمبر پر انڈیا ہے۔ انہوں نے اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے چوالیس فیصد سے زیادہ وصولی کی ہے۔ اور انڈیا میں بھی بعض علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے دشمنی کے حالات شدت اختیار کر رہے ہیں۔ بہت زیادہ احمدیوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن اس سے مالی قربانی میں تیزی پیدا ہوئی ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے تیسرے نمبر پر۔ پھر UK ہے ۔ پھر پاکستان ہے۔ پھر کینیڈا۔ پھر سوئٹزرلینڈ، امریکہ اور بیلجیئم۔

فی کس ادائیگی میں امریکہ سب سے آگے ہے۔ پھر نمبر دو پر ایک عرب ملک ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ نمبر تین پر ہے۔ پھر دبئی ہے باسٹھ پاؤنڈ فی کس۔ پھر کبابیر ساٹھ پاؤنڈ فی کس۔ پھر جاپان، برطانیہ، بحرین، آئرلینڈ، فرانس، کینیڈا، آسٹریلیا ہیں۔

گزشتہ کچھ عرصے سے بلکہ کئی سالوں سے اس بات پر بھی زور دیا جا رہا ہے کہ تحریکِ جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو بڑھایا جائے۔ خاص طور پر جو نومبائعین ہیں اور بچے ہیں خواہ وہ معمولی رقم ہی کیوں نہ دیں تحریکِ جدید میں ضرور شامل ہوں۔ چنانچہ جماعتوں کی طرف سے اس طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہے اور ہر سال شاملین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب شامل ہونے والوں کی یہ تعداد چھ لاکھ بائیس ہزار سے زیادہ ہو چکی ہے۔ پچھلے سال پانچ لاکھ کچھ ہزار تھی۔ اس سال تیس ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں ابھی بھی گنجائش ہے۔ خاص طور پر افریقن ممالک کوشش کریں۔ نومبائعین چاہے چند پنس (Pence) ہی کیوں نہ دیں لیکن چندے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اس سے بھی کافی اضافہ ہوسکتا ہے۔ مبلغین کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دلوایا کریں۔ مالی قربانی ہوگی تو جماعتی تعلق میں بھی مضبوطی پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی بڑھے گا۔ اس کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

تعداد اور وصولی کے بارہ میں یہ بھی یاد رکھیں کہ جیسا کہ مَیں نے دفتر پنجم کے اجراء کے وقت کہا تھا کہ نئے پیدا ہونے والے بچے یا نئے شامل ہونے والے چندہ دہندیا نومبائعین وغیرہ 2005ء کے بعد تحریکِ جدید میں شامل ہوتے ہیں تو ان کو دفتر پنجم میں شامل کرنا ہے۔ پاکستان میں اس بات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ باہر کے ممالک میں بھی 2005ء کے بعد جتنے نئے تحریکِ جدید کے چندے میں شامل ہو رہے ہیں ان کے سامنے ’’دفتر پنجم‘‘ لکھا کریں اور اس کی اطلاع دیں اور یہ ریکارڈ رکھنا کوئی مشکل نہیں ہے، سیکرٹریانِ تحریکِ جدید کو صرف تھوڑی سی محنت کرنا پڑے گی۔

افریقن ممالک میں نائیجیریا کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی وصولی کے لحاظ سے افریقہ میں سرِ فہرست ہے۔ انہوں نے گزشتہ سالوں میں تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ترقی کو بڑھاتا رہے۔ اس کے علاوہ گزشتہ سال کے مقابلے پر مجموعی وصولی کے اعتبار سے گیمبیا اور گھانا کی جماعتوں نے بھی نمایاں کام کیا ہے۔ گیمبیا کا اضافہ چھیالیس فیصد ہے اور گھانا کا اکتیس فیصد ہے۔ الحمدللہ۔ لیکن

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

میرے خیال میں گھانا میں مزید گنجائش ہے اور یہ پہلے نمبر پر آ سکتا ہے۔اس بارے میں گھانا کو خاص طور پر تعداد اور وصولی دونوں میں کوشش کرنی چاہیئے۔

شاملین میں اضافے کے اعتبار سے سیرالیون، بینن، برکینا فاسو، کینیا، یوگنڈا، آئیوری کوسٹ اور نائیجر کی جماعتیں قابلِ ذکر ہیں۔

وکالتِ مال اوّل کے ریکارڈ کے مطابق مجاہدین دفتر اول کی کل تعداد جو سب سے پہلے شروع میں چھہتر سال پہلے شامل ہوئے تھے، 5,927 ہے جس میں سے تین سو اکیاسی (381) مجاہدین خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک حیات ہیں اور اپنے چندے خود ادا کر رہے ہیں۔ بقیہ پانچ ہزار پانچ سو چھیالیس (5,546) مرحومین میں سے تین ہزار تین سو بائیس (3,322) مرحومین دفتر اول کی طرف سے ان کے حقیقی ورثاء نے ادائیگی کر کے ان کے کھاتے جاری کر دیئے ہیں۔ اور دو ہزار دو سو چوبیس (2,224) مرحومین کے کھاتے مخلصینِ جماعت نے جاری کروائے ہیں جو اُن کے حقیقی ورثاء نہیں ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دفتر اوّل کے تمام کے تمام کھاتے زندہ ہیں۔ اس خواہش کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی کیا تھا اور تحریک فرمائی تھی۔ اس کے بعد مَیں نے بھی تحریک کی تھی۔ اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے دو تین سالوں سے یہ تمام کھاتے جاری ہو گئے ہیں۔

پاکستان میں تین بڑی جماعتیں ہیں۔ اول، لاہور۔ دوئم، ربوہ۔ سوئم، کراچی۔ اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے زیادہ مالی قربانی کرنے والی جماعتیں راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، بہاولپور، میرپور خاص، نوابشاہ، ڈیرہ غازی خان، جہلم، خانیوال اور منڈی بہاؤالدین ہیں۔

لاہور کے بارہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ لاہور کی جماعت جہاں جانی قربانی میں بھی صفِ اوّل میں آ گئی ہے وہاں انہوں نے تحریکات میں بھی، مالی قربانیوں میں بھی اپنا اعزاز قائم رکھا ہے۔ اور تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں بھی جیسا کہ میں نے بتایا اول نمبر لاہور کا ہے۔ لاہور کی جماعت کے شہداء کے جو غم تھے اس غم نے انہیں مایوس نہیں کیا، پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی میں مزید تیزی پیدا ہوئی ہے۔ جان مال وقت کی قربانی کا جو انہوں نے عہد کیا تھا اس کو نبھا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب نبھا رہے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کی دوسری جماعتیں بھی۔ لیکن ان کے ساتھ عملی طور پر بہت بڑا حادثہ ہوا ہے اس لئے یہاں ان کا خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ مئی کے واقعہ کے بعد سے مستقل طور پر نوجوان بھی اور صحت مند انصار بھی اپنے وقت جماعت کو دے رہے ہیں اور جو وقت کی قربانی کا عہد کیا تھا اس کو پورا کر رہے ہیں۔ اور پھر یہ کہ ایسی جگہوں پر ڈیوٹیاں دینے کے لئے حاضر ہوتے ہیں جہاں ہر وقت جان کا بھی خطرہ ہے۔ پاکستان میں تو ویسے ہی ہر پاکستانی کی زندگی خطرے میں ہے۔ لیکن ایک احمدی کی زندگی جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اس کو دہرا خطرہ ہے۔ ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اور دوسرے احمدی ہونے کی حیثیت سے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان خطرات کو ہمارے سر پر سے ٹالے اور دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

تحریکِ جدید کے بارے میں وکالتِ مال کا بعض ممالک کے بارہ میں یہ تأثر ہے کہ وہ بھرپور کوشش نہیں کرتے۔ خاص طور پر وہ جن کے ہاں دوسرے جماعتی پروجیکٹس یا مساجد وغیرہ کے منصوبے شروع ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے جو مساجد وغیرہ کے اپنے منصوبے ہیں اگر انہوں نے تحریکِ جدید کی طرف زور دیا یا دوسری مرکزی تحریکات کی طرف زور دیا تو یہ منصوبے متاثر ہوں گے۔ مَیں تو سمجھتا ہوں کہ ان ملکوں کی جو انتظامیہ ہے وہ افرادِ جماعت پر بھی بدظنی کر رہی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کر رہے ہیں۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر ان تحریکات کی رقم مرکز میں آتی ہے تو اس مرکزی رقم کا بہت بڑا حصہ افریقہ اور انڈیا وغیرہ اور دوسرے غریب ممالک کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اگر دوسروں کی، غریب ملکوں کی مدد کے لئے دل کھولیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی آپ کے مال میں برکت فرمائے گا اور منصوبوں میں برکت فرمائے گا۔ جب آپ کی طرف سے (پیسے) جائیں گے تو غریب ملکوں کے جو منصوبے ہیں ان پر عملدرآمد ہوگا۔ جب ان کی مساجد بنیں گی جو بہت ضروری ہیں تو آپ بھی ان کی دعاؤں سے حصے دار بنیں گے۔ اگر تو خدا تعالیٰ کی خاطر یہ قربانی کر رہے ہیں اور ایک احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی قربانی کرتا ہے۔ اگر کہیں کمی ہوتی ہے، کمزوری ہوتی ہے تو عہدے داران کی طرف سے ہوتی ہے۔ اگر وہ بدظنی نہیں تو کم از کم ایک احمدی کو under estimate کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ توکّل میں بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ یہ جو ضروریات ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرماتا رہا ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ حصے دار بن جائیں گے تو ان برکات میں سے آپ کو بھی ثواب مل جائے گا۔ آپ بھی ثواب کے حامل ہو جائیں گے اور برکات میں حصے دار بن جائیں گے۔ پاکستان کی جماعتوں کی اول دوم سوم کی پوزیشن مَیں بتا چکا ہوں۔

پھر ضلعی سطح پر جو دس اضلاع ہیں، ان میں سیالکوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، عمرکوٹ، بہاولنگر، حیدرآباد، اوکاڑہ، حافظ آباد، بدین، میرپور آزاد کشمیر ہیں۔ اور جو نمایاں کارکردگی والی جماعتیں ہیں وہ واہ کینٹ، کھوکھر غربی، حیات آباد، کنری، سانگھڑ، موسے والا، لودھراں، میانوالی، بھکر اور گجر خان۔

UK کی جو پہلی بڑی دس جماعتیں ہیں جنہوں نے قربانی دی ہے اس میں حلقہ مسجد فضل پہلے نمبر پر ہے، پھر نیو مالڈن ہے، ووسٹر پارک ہے، سربٹن ہے، ویسٹ ہل ہے، مسجد ویسٹ یہ نئی جماعت بنی ہے جو اِنر پارک اور مسجد فضل کو تقسیم کر کے بنائی گئی ہے۔ چیم اور مانچسٹر ساؤتھ، رینز پارک اور جیلنگھم اور چھوٹی جماعتوں میں سکنتھورپ، کیمبرج، بورن متھ، وولورہیمپٹن، براملے، لیوشم، لیمنگٹن سپا، ہارٹلے پول، برسٹل اور نارتھ ویلز شامل ہیں۔

اس کے علاوہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے چار ریجنز۔ لنڈن، نارتھ ایسٹ، مِڈ لینڈ اور ساؤتھ ریجن ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں، سِلیکون ویلی، اِن لینڈ ایمپائر، شکاگو، ڈیٹرائٹ اور لاس اینجلس ایسٹ ہیں۔ جرمنی میں جو غیر معمولی قربانی کرنے والی لوکل امارات ہیں، ان میں ہمبرگ، گراس گراؤ، مائینز ویز بادن (Mains Wiesbaden)، ڈامسٹڈ اور دائیبرگ (Dieburg)۔ جو چھوٹی جماعتیں ہیں وہ نیوس (Neuss)، آگس برگ (Augusburg)، ماربرگ (Marburg) اور مہدی آباد ہیں۔

کینیڈا کی قابلِ ذکر جماعتیں پِیس ولیج ایسٹ، ایڈمنٹن، پِیس ولیج سینٹر، پِیس ولیج ویسٹ، کیلگری نارتھ ویسٹ + پِیس ولیج ساؤتھ یہ اکٹھے ہیں۔

انڈیا کے جو پہلی دس پوزیشن والے صوبے ہیں وہ کیرالہ ہے۔ نمبر 2۔ آندرا پردیش، نمبر 3۔ جموں وکشمیر، نمبر 4۔ تامل ناڈو، 5۔ کرناٹک، 6۔ بنگال، 7۔ اڑیسہ، 8۔ پنجاب، 9۔ یوپی، 10۔ لکش دویپ۔

اور جو پہلی دس جماعتیں ہیں وہ حیدرآباد (آندرا پردیش)، کالی کٹ (کیرالہ)، قادیان (پنجاب)، کلکتہ، کنانور ٹاؤن، چنائی، کیرولائی، کوئمبٹور، بنگلور اور آسنور ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام چندہ دینے والوں کے اموال اور نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حصہ لے رہے ہیں اور ان کو اپنی قربانیوں میں بڑھاتا چلا جائے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسبِ مقدور کچھ دینا چاہیئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے......"۔

فرماتے ہیں کہ: "......صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْن (آل عمران:93) اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہیئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے......"۔

فرمایا: "......ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 358 تا 361 جدید ایڈیشن)

فرمایا کہ: "تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے......"۔

فرمایا: "......وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ"۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-309)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو فتوحات اس نے مقدر کی ہیں ان کو بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

کیونکہ وقت بدل گیا ہے۔ عصر کا پہلا وقت بھی شروع ہو جائے گا اس لئے نمازِ عصر بھی ساتھ ہی جمع ہوگی۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ جمعہ

یہ صبر اور دعا ہے جو مومنین کو کامیابی بخشتی ہے

اگر صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہو گے تو تم نہ صرف اپنے پر ہونے والے ظلموں سے نجات پاؤ گے بلکہ ان پر فتح بھی حاصل کرو گے

احمدیوں پر مظالم کی وجہ سے زیادہ تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے۔

وہی مخالفین جو پہلے دشمنیاں کرتے تھے اب خطوط لکھنے لگ گئے ہیں کہ ہم توبہ کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

مخالف علماء اور پادریوں تک میں بھی یہ حرکت پیدا ہو رہی ہے کہ احمدیت کی سچائی ان کے دلوں میں گھر کر رہی ہے۔

اگر ہم صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگتے رہے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہے تو یہ انقلاب انشاء اللہ ہم دیکھیں گے کہ جو قلّت ہے وہ کثرت میں بدل جائے گی۔

مردان میں مکرم شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب کی شہادت۔ ان کے بیٹے عارف محمود زخمی۔ شہید مرحوم کی خدمات اور خصائل حمیدہ کا تذکرہ۔

سلسلہ کے پرانے بزرگ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب (جو خلافت لائبریری کے انچارج ہوتے تھے)

اسی طرح مکرم مسعود احمد صاحب خورشید سنوری کی وفات اور خدمات کا تذکرہ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 12 رنومبر 2010ء بمطابق 12 رنبوت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة:154)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

الٰہی جماعتوں کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے قرآنِ کریم نے جو حکم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف مستقل مزاجی سے ہر وقت جھکے رہنا ہے۔ یہ صبر اور دعا ہے جو مومنین کو کامیابیاں بخشتی ہے۔ یہ اصول اسلام سے پہلے کے تمام مذاہب نے دیا تھا، تمام انبیاء نے بھی بتایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی سبق ہمیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ تعلیم دی جس کو آپ نے پھیلایا۔ ہم مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ تمہاری کامیابیاں صبر اور دعا سے ہی حاصل ہونی ہیں۔ اس کے بغیر، اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں جس سے تم اپنے مقصد کا حصول کر سکو۔ قرآنِ کریم میں مختلف آیات میں صبر کے حوالے سے جو توجہ دلائی گئی ہے یا تلقین کی گئی ہے، اس کے مطابق صبر کی تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو تکالیف آئیں یا جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑے تو کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لاؤ۔ تاریخِ انبیاء سے ثابت ہے کہ خود انبیاء اور ان کے ماننے والوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور کرنا پڑتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون خدا تعالیٰ کا پیارا ہو سکتا ہے۔ لیکن آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو جن تکالیف سے گزرنا پڑا وہ ظاہر و باہر ہیں۔ لیکن آپؐ نے اپنے صحابہ کی ایسے رنگ میں تربیت فرمائی تھی کہ شکوہ تو دُور کی بات ہے اُن پر جب کبھی تکالیف آئیں یا جنگیں ٹھونسی گئیں یا کسی بھی قسم کے ظلم کئے گئے تو صبر اور دعا کے ہتھیار ہوتے تھے جو انہوں نے استعمال کئے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب لمبا عرصہ تکلیفوں اور سختیوں کی زندگی سے گزرنا پڑے تو ایک انسان ہونے کی وجہ سے اس تکلیف کے دور سے جب انسان گزرتا ہے تو وہ پریشان بھی ہوتا ہے کہ کب وہ زمانہ آئے گا جب ہمیں ان تکلیفوں اور سختیوں سے نجات ملے گی۔ کب ہم فتحیاب ہوں گے۔ کب ہمارا دشمن خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا؟ اللہ تعالیٰ مومنوں کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ یاد رکھو خدا تعالیٰ تم صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کو قائم رکھنے کے لئے صبر اور دعائیں کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ تو ایسا ساتھ ہے جو نہ صرف اس دنیا کا ساتھ ہے بلکہ مرنے کے بعد بھی ساتھ ہے۔ ایک مومن مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنتا ہے۔ دنیا اور آخرت کے اس ساتھ کے لئے تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے، مستقل مزاجی سے اس سے تعلق جوڑتے ہوئے اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا اور مانگنا کس طریقے سے؟ یہ ہمارا کام ہے۔ تکالیف آئیں تو ان کو برداشت کرو۔ ان سے پریشان نہ ہو۔ ان کی وجہ سے کسی قسم کا ابہام یا شبہ تمہارے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ مستقل مزاجی کے ساتھ اور لگاتار اس سے تعلق جوڑے رکھو۔ یہ نہیں کہ آج دعاؤں پر زیادہ زور دے دیا۔ آج نمازیں پڑھ لیں۔ اگلے دن نمازوں کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہمیشہ ایک مومن کے دل میں رہنی چاہئے۔ پس جب یہ چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوگا اور مومن دعاؤں سے اس سے مانگ رہا ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل بھی فرماتا ہے۔ صبر کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ عمل کرنے کی مستقل کوشش کرتے چلے جانا۔ اور جیسے بھی حالات ہوں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے چلے جانا۔ پس جس شخص کو اس کی بھوک، اس کا ننگ، اس کی تکالیف اور کسی بھی قسم کا لالچ جو اسے دیا جاتا ہے، اس بات پر مجبور نہ کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہٹ کر کوئی کام کرے تو یہ اعلیٰ درجے کا صبر ہے۔ اور پھر ہر قسم کے حالات میں نیکیاں بجا لانے کی کوشش کرنا، نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنا، اس کے لئے تکالیف میں سے گزرنا پڑے تو گزرنا، یہ بھی صبر کی ایک قسم ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی مشکلات سے گزر کر اور کسی بھی قسم کا لالچ دلانے کے باوجود گناہوں سے بچا اور نیکیوں پر قائم رہا وہ حقیقی صابر ہے۔ اور پھر یہ کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ مشکلات اور تکلیفوں کے لمبے دور سے گزرنے کے باوجود خدا تعالیٰ پر کوئی شکوہ نہیں، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پر کوئی شکوہ نہیں۔ جو ایسے عمل کرنے والے ہیں، اس طرح اظہار کرنے والے ہیں وہ پھر حقیقی صابر کہلاتے ہیں۔

آج کل بعض لوگوں نے احمدیوں کو اپنے ایمان سے ہٹانے کی یہ کوشش بھی شروع کی ہوئی ہے جس کا پہلے بھی مَیں ایک دفعہ مختصراً ذکر کر چکا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت یا جماعت تم میں یہ خوش فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ صبر کرو، صبر کرو اور تکالیف کا دور گزر جائے گا۔ بعض جگہوں پر بعض پمفلٹ بھی تقسیم ہوئے ہیں یا اور ذریعوں سے بہکایا جاتا ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ سو سال سے زائد کا عرصہ تو گزر گیا ہے، یہ تکلیف کا دور تو ابھی ختم نہیں ہوا اور چلتا چلا جا رہا ہے، کب گزرے گا یہ دور؟ گویا کہ احمدیوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے۔ ان کے خیال میں احمدی بہت کمزور ایمان ہیں اس طرح شاید ہمارے دام میں آ جائیں۔ ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر ان کو ورغلایا جائے۔ مثالیں بھی دیتے ہیں کہ کون سا نبی ہے جس کو اتنا لمبا عرصہ تکلیفوں میں سے گزرنا پڑا یا جس کی جماعت کو اتنا لمبا عرصہ تکلیفوں میں سے گزرنا پڑا۔ مثالیں تو ہر نبی کی موجود ہیں۔ اگر انہوں نے قرآنِ کریم پڑھا ہو، تاریخ کا کچھ علم ہو تو یہ مثالیں مل جاتی ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کی مثال لے لیں۔ تین سو سال سے زائد عرصے تک ان کو اپنی زندگیاں بعض علاقوں میں غاروں میں چھپ کر ہی گزارنی پڑیں۔ بہرحال یہ مخالفین کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر قسم کے شیطانی حربے سے مومنوں کو ان کے ایمان سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے لوگ اِکّا دُکّا ورغلا بھی لیتے ہیں لیکن مومنین کی اکثریت اپنے ایمان پر قائم رہتی ہے۔ کسی قسم کا لالچ، کسی قسم کی تکلیف انہیں ایمان سے نہیں ہٹا سکتی اور پھر یہی نہیں بلکہ ان تکالیف پر انہیں نہ ہی نبی سے، نہ خدا سے کوئی شکوہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صبر کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے مومنین ہیں۔ وہ صبر و استقامت کی اعلیٰ مثالیں قائم کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے کہا انسان ہے، بشر ہے، اس کے ناطے پریشانی ہوتی ہے، اور ہر زمانے میں ہر نبی کے ماننے والے بعض دفعہ اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔

مکّہ کی زندگی میں ہجرت سے پہلے باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنی جان کی قربانیاں بھی پیش کیں۔ ہر قسم کی سزائیں لیں۔ تکالیف برداشت کیں۔ اور ان کو برداشت کرنے کے لئے ہر

وقت تیار رہتے تھے۔لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کر دیا۔اس لئے نہیں کہ ان کے ایمان کمزور تھے۔ایمان کے وہ لوگ بڑے مضبوط تھے۔اپنی پریشانی اور تکلیف کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا کہ ہم کب تک یہ برداشت کریں گے؟ اور یہ بھی بعید نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کو دیکھ کر یہ کہا ہو کہ کب تک آپؐ یہ تکلیفیں برداشت کرتے جائیں گے؟ جب آپ سے سوال کیا گیا تو حضرت خباب بن الأرت بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکالیف کا ذکر کیا۔آپؐ کعبہ کے سائے میں چادر کو سرہانہ بنائے لیٹے ہوئے تھے۔ہم نے عرض کی کہ کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اور دعا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ سختی کے یہ دن ختم کر دے۔اس پر آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے ایسا انسان بھی گزرا ہے جس کے لئے مذہبی دشمنی کی وجہ سے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں اسے گاڑ دیا جاتا۔پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اسے دوٹکڑے کر دیا جاتا۔لیکن وہ اپنے دین اور عقیدے سے نہ پھرتا۔اور بعض اوقات لوہے کی کنگھی سے مومن کا گوشت نوچ لیا جاتا۔ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے۔لیکن یہ ظلم اس کو اپنے دین سے نہ ہٹاتا۔(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3612) یہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے سامنے بیان فرمائی۔

پس آپؐ نے ایک اصولی بات الٰہی جماعتوں کے متعلق ان ابتدائی صحابہ کو بھی سمجھا دی کہ یہ تکالیف آتی ہیں اور آئیں گی۔مخالفین کی طرف سے ظلموں کی انتہا بھی ہوتی ہے۔لیکن یہ ظلموں کی انتہا ان کو ان کے دین سے نہیں پھیرتی۔ بلکہ صبر سے وہ ہر چیز برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔پس اگر صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہو گے تو تم نہ صرف اپنے پر ہونے والے ظلموں سے نجات پاؤ گے بلکہ ان پر فتح بھی حاصل کرو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بھی ایک شخص نے دعا کی درخواست کی اور بڑی پریشانی کا اظہار کیا کہ ایک مولوی جوان کے گاؤں میں ایک سکول میں مدرس ہے اسے بڑی تکلیف دیتا ہے۔دعا کریں کہ اس کا وہاں سے تبادلہ ہو جائے۔اس پر یہ بات سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مسکرائے اور پھر فرمایا کہ:

’’اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اُس کی تعلیم پر عمل کرو۔اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ (13) برس تک دکھ اٹھائے۔تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں۔مگر آپؐ نے صحابہؓ کو صبر ہی کی تعلیم دی‘‘۔فرمایا کہ ’’آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے‘‘۔اور فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چپ ہو جائیں گے۔اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ اُن کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔جو شخص دکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں‘‘۔فرمایا کہ ’’صبر بھی ایک عبادت ہے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔یعنی اُن پر بے حساب انعام ہوں گے۔یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔صبر جیسی کوئی شیئ نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 543-544۔ جدید ایڈیشن)

اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے 1902ء میں اس شخص کے سوال پر فرمائی۔اور اتفاق سے جب مَیں حوالے تلاش کر رہا تھا، تو وہ مہینہ بھی نومبر 1902ء کا مہینہ تھا۔ایک سو آٹھ سال پہلے آپ نے یہ بات فرمائی۔ بہرحال اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی سچائی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر کامل یقین کا اظہار کرتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الفاظ میں اس یقین کا اظہار ہے کہ مَیں یقیناً خدا تعالیٰ کا فرستادہ ہوں اور اس کی مدد آئے گی اور یقیناً آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کی تمام تر تسلیوں اور پیش خبریوں کا نتیجہ تھا کہ آپ نے اس وثوق اور یقین سے یہ بات فرمائی۔گویا یہ بھی ایک پیشگوئی تھی۔ اور آج ہم یہ امر روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوتا دیکھ رہے ہیں جو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ لوگ ایک کوشش کرتے ہیں۔احمدیوں پر زیادتیاں کرنے والے، ظلم کرنے والے تکلیفیں دینے کی کوشش کرتے ہیں، ظلم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔مثلاً پاکستان میں سکولوں اور کالجوں میں ہمارے احمدی بچوں کو، بچیوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔وہاں سے نکالنے کی کوشش ہوتی ہے۔کاروبار کرنے والوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔جان سے مارنے کی کوشش ہوتی ہے۔اور اس کے نتیجے میں کئی احمدی جو ہیں وہ شہید ہوئے۔ لیکن ان سب کوششوں کے باوجود جماعت دنیا میں پھیل رہی ہے۔نہ صرف یہ مثلاً اگر طلباء کے ساتھ پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے تو پاکستان سے باہر آ کر بہت سے طلباء نے تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کی اور نہ صرف اس میں کامیابیاں حاصل کیں بلکہ جماعت کی تعلیم کے پھیلانے کا ذریعہ بھی بنے۔کاروبار والوں سے زیادتی کی تو یہ احمدی اپنے کاروبار باہر کی دنیا میں پھیلانے لگ گئے۔اور نہ صرف ان کے کاروبار پھیلے بلکہ احمدیت بھی متعارف ہوئی۔ پھر شہادتیں ہیں، شہادتوں کی وجہ سے بعض احمدیوں کو ہجرت کرنا پڑی۔ان کے خاندانوں کو ہجرت کرنا پڑی۔اور اس کی وجہ سے بھی جماعت دنیا میں پھیل رہی ہے۔ بلکہ جماعت کا پھیلنا تو الٰہی تقدیر ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔احمدیوں پر مظالم کی وجہ سے جماعت زیادہ تیزی سے دنیا میں پھیل رہی ہے۔اور یہ مظالم جو ہیں جماعت کے پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں۔ جماعت دنیا میں اس طرح متعارف ہو رہی ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔باہر کی دنیا میں، یعنی پاکستان سے باہر کی دنیا میں بیعتوں کی تعداد ہر روز بڑھ رہی ہے۔پس جب یہ عمل شروع ہے اور جماعت پھیل رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی اور خدا تعالیٰ کے وعدے بڑی شان سے پورے ہو رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہو جائے گی کہ جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ خود ہی چُپ ہو جائیں گے۔یہ بھی آپ کے الفاظ کے ساتھ ہے۔ پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ قلت کو کثرت میں بدلنے کے لئے بھر پور کوشش کریں۔ ہماری کوشش کیا ہونی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ثواب میں حصہ دار بنانے کے لئے یہ فرماتا ہے کہ تبلیغ کرو، پیغام پہنچاؤ۔ورنہ جس طرح جماعت کے پھیلنے کی رفتار ہے اور جو نتائج ظاہر ہو رہے ہیں وہ کسی انسان کی کوشش کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ خط آتے ہیں کہ ہم توبہ کرتے ہیں اور جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ وہی مخالفین جو پہلے دشمنیاں کرتے تھے اب خط لکھنے لگ گئے ہیں کہ ہم توبہ کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔اسی طرح آج تک یہ سلسلہ قائم ہے بلکہ مخالف علماء اور پادریوں تک میں یہ حرکت پیدا ہو رہی ہے کہ احمدیت کی سچائی ان کے دلوں میں گھر کر رہی ہے۔اور انہوں نے، پادریوں تک نے بیعت کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس یہ انقلاب اللہ تعالیٰ دلوں میں پیدا کر رہا ہے۔پس اگر ہم صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ انقلاب دیکھیں گے کہ جو قلت ہے وہ کثرت میں بدل جائے گی۔ یہ اعتراض کرنے والے اگر زندہ ہوئے تو یہ بھی دیکھیں گے ورنہ ان کے بچے دیکھیں گے۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم دیکھو گے۔ پس وہ زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اُس وقت تو یہ شریر خود بخود مٹ جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ فتوحات ان کو دیتا ہے جن کے ایمانوں میں پختگی ہو۔جن کے صبر کا معیار اعلیٰ ہو۔جن کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقینِ کامل ہو۔ یہ دُکھ اور عارضی تکلیفیں ایمانوں میں جِلا پیدا کر رہی ہوں۔ان کو پتہ ہو کہ یہ تو ہمارے لئے کھاد کا کام دینے کے لئے ہیں۔پس ہمارا کام ہے کہ عارضی ابتلاؤں اور مشکلات سے صبر و استقامت دکھاتے ہوئے گزرتے چلے جائیں۔اپنی دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ وہ کون لوگ ہیں جو صبر اور دعا سے کام لیتے ہیں۔فرماتا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (البقرة:46) اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق میں وہی لوگ آگے بڑھ سکتے ہیں، صبر انہی لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جو عاجزی دکھاتے ہیں۔کبھی متکبر آدمی صبر کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔کبھی متکبر آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح نہیں جھکتا جو اس کے حضور جھکنے کا حق ہے۔اور جب یہ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی حمایت سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ’تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں‘۔تو وہیں یہ اعلان تھا کہ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو کھڑا کرنے لگا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔اللہ تعالیٰ جو کام آپ سے لینے لگا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اس قدر برکت ڈالنے والا ہے کہ تمام تر مخالفتوں اور دشمنیوں کے باوجود انجام کار آپ کے مشن نے کامیاب ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔پس ہم احمدیوں کو تو ذرّہ بھر بھی اس میں شک نہیں کہ احمدیت کی مخالفت احمدیت کے راستے میں روک نہیں ڈال سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی حمایت کے مختلف جگہوں پر قرآنِ کریم میں اعلانات ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں مختلف جگہوں پر یہ بتایا ہے کہ میں اپنے بندوں کی، اپنی جماعت کی جس کو میں کھڑا کروں اُس کی حمایت کرتا ہوں۔اور یہ باتیں ہمیں اس بات پر پختہ کرتی چلی جاتی ہیں کہ احمدیت کا غلبہ انشاء اللہ ہوگا۔ایک مومن کی زندگی بھی خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔اور مرنے کے بعد کی بھی جو زندگی ہے اُس کو بھی یہی یقین قائم کرتا ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خاطر جو تکالیف اور مشکلات ہیں یہ ہنستے کھیلتے برداشت کر لو گے تو آخری زندگی میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بن جاؤ گے۔یقیناً یہ مشکلات اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ملانے کا باعث بنیں گی۔اللہ تعالیٰ عاجزی کرنے والوں کے بارہ میں مزید تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرة:47) یعنی کہ عاجزی دکھانے والے اور صبر اور استقامت دکھانے والے اور دعا کرنے والے یہ وہ لوگ ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔گویا اس آیت اور پہلی آیت کا مضمون یہ بنا کہ صبر اور استقامت دکھانے والے اور خدا تعالیٰ سے اپنے معاملات میں مدد مانگنے والے، خوشی اور غمی میں اس واحد و یگانہ کی طرف جھکنے والے وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ عاجزی دکھاتے ہیں۔اور اس عاجزی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرتے ہیں۔کسی قسم کے تکبّر کی بُو ان میں نہیں آتی۔اس دنیا کی زندگی میں بھی اُخروی زندگی کے حصول کے لئے وہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔یعنی ایک مومن دنیا داروں کی طرف سے کھڑے کئے ہوئے مصائب اور مشکلات سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار رہتا ہے۔اس کا صبر، اس کی دعائیں انہیں پھر عاجزی میں مزید بڑھاتی ہیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنتا چلا جائے۔ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہیں آتی۔اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس زمانے میں دین کے لئے جنگ منع ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے

آ کر یہ اعلان فرمایا تو اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں لیکن اپنے صبر و استقلال اور خدا تعالیٰ سے تعلق پر حرف نہیں آنے دیتے۔ کیونکہ ان کو یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے۔ اس لئے اس کے احکام پر عمل ضروری ہے۔ اللہ کی جو خواہش ہے اور اس کے بھیجے ہوئے فرستادے نے جو ہمیں بتایا ہے اُس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہم جان تو دے سکتے ہیں لیکن اُن حکموں سے سرِ مُوہٹ نہیں سکتے۔ پس یہاں اُن نام نہاد جہادی تنظیموں اور شدت پسندوں کو بھی پیغام ہے جو اپنے زعم میں اسلام کا نظام رائج کرنے کے لئے دہشتگردی اور خُودکُش حملے کر کے دنیا کا سکون برباد کر رہے ہیں، معصوموں کو قتل کر رہے ہیں کہ تمہارے یہ عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ ہے تو معصوم جانوں کو ختم کرنے کے بعد فخر سے یہ اعلان نہ کرو کہ ہمارا کام ہے جو ہم نے کیا ہے۔ بلکہ کوشش یہ ہو کہ ہم نے عاجزی اختیار کرتے رہنا ہے اور صبر اور دعا کا دامن ہاتھ میں پکڑنا ہے۔ اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے ملکی قانون کو اپنے تابع نہیں کرنا یا اس کے لئے کوشش نہیں کرنی۔ یہ تو متکبر لوگوں کی نشانی ہے اور متکبّروں کی اللہ تعالیٰ کبھی اعانت اور مدد نہیں فرماتا۔ آج یہ اعزاز، یہ سوچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی کی ہے اور ایک احمدی کو ہی حاصل ہے کہ عاجز بنتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مدد کی تلاش میں رہتا ہے۔ عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے۔ عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے نیکیوں میں قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اور بَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا اعزاز حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مشکلات میں سے گزرتا چلا جاتا ہے۔ بلکہ جان تک کا نذرانہ پیش کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتا۔ انہیں لوگوں کو خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ (البقرۃ:158) کہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔ پس ہمیں کوئی جو چاہے کہے یا کہتا چلا جائے کہ اتنے لمبے عرصے کے جو ابتلا ہیں یہ تمہیں جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کی ذرّہ بھر بھی پرواہ نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے ان ابتلاؤں پر صبر کی وجہ سے ہم پر برکتیں نازل فرما رہا ہے جن کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور ہم ہی ہیں جنہیں ہدایت یافتہ ہونے کی سند بھی اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے۔ پس ہمارا کام ہے کہ جو بھی ہم پر گزر جائے کبھی صبر اور دعا کے دامن کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا، کبھی اس کو نہیں چھوڑنا تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہم وارث بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد اب مَیں ایک شہید کا ذکرِ خیر کروں گا جن کو گزشتہ دنوں میں مردان میں شہید کر دیا گیا۔ یہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب ہیں۔ آٹھ نومبر سوموار کے دن تقریباً رات کو پونے آٹھ بجے یہ اور ان کا بیٹا عارف محمود اپنی دکان سے گھر واپس آ رہے تھے۔ گھر کے قریب پہنچے ہیں تو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ بیٹا موٹر سائیکل چلا رہا تھا اور شیخ صاحب پیچھے بیٹھے تھے۔ فائرنگ کرنے والوں نے پیچھے سے فائر کیا تھا۔ اس کے بعد فرار ہو گئے۔ تین فائر شیخ محمود احمد صاحب کو لگے اور ایک فائر ان کے بیٹے عارف محمود کو لگا۔ فائرنگ کے نتیجے میں شیخ صاحب موقع پر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بیٹا زخمی ہے ہسپتال میں داخل ہے۔ اٹھائیس سال اس کی عمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ بیٹے نے بھی بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے جب ربوہ سے بات کی گئی تو اس نے کہا فکر نہ کریں۔ یہ گولیاں اور یہ زخمی کرنا ہمارے ایمانوں کو نہیں ہلا سکتا۔ اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ زخمی ہوا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسی طرح ڈٹے ہوئے ہیں اور کوئی فکر کی بات نہیں۔ شہید مرحوم کے دادا نے 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس طرح ان کو صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ ان کے والد نے 1932ء میں خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ لوگ کوئٹہ میں رہتے تھے۔ پھر 1935ء میں مردان آ گئے۔ اور دو مہینے پہلے مسجد مردان پر جو حملہ ہوا تھا، اس میں ان کے بھتیجے شیخ حامد رضا شہید ہوئے تھے۔ یہ تجارت پیشہ خاندان ہے۔ اللہ کے فضل سے کاروبار ان کا اچھا چل رہا ہے۔ اس کی وجہ سے مخالفین و معاندین کی نظر میں تھے۔ شیخ صاحب اور ان کے بھائیوں کو مختلف وقتوں میں اسیرِ راہِ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق ملی۔ ان لوگوں پر بیس (20) جماعتی مقدمات ہیں۔ اور ان پر ہمیشہ ظلم ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ 1974ء میں بھی ان کے ایک بھائی شیخ مشتاق صاحب کو ضلع بدر کر دیا گیا تھا۔ 1974ء کی کارروائی میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد جب مدد کیا کرتے تھے تو ان کو حوالوں کے لئے دو کُتب کی ضرورت پڑی۔ شیخ صاحب اُن دنوں میں اسلام آباد ہوتے تھے۔ ان سے ذکر کیا تو انہوں نے وہاں جا کر دو دفعہ وہ کتاب لا کر دی جو حوالے کے لئے چاہئے تھی اور اسمبلی کی کارروائی میں حوالہ دینے کے کام آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوانی میں ہی یہ جماعت کے بڑے خدمت گزار تھے۔ ان کو 2008ء میں اغوا بھی کر لیا گیا تھا اور پھر تاوان دے کر ان کو رہائی ملی۔ پہلے تو اغوا کرنے والے ان پر بڑی سختی کرتے رہتے تھے۔ لیکن جب دیکھا کہ یہ تو نمازیں پڑھنے والا اور ذکرِ الٰہی کرنے والا، تہجد پڑھنے والا ہے تو پھر آہستہ آہستہ ان کا دل نرم ہو گیا۔ اور دل نرم ہونے کے بعد یہ اثر ہوا کہ اس گرمی میں ٹھنڈے پانی اور پنکھے کی سہولت میسر کر دی۔ اور پھر یہ بھی اغوا کرنے والوں کے دل کی نرمی ہے کہ جتنے پیسے وہ مانگ رہے تھے، اس سے کم پر ان کو رہا کر دیا۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ان کی دکان کے قریب بم رکھ کر اس کو اڑانے کی کوشش کی گئی تھی اس سے بھی کچھ نقصان ہوا تھا۔ بہرحال ہمیشہ سے یہ مردان میں ہیں۔ یہ خود بھی اور ان کا خاندان بھی بڑی سختیاں جھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شہید کے درجات بلند کرے اور باقی خاندان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے بلکہ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے جو مردان میں یا پاکستان کے کسی بھی شہر میں ہے۔ کیونکہ دشمنوں کے ارادے بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

نمازوں کے بڑے پابند تھے اور خطبات بڑے غور سے سنتے تھے اور اپنے سارے خاندان کو سنوایا کرتے تھے۔ مختلف جگہوں پر خدمتِ خلق کا کام، رفاہِ عامہ کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ مردان شہر میں مختلف جگہوں پر ٹھنڈے پانی کی سہولت کے لئے بجلی کے واٹر کولر لگوا کر دیئے ہوئے تھے۔ اہلیہ کے علاوہ ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بڑے بیٹے زخمی ہیں۔ بچوں کی عمر اٹھائیس سال سے لے کر بیس سال تک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب لواحقین کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ دے۔ حفاظت میں رکھے۔ ابھی نمازوں کے بعد انشاء اللہ ان کا نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

اس کے علاوہ ہمارے سلسلے کے ایک پرانے بزرگ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ہیں جو خلافت لائبریری کے انچارج ہوتے تھے۔ ان کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ واقفِ زندگی تھے اور 1915ء میں پیدا ہوئے۔ 1906ء میں ان کے والد نے بیعت کی تھی۔ ان کی والدہ کی تو اس سے پہلے کی بیعت تھی۔ 1935ء میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا اور تیسری پوزیشن لی۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ اور 1938ء میں وہاں سے فارغ ہو کر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں وقف کی درخواست دی۔ پھر 1960ء میں انہوں نے پرائیویٹ بی۔ اے کیا اور لائبریری سائنس کا ڈپلومہ کیا۔ خلافت لائبریری کے لائبریرین تھے۔ پڑھنے کا شوق تھا۔ 1964ء میں تعلیم الاسلام کالج میں عربی کی کلاسیں شروع ہوئی ہیں تو پھر ایم۔ اے عربی کا وہاں طلباء کا پہلا بیچ (Batch) تھا اس میں یہ شامل تھے۔ اور عربی میں پوری یونیورسٹی میں اس سال انہوں نے پہلی پوزیشن لی۔ 1931ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے جو احمدیہ کور قائم کی اس کے بھی آپ ممبر تھے۔ اور 1934ء میں نیشنل لیگ کے قیام پر آپ بھی اس میں شامل تھے۔ 1938ء میں خدام الاحمدیہ کے ابتدائی ممبران میں شامل ہوئے اور معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ، ایڈیٹر خالد اور قائمقام صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس وقت حضرت مصلح موعودؓ خود صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ 1947ء میں ہجرت کے موقع پر حضرت امّاں جان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقی اولاد کے ساتھ ہی یہ قافلے کو لے کر آئے۔ 1948ء میں فرقان بٹالین میں شرکت کی۔ اور 1948ء میں ربوہ کی سرزمین پر جو خیمے گاڑھے گئے تھے ان کا انتظام بھی آپ کے ذمے تھا اور پہلی رات آپ کو ربوہ میں بسر کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آنا تھا تو ان کو پہلے بھیجا گیا تا کہ خیمے وغیرہ گاڑیں۔ یہ جب ربوہ آبادی کے لئے گئے ہیں تو یہ اور عبدالسلام اختر صاحب خیمے اور چھولداریاں سائبان وغیرہ لے کر گئے۔ سیلاب کی وجہ سے راستے کٹے ہوئے تھے ایک لمبے راستے سے ان کو آنا پڑا۔ اس زمانے میں تعلیم الاسلام سکول عارضی طور پر چنیوٹ میں ہوتا تھا۔ اور اس کے ہیڈ ماسٹر سید محمود اللہ شاہ صاحب تھے۔ ان کو انہوں نے کہا کہ ہم نے رات وہاں رہنا ہے تو لڑکوں کے ہاتھ کچھ لالٹین بھجوا دیں تا کہ روشنی ہوتی رہے۔ جب ربوہ پہنچے ہیں تو اس وقت سورج ڈوب رہا تھا۔ انہوں نے اندازہ لگایا کہ ربوہ کی جو زمین ہے اس کا وسط کہاں ہے؟ درمیان کہاں ہے؟ اور پھر وہاں انہوں نے خیمے لگائے۔ بنجر اور بیابان جگہ تھی، جو چند لوکل، مقامی راہگیر وہاں سے گزرا کرتے تھے، وہ بڑے حیران کہ اس جگہ یہ دو آدمی بیٹھ کے کیا کر رہے ہیں؟ بہرحال جو سامان لانے والے ٹرک تھے ان کو انہوں نے رخصت کیا۔ اور خاموشی سے یہ دونوں وہاں بیٹھ گئے، دعائیں کرنے لگے۔ نظمیں سنانے لگے۔ اختر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر بلند آواز سے سنانے لگے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت کیونکہ آبادی تھی نہیں اور ارد گرد سب پہاڑ تھے تو پہاڑوں سے ٹکرا کر ان کی نظموں کی آواز جو تھی، وہ اور زیادہ گونج پیدا کر رہی تھی۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ دور سے ایک ہلکی سی روشنی نظر آ رہی ہے۔ یہ شاہ صاحب کو جو کہہ کے آئے تھے نا کہ سکول کے بچوں کے ہاتھ لالٹینیں بھجوا دیں تو دیکھا کہ چھ میل کے فاصلے سے وہ بچے ان کے لئے لالٹین لے کے آ رہے تھے، جن میں سے دو بچے بنگالی تھے اور ایک سیلون کا تھا۔ بہرحال یہ بچے بھی کافی دیر سے پہنچے۔ اس کے بعد رات کو احمد نگر وہاں قریبی گاؤں ہے، وہاں سے ان کو کھانا آیا تو اس طرح انہوں نے یہ پہلی رات ربوہ میں بسر کی۔ اسی طرح ان کے بہت سے تاریخی کام ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 1940ء میں علماء کی کمی پوری کرنے کے لئے نوجوانوں کو تیار کرنے کی خاطر مختلف مضامین میں غیر از جماعت جید علماء سے تدریس کا پروگرام بنایا تو اس میں بھی یہ شامل تھے۔ بہرحال ان کی خدمات کا ایک لمبا عرصہ ہے۔ اور بعد میں لائبریرین کے طور پر یہ ریٹائر ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ تحریکِ جدید کے ممبر تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے ابتدائی ممبروں میں سے تھے۔ پاکستان آنے کے بعد جو انجمن بنی ہے اس کے بھی ممبروں میں سے تھے۔ ربوہ کے صدر عمومی رہے ہیں۔ بڑا عرصہ لمبا انہوں نے خدمات انجام دی ہیں۔ اور مَیں نے دیکھا ہے کہ مرتبے کے بزرگ تھے، عمر بڑی تھی۔ بہت فرق ہے میرا اور ان کی عمر کا۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی عاجزی سے ہر ایک کو ملنے والے اور وفادار کارکن تھے۔ جہاں سختی اور دھڑلے کی ضرورت ہوتی تھی وہاں اس سے بھی کام لیتے تھے۔ لیکن بہرحال اچھی انتظامی صلاحیت تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اس کے علاوہ ایک اَور جنازہ ہے۔ ان کا بھی جنازہ غائب ابھی ادا ہوگا۔ تیسرا جنازہ غائب مکرم مسعود احمد خورشید سنوری صاحب کا ہے۔ ان کی وفات کو دو مہینے گزر گئے ہیں۔ یہ بھی مختلف حیثیتوں سے خاص طور پر کراچی میں جماعت کی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور امریکہ میں بھی۔ ان کی بچیاں بھی جماعت کی یہاں خدمات انجام دے رہی ہیں اور ان کی آگے اولادیں بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ غائب انشاء اللہ ابھی ادا ہوگی۔

☆☆☆

زبان کی حفاظت

ازمحترم حنیف احمد محمود صاحب، نائب ناظر اصلاح وارشاد، ربوہ

درس القرآن برموقع جلسہ سالانہ قادیان بمقام مسجد اقصیٰ قادیان بتاریخ 27 دسمبر 2010

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝

(سورۃ النور: 24تا26)

وہ لوگ جو کہ پاک دامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں جو (شریروں کی شرارت سے) غافل ہیں (اور) ایماندار ہیں۔ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی جائے گی اور ان کیلئے بڑا عذاب ہوگا۔اس دن جبکہ ان کی زبانیں بھی اور ان کے ہاتھ بھی اور ان کے پاؤں بھی اعمال کے متعلق جو وہ کرتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے۔اس دن اللہ تعالیٰ ان کو ان کا صحیح بدلہ دے گا۔اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی صدق مجسم ہے ایسا صدق جو اپنے آپ کو ظاہر کر دیتا ہے۔

زبان ایک ایسا عضو ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی جنت اور دوزخ متعیّن کرتا ہے۔ یہ وہ مفتاح ہے جس کے ذریعہ انسان نجات کا دروازہ اپنے اوپر کھولتا ہے۔یہی وہ آلہ ہے جس کے ذریعہ اپنے دل کی حالت اور اس کے خیالات وجذبات کا اظہار کرتا ہے اور زبان ہی ہے جس کی درست سمت ذرا سی حرکت بگڑے کام سنوار دیتی ہے اور غلط رخ اور ذرا سی لغزش سنورے کاموں میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے۔زبان ہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو ہاتھ اور پاؤں پر فوقیت دیتے ہوئے سورۃ النور میں فرمایا: اس دن جبکہ ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی ان کے اعمال کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

آنحضور ﷺ نے بھی ایک مسلمان کی جو تعریف فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ یعنی حقیقت میں مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ دونوں سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔آنحضرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کیلئے جو شرائط بیعت تحریر فرمائیں، ان میں سے شرط چہارم میں جہاں اپنے نفسانی جوشوں سے خلق اللہ کو کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دینے کا ذکر ہے وہاں فرمایا: نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔اپنی تصنیف کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنی تعلیم درج فرمائی وہاں تحریر فرمایا:

’’اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱)

پس زبان ہی وہ عضو ہے جس پر تمام اعضاءِ انسانی انحصار کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے آداب اور اخلاق کا تعلق بالواسطہ زبان سے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے’’ صبح ہوتی ہے تو انسان کے سب اعضاء زبان کی گوشالی کرتے ہیں کہ دیکھ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں تو سیدھی ہوئی تو ہم سیدھے ہیں تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہیں۔

(ریاض الصالحین کتاب الامور المنهی عنها باب تحریم الغیبة والامر بحفظ اللسان صفحه ۵۷۵ حدیث نمبر ۱۱)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک کی نوک باہر نکالی اور اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے اسے پکڑا اور فرمایا: اسے روک کر رکھو، یہ دین کی جڑ ہے اور اس سے نجات وابستہ ہے۔

(ترمذی ابواب الایمان)

شمائل ترمذی میں آنحضور ﷺ کے کلام کرنے کے حوالہ سے آپؐ کی خوبی کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے۔

’’حضور ﷺ بغیر وجہ کلام نہ فرماتے۔جب کلام شروع فرماتے تو کلام کا آغاز نرمی اور آہستگی سے فرماتے۔آپؐ کا کلام بہت بامعنی ہوتا، گفتگو واضح ہوتی اور فضول بات نہ کرتے، سخت کلامی نہ فرماتے، نہ کسی کی توہین کرتے۔خدا کی چھوٹی چھوٹی نعمت کی بھی بڑائی بیان فرماتے۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی کلام رسول اللہؐ)

زبان کا برمحل اور باموقع استعمال جہاں انسان کو جنت کی راہ دکھلاتا ہے وہاں زبان کا غلط استعمال انسان پر بلاؤں اور مصیبتوں کے دروازے بھی کھول دیتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے انسان پر بہت سی مصیبتیں اس کی زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ معاشرہ میں بیشتر جھگڑے اور لڑائیاں زبان کی لغزش کی وجہ سے ہوتی ہیں اور یہی لغزش جسے ہم اپنے محاورہ میں Slip of Tounge بولتے ہیں، بے شمار فتنوں کا باعث بنتی ہے، اسی لئے’’ پہلے تولو پھر بولو‘‘ کی نصیحت کی جاتی ہے کیونکہ تلوار کا زخم تو کچھ وقت کے بعد مندمل ہو جاتا ہے مگر زبان اس تیز چھری کی مانند ہے اور جب یہ اپنا گھاؤ لگاتی ہے تو اس کا زخم کبھی مندمل نہیں ہوتا۔ دل اس میں Involve ہوتا ہے اور انتقام کی آگ مزید بھڑکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زبان کے تعلق میں بعض برائیوں کی نشان ہی یوں فرمائی ہے کہ

’’تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔تقویٰ تمام جوارح اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بُری ہوتی ہے...... زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نافک کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں......

غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیاں خطرناک ہے۔ اسلئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی، جو تقویٰ کے خلاف ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۸۰۔۲۸۱)

اور اس کے اخیر میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں۔اناپ شناپ بولتے رہو‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبان کے فرائض کے تحت فرماتے ہیں:

زبان کا سب سے بھاری فرض ہے (۱) کلمہ توحید پڑھنا (۲) نماز میں الحمد بھی فرض ہے۔تو گویا اتنا قرآن پڑھنا بھی فرض ہے (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی زبان کا ایک رکن ہے۔اس کے محرمات ہیں۔غیبت، تحقیر، جھوٹ، افتراء۔اس زبان کے ذریعے عام تلاوت قرآن و تلاوت احادیث کرے اور عام طور پر جو معرفت کے خزانے اللہ و رسول کی کتابوں میں ہیں، پوچھ کر یا بتا کر ان کی تہ تک پہنچے۔ (خطبات نور صفحہ ۴۴۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت ۲۵ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص انسانوں پر الزام لگاتا ہے، وہ آخر خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیتا ہے کیونکہ اس میں الزام لگانے کی عادت بڑھتی چلی جاتی ہے، فرماتا ہے ایسے لوگ جو انسانوں پر الزام لگاتے ہیں، کسی دن خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیں گے اور قیامت کے دن ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے اور بتائیں گے کہ دنیا میں یہ لوگ خدا تعالیٰ کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں اور انسانوں کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں۔ گویا ان دن مجرموں پر ان کے اعمال کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے الٰہی ریکارڈنگ مشین کی سوئی ان کی زبان پر رکھ دی جائے گی اور زبان بولنا شروع کر دے گی کہ حضور فلاں دن اس نے خدا کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے نبیوں کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے اپنے ہمسائے کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے اپنی بیوی کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے حرام کا مال چکھا۔ اور فلاں دن اس نے یہ یہ الزام لگایا۔ غرض یہ سارے کا سارا ریکارڈ زبان بیان کرنا شروع کر دے گی۔

(تفسیر کبیر صفحہ ۲۸۸۔۲۸۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے ۹۰ سال قبل آج ہی کے روز یعنی ۲۷ دسمبر ۱۹۲۰ء کو جلسہ سالانہ پر مسجد نور قادیان میں اصلاح نفس پر ایک لیکچر دیا۔ جس میں حضورؓ نے اصلاح نفس کے بہت سے طریق بیان فرمائے: ان میں ایک طریق زبان کا درست استعمال تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

’’تیسری بات جو قابل ترک ہے وہ سخت کلامی اور درشتی ہے۔ یہ بھی بہت بڑا عیب ہے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے بھائی کے احساسات کا خیال نہیں رکھتے۔ ذرا ذرا سی بات پر گالی دے دیتے ہیں یا سخت کلامی سے پیش آتے ہیں...... بعض لوگ نمازیں پڑھیں گے۔ دوسرے فرائض ادا کریں گے۔ دین کے کاموں میں حصہ لیں گے لیکن گندی سے گندی ماں بہن کی گالیاں بھی دیں گے اور فساد پھیلائیں گے۔ اس طرح اپنے آپ کو تباہ کریں گے اور دوسروں کو اشتعال دلا کر ان کی بھی عاقبت خراب کریں گے۔ تمہیں چاہئے کہ اس تباہ کن فعل سے بچو اور نرمی کی عادت ڈالو تا کہ خدا تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ نرمی سے پیش آئے‘‘۔

(انوار العلوم جلد ۵ صفحہ ۴۳۶۔۴۳۷)

ویسے تو تمام خلفاء نے اعضائے انسانی کے درست استعمال پر خطبات ارشاد فرمائے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ زبان کے درست استعمال پر خطبات و تقاریر فرمائیں بلکہ خلافت سے قبل بھی آپ کا ایک طویل مضمون زبان کی حفاظت پر ماہنامہ انصار اللہ میں طبع شدہ موجود ہے۔ آپ نے ۱۹۶۸ء میں زبان کی حفاظت اور اس کے درست استعمال پر متعدد خطبات ارشاد فرمائے۔ آپ ان خطبات کی سیریز کے آغاز پر فرماتے ہیں!

’’اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا۔ اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں اور ایک مومن کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو، صرف قول سدید کا ہی پابند نہ ہو بلکہ احسن قول کی پابندی کرنے والا اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دے گا۔ ینزغ بینهم انسان کی زبان کا اعمال

صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہوسکتا ہے اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کرسکتی ہے۔اس لئے انسان کی زبان کو، اس کے قول کو، اس کے اظہار کو اسلام نے بڑی ہی اہمیت دی ہے اور اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرب ٹھہرو گے۔

زبان سے ایک بڑا کام الٰہی سلسلوں میں یہ لیا جاتا ہے...... کہ تمام بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ اس لئے آج جن کو میں مخاطب کرنا چاہتا ہوں وہ صرف پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور میں انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

(خطبات ناصر جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۔۱۱۳)

پھر آپؒ اگلے خطبے میں فرماتے ہیں:

’’جو شخص قول احسن کا پابند نہیں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اپنی بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بے لگام نہیں چھوڑا بہت سی پابندیاں اور حد بندیاں اس نے زبان پر قائم کی ہیں اور اظہار رائے زبان سے ہو، یا تحریر سے، اشارہ سے ہو یا بلیغ خاموشی سے، یہ تمام اظہار بااخلاق آزادی کی قیود میں بندھے ہوئے ہیں تو بنیادی ہدایت زبان کے متعلق یہ ہے کہ جو بات کہو احسن کہو اگر اللہ کے بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہو اگر شیطان کے بندے بننا چاہتے ہو تو یہ تمہاری مرضی ہے قول احسن کے اصول پر کاربند ہوئے بغیر کوئی شخص خدا کے عباد میں شامل نہیں ہوسکتا‘‘۔

(خطبات ناصر جلد ۲ صفحہ ۱۲۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخلے سے قبل مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو ایک معرکۃ الآراء خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو بعد میں پانچ بنیادی اخلاق کے عنوان سے طبع ہوا۔ اس میں آپ نرم اور پاک زبان کے استعمال کے تحت فرماتے ہیں:

’’تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے، وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندرنجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں، ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کررہے ہیں۔اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں، تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کررہے ہیں‘‘۔ (پانچ بنیادی اخلاق صفحہ ۸،۹)

آپؒ نے پھر ایک اور جگہ فرمایا:

’’ذکر الٰہی زبان کو ناپاکی سے بچانے کیلئے متبادل خوبی ہے۔اس لئے ذکر سے اپنے کو معطر رکھیں تو بدیاں، گالی گلوچ، فحش کلامی خود بخود دور ہونی شروع ہوجائے گی۔ محض آپ کسی کو کہیں کہ گالیاں نہ دو تو وہ اُس بری عادت کو نہیں چھوڑے گا۔لہٰذا اسے ذکر الٰہی اور درود شریف کی طرف توجہ دلائیں۔ اسے کہیں کہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی کوشش کیا کرو اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا کرو اور سوچ سمجھ کر ایسا کیا کرو۔ جس شخص کو یہ عادت پڑنی شروع ہوجائے گی تو جس قدر یہ عادت راسخ ہوگی اسی قدر فحش کلامی کی عادت ختم ہوتی چلی جائے گی، کیونکہ زیادہ طاقت ور اور زیادہ مثبت قدر نے اس کی جگہ گھیر لی ہے‘‘۔ (خطبات طاہر جلد ۲ صفحہ ۴۱۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ایک احمدی کی زبان ہمیشہ پاک اور صاف ہونی چاہئے...... ہر احمدی خادم، کو طفل کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے پاک زبان کا استعمال کرنا ہے۔کبھی کسی سے اختلاف کی صورت میں، کسی اونچ نیچ کی صورت میں کبھی غلط بات منہ پر نہیں لانی، کسی قسم کی گالی اور غلیظ بات اس کے منہ سے نہیں نکلنی چاہئے۔(مشعل راہ جلد ۵ حصہ دوئم صفحہ ۱۱۰)

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں زبان کے درست استعمال پر بھی متعدد احباب کو توجہ دلائی۔ جلسہ سالانہ قادیان 2010 سے قبل اپنے خطبہ جمعہ میں بھی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنے کی نصیحت فرمائی۔اسی طرح ایک اور خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں:

’’جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں......فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تو تو میں میں شروع ہوجاتی ہے۔اس سے اجتناب کرنا چاہئے پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔

ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کررہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں، ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں۔ زبانیں نہیں سمجھتے جب آپ بات کررہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پہ کوئی تبصرہ ہورہا ہے یا مجھ پر ہنسا جارہا ہے۔تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کیلئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے......

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہورہی ہوتی ہیں، وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کرلیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں سے نہیں ہونی چاہئے اور پیار سے محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(خطبات مسرور جلد ۲ صفحہ ۵۴۴۔۵۴۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زبان سے تعلق میں مثبت اور منفی عوامل اور احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوراس سے متعلقہ تمام آداب کو ہماری زندگیوں کا حصہ بنائے اور ہم بھی ’’سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍّ رَحِیْم کے مبارک سرٹیفکیٹ سے مشرف ہوں۔(آمین) ☆☆☆

دُعائے مغفرت

افسوس خاکسار کے سسر مکرم ڈاکٹر الحاج آفتاب احمد صاحب تیماپوری ایڈوکیٹ ہائی کورٹ وسابقہ جج ویلفئر آفیر مورخہ 23.10.10 کو اچانک شام چھ بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے حضور حاضر ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نڈر عاشق رسول نہایت ہی مخلص احمدی بہترین اوصاف کے مالک جماعت وغیراز جماعت کے ہردلعزیز تھے۔موصوف کا سارا خاندان مُرتد ہوچکا تھا۔آپ اپنے والد کی جائیداد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خلافت سے وابستہ رہ کر اُمراء کے حکم پر کرناٹک وآندھراپردیش کے مخالفین کی شرارتوں کا منہ توڑ جواب پولیس وعدالت کے ذریعہ دیتے ہوئے جماعت کا سربلند کرتے رہے۔آپ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرتے تھے اور مالی قربانی میں آپ کا شمار صفِ اول کے مجاہدین میں کیا جاتا رہا۔جس وقت حصہ آمد کا حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اپنے وعدہ سے ساڑھے چھ لاکھ زائد ادائیگی تھی۔آپ اپنے پیچھے سوگوار اہلیہ ایک لڑکا وچار بیٹیاں نشانی چھوڑ گئے ہیں۔

26.10.10 کو شام بعد نماز عشاء آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوگئی۔اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اپنے جرأت مند احمدی عطا فرماتا رہے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔اعانت بدر-/500 روپے۔(سرفراز احمد ہاشمی۔قادیان)

☆......خاکسار کے ہمزلف مکرم محمد شیر علی صاحب آف پنکال مورخہ ۱۳ نومبر ۲۰۱۰ء بعد نماز مغرب ناگہانی طور پر وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم ۸ ماہ قبل پولیس محکمہ اڑیسہ سے ریٹائر ہوکر اپنے آبائی وطن پنکال میں رہائش پذیر تھے۔موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہت ملنسار تھے۔قارئین کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کے حصول کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سیف الرحمٰن، نائب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ)

اعلان نکاح

مورخہ ۸ رنومبر بروز پیر مکرمہ عزرا سلیم (بی ایس سی) دختر مکرم ایم اے سلیم سابق مسٹر انڈیا، اسٹیٹ جنرل سیکرٹری باڈی بلڈنگ، ایسوسی ایشن حیدرآباد (اے پی) نواسی مکرم سلیمان صاحب مرحوم دہلوی (درویش) پوتی محمد حنیف صاحب حیدرآباد دکن کا نکاح مکرم یوسف احمد صاحب (ایم بی اے کویت) کے ساتھ مبلغ ڈھائی لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد زون نے MYR گارڈن فنکشن ہال حیدرآباد میں پڑھایا۔رشتہ کے ہر لحاظ سے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 250 روپے۔اعلان نکاح 250 روپے۔ (فہیم الدین مبلغ صوبہ آندھرا)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرمہ شیخ انجم نیازی صاحبہ بنت مکرم محمد رزاق صاحب شیخ آف موہن لال گنج لکھنؤ کا نکاح مکرم آفتاب صاحب ابن مکرم عابد علی صاحب آف محی الدین پور سیتاپور کے ساتھ مبلغ -/41,000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج یوپی نے مورخہ 2.12.10 کو موہن لال گنج لکھنؤ پڑھایا۔اعلان نکاح بعد دوپہر ایک بجے ہوا اور تقریب رخصتی بوقت عصر عمل میں آئی۔رشتہ کے ہر جہت سے کامیابی کیلئے قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے۔ (رضوان احمد مبلغ سلسلہ لکھنؤ)

منیجر ہفت روزہ بدر سے رابطہ کیلئے

منیجر بدر سے رابطہ کیلئے احباب کرام اس نمبر کو ڈائل کریں: **09914200702**

فرنکفرٹ میں 18 سال سے زائد عمر کی واقفات نو بچیوں کی کلاس۔ ’’دین کی خدمت اور ہماری ذمہ داریوں‘‘ کے موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات۔ واقفات نو بچیوں کے سوالات کے جوابات اور ان کی ذمہ داریوں سے متعلق اہم ہدایات انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مرحومین کی نماز جنازہ۔ جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ ایک نشست۔ حضور ایدہ اللہ کی طلباء کو نہایت اہم نصائح CDU کے ممبر آف پارلیمنٹ اور ڈپٹی پارلیمانی عہدیدار کی حضور انور سے ملاقات۔ جرمنی اور یورپ کی موجودہ صورتحال، عالمی معیشت، ماحولیاتی آلودگی، دہشتگردی کے سدّباب اور عالمی امن کے قیام کے موضوعات پر گفتگو۔ ایک تقریب رخصتانہ میں شرکت

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جرمنی میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

قسط: سوئم

21 جون 2010ء بروز سوموار
18 سال سے زائد عمر کی واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقفین نو، نوجوانوں کی کلاس سوا چھ بجے ختم ہوئی تو اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں 18 سال اور اس سے زائد عمر کی واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا پروگرام شروع ہوا۔ بچیوں کی اس کلاس میں 218 واقفات نو بچیوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یہ وہ خوش نصیب بچیاں ہیں جو تجدید وقف کر چکی ہیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ تہمینہ بلال صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ عزیزہ نائلہ عنبر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ ثمرہ منور صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت کے ساتھ رہو، امام وقت کی باتیں سنو، اور اس کی اطاعت کرو، دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن چھوڑ دو اور اللہ کے رستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے گلوخلاصی کرالی سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو جائے۔

اس کے بعد ’’دین کی خدمت اور ہماری ذمہ داریوں‘‘ سے متعلق ملفوظات سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباسات عزیزہ انیلہ احمد صاحبہ نے پیش کئے۔

☆...... حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ’’ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا............ پس تم ایسے برگزیدہ نبیؐ کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں‘‘۔

نیز فرمایا: ’’ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے تو اسے بہت فکر کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی‘‘۔

پھر فرمایا: ’’کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہمّ وغم دین کے لئے ہوتا ہے اس کے دنیا کے ہمّ وغم کا اللہ تعالیٰ متکفل ومتولی ہو جاتا ہے‘‘۔ فرمایا: ’’میں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے دربدر ٹکڑے مانگے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 304)

پھر فرماتے ہیں: ’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر ومنزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتّوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

بعد ازاں عزیزہ قرۃ العین نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام ؎

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو
رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ امتہ الاعلیٰ شیخ، عزیزہ قانتہ تبسم، عزیزہ نگہت شرافت اور عزیزہ صائمہ انعم باجوہ نے ’’وقف اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور خلفاء احمدیت کے درج ذیل بعض ارشادات پیش کئے۔

☆...... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

’’پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست پا ہو جاتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اُس کے پاس نہیں آتا‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

ز...... حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

’’اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو‘‘۔

(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

تعلق باللہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں جرمنی میں واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’شادیاں ہو جائیں تو اپنے بچے یا اپنا محلّہ جس جس علاقے میں رہتے ہیں اس میں اپنا نمونہ ایسا دکھائیں جو جماعت کی، اپنوں کی تربیت کی وجہ بن سکے اور دوسروں کے لئے جماعت کی تبلیغ کا باعث بنے۔ اس کے لئے تیاری کرنی ہوگی۔ پہلی تیاری کیا ہے کہ ہر واقفہ نو جو ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح ہوگا؟ جب نمازوں کی طرف توجہ ہوگی۔ جب دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی۔ جب قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ہوگی، جب اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں قرآن کریم میں ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہوگی تب تم کہلا سکتی ہو صحیح واقفہ نو اور صحیح مومنہ عورت یا لڑکی۔ تو اس طرف توجہ رکھو‘‘۔

(برموقع واقفات نو کلاس بمقام فرینکفرٹ 20 اگست 2008ء)

☆...... حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

’’اسلام کے لئے دل میں درد پیدا کرو۔ کیا تم سکھ کی نیند سوؤ گی اگر تمہارا کوئی بچہ تڑپ رہا ہو۔ اسی طرح اسلام پیاسا بھوکا تڑپتا ہے اس کی خبرگیری کرو۔ تم خدا کے لئے اپنے اندر اسلام کے لئے درد پیدا کرو‘‘۔ (الفضل 3 جنوری 1915ء)

☆...... یہ بھی خدا کی ایک خاص حکمت ہوتی ہے کہ جب مخالفت زوروں پر ہو، تبلیغ کے راستے بھی مزید کھلتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 21 مئی 2010ء میں فرمایا:۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس طرح روڑی اور کھاد جو گند بلا ہوتا ہے۔ یہ فصلوں کی نشوونما کے لئے کام آتا ہے۔ اسی طرح یہ گندی مخالفتیں بھی الٰہی جماعتوں کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ یہ مخالفت بھی بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے‘‘۔

☆...... حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردہ کے بارہ میں واقفات نو بچیوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔

’’جو بڑی لڑکیاں ہو گئی ہیں ان کے سر پہ اسکارف یا حجاب یا دوپٹہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ تمہارا نمونہ جو ہے وہ باقیوں کے کام آئے گا۔ تم لوگ ایک کریم ہو جماعت کی بچیوں کی، اور کریم جو ہو تو اس لئے اپنا وہ مقام بھی یاد رکھو۔ تمہارا اپنا ایک Status ہے اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی بچی کا اپنا

ایک تقدس ہے ایک Sanctity ہے اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن واقف نو بچی جو ہے اس کو اپنا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ بچیاں جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئیں ہیں وہ کوٹ پہنتی ہیں پردے کے لئے، کوٹ ایسا ہو جو جسم کے ساتھ چپکا نہ ہو بلکہ تھوڑا سا ڈھیلا ہونا چاہئے۔ بازو اس کے یہاں ہاتھ تک ہوں تب پتہ لگے گا کہ تم مختلف ہو دوسروں سے۔ ان سب باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو"۔

(برموقع واقفات نو کلاس بمقام فرینکفرٹ 20/اگست 2008ء)

☆......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کو جن مضامین کے پڑھنے کی ہدایت فرمائی ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

زبانوں میں سے عربی، اردو، جرمن یا دوسری یورپین زبانیں میڈیسن (Medicine)

جرنلزم (Journalism)

ٹیچنگ لائن، Psychology

سائنس کے مضامین جیسے Physcics,

Maths, Chemistry وغیرہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کرلیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اس ملک کو سائنسدانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ اسلام کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے یہ قومیں مجبور ہوں گی پھر یہ اسلام کے خلاف کوئی بات نہ کرسکیں گے"۔

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہوسکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہوسکتے ہیں، نہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں، نہ مشن کھولے جاسکتے ہیں، نہ مربیان اور مبلغین تیار ہوسکتے ہیں اور نہ مربیان اور مبلغین جماعتوں میں بھجوائے جاسکتے ہیں، نہ مساجد تعمیر ہوسکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جاسکتی ہیں، نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے"۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 209)

بعد ازاں عزیزہ مدیحہ احمد اور عزیزہ رملہ خالد نے اور عزیزہ امۃ المتین طارق، عزیزہ وردہ ساہی اور عزیزہ عمیرہ حمید نے مل کر کورس کی صورت میں ترانہ پیش کیا جس کا پہلا بند درج ذیل ہے۔

جو آپ کہیں وہ جان مری، کہ اطاعت ہے پہچان مری
اسباب ہیں میرے عزم و دعا، ہے علم وعمل سے شان مری
میں چھوٹا ہوں لیکن پھر بھی ہر عہد کو پورا کرنا ہے
جی سیدنا ارشاد کریں کیا کرنا ہے کیا کرنا ہے

اس کے بعد اسی گروپ نے واقفین نو کا درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

ہم واقفین نو ہیں، ہماری ہے چھب نئی
اٹھتی ہے دھڑکنوں سے ہماری صدا یہی
لبیک یا امامنا ، لبیک سیدی
لبّیک یا امامنا ، لبّیک سیدّی
یہی جان و مال و آبرو اسلام کے لئے
ہم وقف ہو چکے ہیں اسی کام کے لئے
جہد و عمل سے اپنی عبارت ہے زندگی
لبّیک یا امامنا ، لبّیک سیدّی

بعد ازاں ان بچیوں نے "خلافت کے امیں ہم ہیں" کے عنوان سے درج ذیل نظم پیش کی۔

خلافت کے امیں ہم ہیں۔ امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے
خلیفہ کے لبوں سے جو گل و جوہر بکھرتے ہیں
بڑے انمول موتی ہیں یہ دولت ہم سنبھالیں گے
جو بازو کٹ گرے تو دانتوں سے اٹھائیں گے
بہر قیمت لوائے احمدیت ہم سنبھالیں گے
میرے رہبر مرے مرشد ترے خدامؑ کہتے ہیں
تمہیں چھاؤں میں رکھیں گے تمازت ہم سنبھالیں گے

واقفات نو بچیوں کی طرف سے اس پروگرام کے پیش کئے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہدایات تم لوگوں نے بہت سی سن لی ہیں۔ اب اگر ادھر ہی بیٹھ کر سنیں اور باہر نکلتے نکلتے بھول گئے تو پھر نہ پہلی ہدایت کا فائدہ ہے اور نہ اب ہدایات دینے کا فائدہ ہے۔ ہدایت یہ ہے کہ خدا سے تعلق کی باتیں کرتے ہو تم لوگ، تو خلافت ان لوگوں کو ملے گی جن کا خدا سے تعلق ہے۔ خلافت کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو مستقل نیک عمل کرنے والے ہوں گے۔ یہ نہیں کہ عید پہ، جلسے پہ اجتماع پہ اور وقف نو کی کلاس میں یہاں آئے تو اس وقت یاد آئے کہ ہم واقفات نو ہیں۔ ہر روز، ہر دن جو تم لوگوں پہ چڑھے وہ تم لوگوں کو یاد دلائے کہ واقفات نو ہو"۔

حضور انور نے فرمایا:۔ ہم وہ ہیں جنہوں نے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کردیا ہے اور اپنے اس عہد کو دہرایا ہے اور دوبارہ اس عہد پر پابندی کرنے کا وعدہ کیا ہے جو ہمارے ماں باپ نے کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ پندرہ سال کے بعد سارے یہ دہرائیں پھر اس کے بعد آپ کو روزانہ اپنی حالتوں کا جائزہ لینا چاہئے۔ صبح اٹھتے ہیں، لڑکوں کو میں نے کہا تھا کہ آپ کی ہر صبح باقاعدہ فجر کی نماز کے ساتھ ہو، وقت پر نماز پڑھی جائے، قرآن کریم پڑھا جائے اور اس کا ترجمہ پڑھا جائے۔

ابھی میں نے پچھلے دنوں خطبہ میں بتایا تھا شہداء کے واقعات سنا رہا تھا کہ ایک شہید صبح اپنے بچوں کو نماز پڑھانے کے بعد کہا کرتے تھے کہ قرآن کریم پڑھو، چاہے ایک آیت پڑھو اور پھر ترجمہ پڑھو تا کہ تم اس پر عمل کرسکو، اس طرح قرآن کریم کی سمجھ آئے گی۔ تو ایسے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں موجود ہیں، نوجوانوں میں بھی ہیں اور بڑوں میں بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے گھروں میں رواج جاری کیا ہوا ہے۔ اس لئے جب آپ لوگ واقفات نو ہیں کچھ ایسی بھی ہوں گی جن کی شادیاں ہوگئی ہیں یا ہونے والی ہیں بلکہ بعض مجھے ملی ہیں جن کی شادیاں ہوگئی ہیں۔ جنہوں نے اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ اس لئے اب اپنے عملی نمونے قائم کریں اور صرف یہ ترانے اور یہ ارشادات اور یہ پرجوش تقریریں اور اجتماعات پر حاضریاں، جلسوں پر حاضریاں یہ کوئی چیز نہیں ہیں جب تک کہ دل کے اندر جوش سے انقلاب نہیں پیدا ہوتا"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اب ایسے ایسے واقعات ہو رہے ہیں پاکستان میں اور بڑے سخت حالات ہیں وہاں پہ، ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں اور صدقات پر بہت زور دیں۔ اگر آپ لوگوں کی دعائیں اور چیخیں آسمان پر پہنچیں گی۔ یونہی اللہ تعالیٰ حالات بدلے گا۔ بہت سارے لوگ ایسے ہماری واقفات نو میں ہیں جن کے عزیز وہاں پاکستان میں ہیں اور بڑے سخت تنگ حالات میں وہاں ہیں۔ ویسے بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے پھر جماعت تو ایک بنیان مرصوص ہے ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہے، ایک جسم کی طرح ہے۔ اس کے لئے تو ہمیں بہت زیادہ کوشش کرکے مضبوط رکھنا ہے اور اگر کسی کو تکلیف ہے تو اس کی تکلیف کو محسوس کرنا ہے۔ بنیان مرصوص اس وقت بنتی ہے جب ہر ایک اپنا اپنا فرض پورا کرنے والا ہو۔ صرف زبانی سیسہ پلائی ہوئی دیوار نہیں بن جاتی۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ بہت بڑی ذمہ داریاں آپ پر اس وقت بھی عائد ہیں۔ یہاں ساری سمجھ بوجھ رکھنے والی ہیں اور مزید ذمہ داریاں آپ پر پڑیں گی۔ جب آپ لوگوں کو اپنی نسلوں کی تربیت کا موقع ملے گا"۔

بچیوں کے سوالات کے جواب

ایک واقفہ نو بچی کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ٹیچنگ کے بارہ میں اجازت مل گئی تھی تو پھر کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

☆......سائیکالوجی کے لئے اپلائی کرنے کی اجازت کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا:۔ کریں۔

☆......ایک واقفہ نو طالبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ گزشتہ ہفتہ ایک پارٹی میں گئی تھی۔ ان کو تبلیغ کرنے پر، انہوں نے مجھے مجبور کرتے ہوئے پیسے پکڑا دیئے تو میں کیا کروں۔

☆......حضور انور نے فرمایا کیا تم اسلام کے بارہ میں بتا رہی تھی؟ ان بیچاروں کو عادت ہے کیونکہ ان کے مولوی پیسے لئے بغیر دین کی بات نہیں کرتے۔ انہوں نے سمجھا کہ تم بھی مولویانی ہو۔ تمہیں وہاں کہنا چاہئے تھا کہ اگر تمہاری کوئی چیریٹی ہے تو اس میں دے دو اگر نہیں ہے تو پھر ہیومنٹی فرسٹ میں دے کر ان کو بتانا کہ ہمارے Humanity First میں کیا کیا کام ہوتے ہیں یہ رقم میں نے اس میں دے دی ہے۔ جہاں افریقہ میں یتیموں کی پرورش ہوتی ہے، پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ خوراک مہیا کی جاتی ہے جو Disaster Affected لوگ ہیں، طوفان زدہ علاقوں میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ میں نے تمہاری رقم وہاں دے دی ہے اور تم بھی اس ثواب میں میرے ساتھ شامل ہوگئی ہو اور تمہیں اس ثواب میں شامل کرنے کے لئے رسید بھی بھیج رہی ہوں۔

☆......ایک طالبہ کے اس سوال پر کہ Architecter کے لئے اجازت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بالکل کرو۔

☆......ایک واقفہ نو طالبہ نے میڈیسن کرنے کے لئے اجازت چاہی تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن نہ صرف کرسکتی ہو بلکہ ضرور کرو۔ دو ہی تو علم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے علم ہیں۔ دین کا علم اور یہ جسم کا علم اور عورتوں کے لئے تو میڈیسن سے اچھی چیز کوئی نہیں ہے۔ یہی تو میں کہتا ہوں لڑکیوں کو، جتنی زیادہ لڑکیاں میڈیسن میں جائیں گی اتنا ہی اچھا ہے۔ پھر ٹیچنگ میں جائیں۔ پھر زبانوں میں جائیں۔ اگر میڈیسن کرنی ہے تو اللہ کرے داخلہ بھی مل جائے۔

☆......ایک واقفہ نو طالبہ کے سوال پر کہ میں سائیکالوجی اور ہسٹری پڑھ رہی ہوں۔ Bacholer کس میں کروں۔ حضور انور نے فرمایا ہسٹری میں کرو۔

☆......ایک بچی نے اپنے ابا جان کے لئے اور ایک نے اپنے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ مقالہ لکھنے کے لئے کوئی عنوان چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عناوین تو بنانے پڑیں گے جماعت احمدیہ کی تعلیم اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار، جماعت احمدیہ کی تعلیمی میدان میں کوشش، جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت یا احمدی مسلمان اور غیر احمدی مسلمان میں فرق، یہ بھی ایک بہت بڑا عنوان بن سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے حقیقی عقائد وہ عقائد ہیں جن کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس زمانہ میں جو مسیح و مہدی آئے گا وہ صحیح اسلامی تعلیم لے کر آئے گا۔ اس طرح کا سپروائز عنوان وہ قبول کرلیں گے اور بھی عناوین لکھے جاسکتے ہیں۔ خود بھی سوچ کر دیکھو۔

☆......ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر یونیورسٹی میں کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے خلاف کوئی بات کرے تو کیا جواب ہونا چاہئے۔

☆......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا پروفیسر لوکل ہیں، عرب ہیں یا ترک ہیں کون ہیں؟ بچی نے بتایا کہ ایک مصر کے ہیں اور ایک جرمن ہیں۔ حضور انور نے فرمایا وہ اعتراض کیا کرتے ہیں؟ اول تو پہلی بات یہ ہے کہ اگر تو کوئی ایسا اعتراض کرتے ہیں جس میں جماعت کے عقائد پر حرف آتا ہو تو ان سے کہو کہ مجھے موقع دیں تو میں آپ کو صحیح بات بتاؤں۔ جو ہمارے عقائد ہیں ان کے بارہ میں ضرور بتانا چاہئے۔ ماحول کا احترام رکھتے ہوئے ٹیچر سے یہ کہو کہ آپ نے اعتراض تو کیا ہے لیکن جس کلاس میں اعتراض کیا ہے مجھے یہاں ہی موقع دیں کہ میں اس پر روشنی ڈالوں، اگر وہ اجازت نہیں بھی دے گا تو کم از کم جو طلباء ہیں ان کو تو یہ احساس ہوگا کہ اس نے اعتراض کیا ہے اور یہ اعتراض کا جواب دینا چاہتی ہے تو اس کا جواب نہیں سنا جا رہا۔ تو پھر وہ آپ سے خود آ کر پوچھیں گے۔

☆......ایک بچی کے سوال پر کہ Educational Science میں ماسٹر کرنے کی اجازت چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کرو اللہ فضل کرے گا۔

☆......اس سوال کے جواب پر کہ Speech Threpy اور نرس ٹیچر میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: Speech Threpy۔

☆......ایک واقفہ نو نے بچوں کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا آپ پر تین ذمہ داریاں ہیں اپنی اور دو بچوں کی اور خاوند کی۔

ز......ایک طالبہ نے اپنی والدہ کے لئے اور پڑھائی کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا۔ اللہ فضل کرے۔

☆......ایک واقفہ نو بچی نے ہومیو پیتھی کا کورس کرنے کے لئے اجازت چاہی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کریں۔ جرمنی میں ہمارے لئے یہی مشکل ہے کہ یہاں ہومیو پیتھی کرنے نہیں دیتے۔ پریکٹس کرنے نہیں دیتے۔ جب تک ڈگری ہاتھ میں نہ ہو اور ہمارے احمدیوں میں میرا خیال ہے بہت کم ہیں، شائد ہی ایک ہو، تو پرائیویٹ ہوتا ہے تو پیسے زیادہ لگتے ہیں۔

☆......حضور انور کی خدمت میں یہ بات پیش کی گئی کہ امتحان دینے کے لئے ضروری ہے کہ پچیس سال عمر ہو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر تین سال ضائع کرنے کی بجائے Biology میں کوئی ڈگری کرنے کی کوشش کریں۔

☆......ایک اور بچی نے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی، حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

آخر پر ایک بچی نے میڈیسن میں داخلہ کی اجازت چاہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لے لیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفات نو بچیوں کو جنہوں نے وکالت وقف نو کے مقرر کردہ نصاب میں 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے تھے انعامات تقسیم فرمائے۔

درج ذیل خوش نصیب بچیوں نے انعامات کے حصول کی سعادت حاصل کی۔ عزیزہ طوبیٰ احمد، عمیرہ صدف احمد، صالحہ سطوت بھٹی، عمرانہ صباحت احمد، عائشہ خاں، نوشابہ باجوہ، صائمہ انعم باجوہ، آمنہ بتول بھٹی، نبیلہ احمد، ثمرہ منور گھمن، ملیحہ ناصر، مہین خان، انیلہ احمد، قرۃ العین پیرزادہ، شاہدہ محمود۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس سوا سات بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فرینکفرٹ اور اس کے گردونواح کی جماعتوں کے علاوہ Stuttgart, Neuburg, Uem اور Donau Weingarten کی جماعتوں سے آنے والی چالیس فیملیز کے 134 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان، دوبئ اور کینیڈا سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نماز کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مرزا محمود احمد صاحب مرحوم ابن مکرم مرزا عبد السمیع صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر، سابق نائب صدر عمومی ربوہ) فرینکفرٹ جرمنی کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم اڑھائی سال تک برین کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد 18 جون 2010ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1974ء کے آخر میں آپ ہجرت کر کے جرمنی آ گئے۔ یہاں آنے کے بعد بطور صدر حلقہ سیکرٹری امور عامہ، اور کچھ عرصہ بطور نیشنل جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ خلفاء احمدیت وخاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عقیدت اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ نیک، ملنسار اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم کے حاضر جنازہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

1۔ مکرم محبوب احمد صاحب (سابق باڈی گارڈ) ربوہ

آپ 30 مئی 2010ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دین سے محبت کرنے والے نیک وجود تھے۔ آپ خلافت کے عاشق اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے احترام اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ حفاظت خاص میں خدمت میں توفیق پائی۔ فرقان فورس میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ بچوں سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتے اور ان کی نیک تربیت کی جس کی وجہ سے انہیں بھی خدا کے فضل سے خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرمہ خدیجہ الحلیبی صاحبہ (آف حوش عرب دمشق سیریا)

آپ 8 مئی 2010ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

29 سال قبل بیعت کی توفیق پائی۔ آپ حوش عرب میں بیعت کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ بیعت کے بعد خاوند نے پہلے مخالفت کی لیکن بعد میں انہیں بھی قبول احمدیت کی توفیق مل گئی۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی کو مختلف عزیزوں اور دیگر لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت اور مقاطعہ کا سامنا کرنا پڑا۔ دباؤ ڈالا گیا لیکن ہمیشہ خدا کے فضل سے استقامت کا مظاہرہ کیا۔ آپ کو جماعت میں شمولیت پر بڑا فخر تھا۔ بہت دفعہ جب کسی نے کہا آپ تو اَن پڑھ ہیں۔ پھر آپ کو جماعت کی صداقت کیسے معلوم ہوئی؟ تو کہنے لگیں کہ میں نے جماعت کے متعلق سنا اور سچائی مجھ پر واضح ہوگئی تو میں ایمان لے آئی کیونکہ ایمان کے لئے زیادہ علم کی نہیں بلکہ دل کے تقویٰ اور سچائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ مکرم محمد منیر ادلبی صاحب آف سیریا کی ساس تھیں۔

3۔ مکرمہ Aziza Binti Mkelemi صاحبہ آف تنزانیہ۔

آپ 27 مارچ 2010ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پرانی احمدی تھیں۔ ہر دلعزیز اور نیک خاتون تھیں۔ مبلغین سلسلہ کی خوب خدمت کرتیں۔ پڑھی لکھی نہ تھیں لیکن ایمان مضبوط تھا۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں پانچ بیٹے بیٹیاں اور متعدد پوتے نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم یوسف عثمان کامبالا یا صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ کی والدہ تھیں۔

4۔ مکرم پیر عبد الرحمان صاحب (گلستان کالونی فیصل آباد)

21 فروری 2010ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نہایت مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ خدمت دین کے کاموں میں ہمیشہ بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔

5۔ مکرم شریف احمد جٹ صاحب (محمود آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ)

17 فروری 2010ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

1947ء میں ہجرت کر کے لاہور آئے۔ بعد ازاں لمبا عرصہ آپ نے محمود آباد اسٹیٹ میں گزارا۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

6۔ مکرم فضل احمد صاحب (گولیکی ضلع گجرات)

یکم جنوری 2010ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے تحت مختلف عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ گولیکی میں صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ اور مکرم وسیم احمد

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

شمس صاحب مربی سلسلہ کے چچا تھے۔

7۔مکرم خدایار صاحب (35 شمالی سرگودھا)

22 فروری 2010ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ مخلص، دیندار، نماز باجماعت کے پابند، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی سختی سے پابندی کرنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

22 جون 2010ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے ''مسجد بیت السبوح'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ اور اس کے گردونواح کی جماعتوں کے علاوہ Bielefeld اور Vievsen کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں اور بیرونی ممالک سے پاکستان، کینیڈا اور آسٹریا سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ مجموعی طور پر 19 خاندانوں کے 64 افراد نے اور چار احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بڑی عمر کے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام بارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

جامعہ احمدیہ کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ ایک نشست

آج دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کا ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس پروگرام کا انعقاد ''بیت القیوم'' میں ہوا۔

جماعت جرمنی کے مرکزی سینٹر ''بیت السبوح'' سے ''بیت القیوم'' کا فاصلہ قریباً پانچ کلومیٹر سے زائد ہے اور یہ جماعتی سنٹر 1993ء میں خریدا گیا تھا۔ اس کا رقبہ 9.988 مربع میٹر ہے۔ اس قطعہ زمین پر ایک دومنزلہ عمارت اور ایک بڑا ہال اور بعض چھوٹے ہال پہلے سے ہی تعمیر شدہ موجود تھے۔ ایک بڑا ہال جلسہ سالانہ (جرمنی) کے سامان کے لئے بطور اسٹور استعمال ہوتا ہے۔ ایک ہال کو بطور مسجد استعمال کیا جارہا ہے۔ رہائشی عمارت میں اس وقت اساتذہ جامعہ کی رہائش ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کا پہلا ''MTA مبشر سٹوڈیو'' اسی جگہ بیت القیوم میں ہی بنا تھا۔

بارہ بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح سے بیت القیوم کے لئے روانہ ہوئے اور ایک بج کر پانچ منٹ پر ''بیت القیوم'' تشریف آوری ہوئی جہاں مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے اپنے اساتذہ کرام کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

طلباء جامعہ احمدیہ نے باربی کیو (BBQ) کا پروگرام بنایا تھا۔ اس تقریب کا انتظام کھلے لان میں Cherry کے درختوں کے نیچے کیا گیا تھا جو پھل سے لدے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ سارے طلباء کیسے ہیں؟ پڑھائی ٹھیک چل رہی ہے؟ اولیٰ کے کون سے ہیں؟ اور ممہدہ کے کون سے ہیں؟ اور اس وقت دو کلاسیں ہیں؟ دونوں کلاسوں کے طلباء نے باری باری اپنے ہاتھ بلند کئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ طلباء کے امتحان ہوگئے ہیں لیکن رزلٹ جلسہ جرمنی کے بعد آئے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ کے بعد دیں گے تا کہ یہ جلسہ کی ڈیوٹیاں صحیح دے سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ طالب علم کو پچاس یورو ماہوار جیب خرچ دیا جاتا ہے۔ حضور انور نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کتنے طلباء ہیں جو Pocket Money کے علاوہ گھر سے پیسے لیتے ہیں۔ اس پر بعض طلباء نے ہاتھ کھڑے کئے۔

ایک طالب علم نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ بیس یورو ماہانہ گھر سے لیتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیوں جماعت جو رقم دیتی ہے اس پر گزارہ نہیں ہوتا؟ کم خرچ کرنے کی عادت ڈالو۔

ایک دوسرے طالب علم نے جو گھر سے رقم لیتا ہے بتایا کہ Weekend پر گھر جانا ہوتا ہے اور کرائے وغیرہ کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا گھر نہ جایا کرو۔ اگر پیسے ختم ہوگئے ہیں تو آرام سے بیٹھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے یاد ہے ہمارا بھی جیب خرچ تھا۔ جب مہینے کے آخری دن آتے تھے تو ختم ہو جایا کرتا تھا۔ پہلے مہینے کے شروع میں ہوسٹل میں بڑی اچھی قسم کا بڑا اعلیٰ ناشتہ کیا کرتا تھا اور آہستہ آہستہ جب پیسے ختم ہو جاتے تھے تو پھر ایک سوکھا ٹوسٹ اور چائے کی پیالی پر گزارا کرتا تھا تو اس طرح کرنا چاہئے۔ میں تو اس وقت جامعہ میں نہیں پڑھا، نہ جامعہ میں تھا یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا۔ تب بھی میں نے یہ فکس کیا ہوا تھا کہ جتنا جیب خرچ ملتا ہے اسی میں گزارا کرنا ہے اور پھر دیکھتا رہتا تھا۔ مثلاً اگر ناشتہ پر انڈہ کھانا ہے۔ آپ لوگوں کو تو بنا بنایا مل جاتا ہے۔ ہم خود ناشتہ تیار بھی کر لیتے تھے۔ ہوسٹل میں بعض دفعہ اجازت ہوتی ہے تو شروع میں انڈا مکھن میں تل لیا کرتے تھے۔ مہینے کے آخری دنوں میں پانی میں تل لیا کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: اس لئے کوشش کرو کہ جو گزارہ ہے وہ کم از کم اسی میں ہو جو وظیفہ ملتا ہے۔ جب میدان عمل میں جاؤ گے تو پھر کیا گھر سے پیسے منگوایا کرو گے؟ یہاں تو اچھے حالات ہیں گزارہ ہو جاتا ہے۔ افریقہ میں بعض دفعہ صرف مشکل سے گھر کا خرچ چلتا ہے۔ بلکہ شروع کے جو ہمارے مبلغین افریقہ میں گئے ہیں ان کے تو اتنے تھوڑے الاؤنس ہوتے تھے کہ بعض دفعہ ہمارے ایسے پرانے مبلغ مولوی شریف احمد صاحب اور مولوی نذیر احمد مبشر صاحب وغیرہ، کھانے وغیرہ کے لئے تو کچھ نہیں ہوتا تھا دو تین چار ٹوسٹ پانی کے ساتھ کھا لیا کرتے تھے اور تم تو ماشاءاللہ باربی کیو (BBQ) کھا رہے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء جامعہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت جب کرتے ہو تو اس کے معنی بھی سمجھتے ہو؟ اس کو غور کر کے اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش بھی کیا کرو۔ کتنے ہیں جو اس طرز پر سوچتے ہیں اور تلاوت کرتے یا پڑھتے ہیں؟ اس پر طلباء نے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا: ماشاءاللہ اچھے، کافی سکالر آپ پیدا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے اُولیٰ کلاس سے دریافت فرمایا کہ کونسا مضمون آپ کو مشکل لگتا ہے؟ ایک طالب علم نے بتایا ''ترجمۃ القرآن''۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ خود پڑھنا شروع کرو گے تو آسان ہو جائے گا۔ ممہدہ ہی میں پڑھنا شروع کر دینا چاہئے۔ قرآن کریم کا جو ترجمہ ہے اس کو بس اچھا وقت دے کر پڑھو۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کتنے لڑکے ہیں جو یہاں جرمنی کا روزانہ اخبار باقاعدگی سے پڑھتے ہیں۔ آج کل یہاں پارٹی لیڈرشپ کا مسئلہ بنا ہوا ہے، وہ کیا ہے؟ ایک طالب علم نے بتایا کہ یہاں کی رولنگ پارٹی کے صدر نے افغانستان میں Troops کے حوالہ سے ایک غلط بات کہہ دی تھی جس کی وجہ سے اس کو بعد میں Resign دینا پڑا۔

حضور نے طالب علم سے دریافت فرمایا کہ جو موجودہ رولنگ پارٹی ہے یہ بھی تو اکثریت میں نہیں ہے بلکہ کسی دوسری پارٹی کی Coalition سے حکومت بنائی ہے۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا: جرمن پارلیمنٹ میں کل کتنی سیٹیں ہیں؟ جس پارٹی کی پرائم منسٹر ہے، اس پارٹی کی پارلیمنٹ میں کتنی سیٹیں ہیں؟

ایک طالب علم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سٹراسبرگ جو فرانس کا شہر ہے اس کی کیا اہمیت ہے؟ جواب میں طالب علم نے بتایا کہ یہاں یورپین پارلیمنٹ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یورپین پارلیمنٹ تو ہے اس میں آج کل، اس کے علاوہ بھی جرمنی سے کوئی تعلق رکھتا ہے۔ اس کی اہمیت کوئی ہے؟ حضور انور نے فرمایا: سٹراس برگ جرمنی کا حصہ ہوتا تھا اور اس کو کئی دفعہ تقسیم کیا گیا۔ آخر جنگ عظیم دوم کے بعد تقسیم کر کے فرانس کو دے دیا۔ اس لئے وہاں کچھ علاقے میں جرمن بولی جاتی ہے۔ وہاں بھی کئی مشہور ایسی جگہیں ہیں اور ایسے Chamber ہیں جہاں یہودیوں کو جلایا گیا تھا۔

جرمنی میں پہلی مسجد کے تعلق میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالب علم نے بتایا کہ پہلی مسجد برلن میں ہے جو لاہوریوں کے پاس ہے اور جو ہماری جماعت کی پہلی مسجد ہے وہ جنگ عظیم دوم کے بعد ہمبرگ میں 1957ء میں بنی تھی۔

حضور انور نے فرمایا جو اخباروں میں Letter to Editors ہوتا ہے وہ پڑھا کرو کہ اسلام کے بارہ میں کوئی خط آتے ہیں؟ آرٹیکل آتے ہیں؟۔ ان کے پھر جواب تیار کرنے کی کوشش کیا کرو۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو Abitur کر کے یہاں جامعہ میں آئے ہیں۔ تم لوگوں میں اتنا پوٹینشل ہونا چاہئے کہ جواب لکھ سکو۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ ایشیا میں، انڈیا میں سورج چاند گرہن کس سن میں لگا تھا، کب کس سال میں؟

ایک طالب علم نے بتایا کہ سال 1894ء اور 1895ء میں لگا تھا۔ رمضان کے مہینہ میں۔ حضور انور نے فرمایا دو سال کیوں؟ حضور انور نے فرمایا: 1894ء میں انڈیا میں، ایشیا میں لگا تھا اور اگلے سال 1895ء میں امریکہ وغیرہ اور بعض مغربی علاقوں میں لگا تھا۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ آج کل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو کپڑا ہے، کفن مسیح۔ اس کے بارہ میں Controversies چلنی شروع ہوگئی ہیں۔ پتہ ہے وہ کیا ہیں؟

ایک طالب علم نے بتایا کہ کہتے ہیں کہ خون کے جو دھبے ہیں وہ زندہ آدمی کے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ بھی کہتے ہیں کہ 700 سال پہلے کا ہے۔ دو ہزار سال پہلے کا نہیں ہے۔ اس بارہ میں کوئی آرٹیکل پڑھا ہے؟ یہاں بھی آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا وہ بھی یہ مانتے ہیں تو جب میں وہاں گیا ہوں تو وہاں کا جو ڈائریکٹر تھا، جو چیئرمین

ہے اس کمیٹی کا وہ بھی یہ کہتا تھا کہ خون کے دھبے زندہ آدمی کے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ 700 سال قبل یہ کفن ان جگہوں سے مرمت کیا گیا تھا۔ جہاں سے پھٹا اور خراب ہوا تھا اور بالکل اسی کپڑے سے مرمت کیا گیا تھا جو پرانا کپڑا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جو کپڑا ساتھ لگا ہوا ہے اور جو اس کا اوریجنل کپڑا ہے اس کی دوبارہ ریسرچ کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ اتنا ہی پرانا ہے۔ دو ہزار سال سے تین ہزار سال تک کہتے ہیں۔ بہرحال دو ہزار تک تو ہوگا ہی۔ تو دھاگے بھی اس زمانے کے ہیں اور اسی زمانے کی بنتی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوتی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ پوپ کے جواب میں جو کتاب لکھی گئی ہے جرمن میں بھی اور اردو میں بھی آپ لوگوں میں سے کتنوں نے پڑھ لی ہے۔ اس میں سے کوئی خاص دلیل جو آپ لوگوں میں سے کسی کو اپیل کی ہو۔ پوپ کے سوالات کا ردّ کیا ہے اور بہت سارے دلائل دیئے گئے ہیں۔ کافی دلیلیں ہیں۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ ایک حدیث ہے، روایت ہے غالباً کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا پیغام لے کر صحابہ ایک بادشاہ کے پاس گئے۔ ادھر ایک کفار کا نمائندہ تھا۔ بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے بارہ میں پوچھا کہ نبوّت سے پہلے کیسے تھے، کتنی تعداد تھی اور سارا کچھ معلوم کرنے کے بعد بادشاہ نے کہا جو علامتیں تم نے بتائی ہیں یہ ایک نبی کی علامتیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ تو ایک واقعہ ہے اور حبشہ کا ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا تم لوگ اپنے جنرل نالج کو بڑھاؤ اور اخبار روز پڑھا کرو۔ جس ملک میں رہتے ہو اس کے بارہ میں وہاں کی حکومت کے بارہ میں، نظام کے بارہ میں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے، اسلام کے متعلق کیا اعتراض ہو رہے ہیں یہ بھی ابھی سے پڑھنا شروع کرو۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت طلباء اور سٹاف کو شرف مصافحہ بخشا اور پرنسپل صاحب سے اساتذہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ مبلغ انچارج جرمنی حیدر علی ظفر صاحب بھی جامعہ میں پڑھایا کریں اور پیریڈز لیا کریں۔ جامعہ یوکے میں وہاں کے مبلغ انچارج عطاء المجیب راشد صاحب بھی پڑھاتے ہیں۔

''بیت السلام'' میں ایک جرمن احمدی دوست مکرم سعید گیسلر صاحب ''انچارج منصوبہ تعمیر سو مساجد جرمنی'' مقیم ہیں۔ انہوں نے اس سینٹر کے ایک کھلے علاقہ میں ایک Poni اور چند بھیڑ بکریاں رکھی ہوئی ہیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے اس حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بڑے ہال کا معائنہ فرمایا جو جلسہ سالانہ کے سامان کے لئے بطور سٹور استعمال ہوتا ہے۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت السلام'' سے واپس ''بیت السبوح'' کے لئے روانہ ہوئے۔ دو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت السبوح'' تشریف لائے۔ اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

سہ پہر ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ امریکہ اور پاکستان سے آنے والے احباب کے علاوہ جرمنی سے فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں اور Kaiserlautern, Waldshut کی جماعتوں سے آنے والی مجموعی طور پر 40 فیملیز کے 131 افراد نے حضور انور ایدہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر فیملی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

23 جون 2010ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے ''مسجد بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

CDU کے ممبر آف پارلیمنٹ اور ڈپٹی پارلیمانی عہدیدار کی حضور انور سے ملاقات

جرمنی کی کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی (CDU) کے ممبر آف پارلیمنٹ ڈاکٹر مشائیل مائسٹر (Dr. Michael Meister) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوف ڈاکٹر مائسٹر 1994ء سے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں ملک کی نیشنل اسمبلی میں یہ حکومتی پارٹی کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر ہیں۔ یہ پارٹی کے اقتصادی امور کے ماہر بھی ہیں اور بعض بینکوں کے بورڈ کے ممبر بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Dr. Meister سے جرمنی اور یورپ کی موجودہ صورتحال کا ذکر کیا اور یورو کرنسی کے بحران کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ Dr. Meister نے بتایا کہ مختلف ممالک گزشتہ سالوں کے دوران آمد سے بہت زیادہ اخراجات کرتے رہے ہیں اس لئے ان ممالک میں بجٹ کا توازن قائم رکھنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ یورپی یونین نے Euro کو بحران سے نکالنے کے لئے ایک پیکج بنایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی، فرانس اور شمالی یورپ کے ممالک کے لوگ نسبتاً زیادہ محنتی اور دیانت دار ہیں اور جنوبی ممالک میں جہاں بحران سامنے آیا ہے زیادہ Hard Working کا رجحان کم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت عالمی سطح پر تین علاقے اپنی معیشت کے لحاظ سے اہم ہیں۔ ان میں ایک تو EU ہے، دوسرا شمالی امریکہ کا ہے اور ان کے علاوہ بالخصوص ترقی پذیر ممالک تیزی سے آگے آرہے ہیں جیسے چین اور انڈیا۔ ان سب کو مل کر عالمی مسائل کے حل تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر احتیاط نہ کی گئی تو سنگین صورتحال سامنے آسکتی ہے اور جنگ کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔

Dr. Meister نے اس بات کا ذکر کیا کہ یورپ گزشتہ ساٹھ سال سے پُر امن ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ EU کو ان معاملات میں لیڈنگ رول ادا کرنا چاہئے اور باہمی افہام و تفہیم سے مسائل حل کرنے چاہئیں۔

چین کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ یہ قوم بہت مستقل مزاج Determined اور محنتی قوم ہے اور جب وہ کسی بات کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اس کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ ان کی معیشت کی طاقت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں لوگ قدرے کم اُجرت پر کام کرتے ہیں۔

Dr.Meister نے سوال کیا کہ کیا چین کی مصنوعات مغربی مصنوعات کے معیار کی ہیں؟ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی مصنوعات کے مختلف معیار ہیں اور ہر طبقہ کی قوت خرید کے مطابق وہ چیزیں بناتے ہیں۔ یورپ کے ممالک میں چونکہ اجرت کا معیار بلند ہے اس لئے ان کی مصنوعات مہنگی ہوتی ہیں۔

یورپ کی معیشت کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مثلاً انگلستان کی معیشت کا زیادہ تر انحصار خدمات (Services) پر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیگر شعبہ ہائے زندگی کا بھی معیشت میں حصّہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے زراعت کے شعبہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ بعض چیزیں بعض مخصوص ممالک ہی پیدا کریں اور جرمنی ان کو درآمد کرے۔ بلکہ جرمنی کو زراعت میں بھی خود انحصاری کی پالیسی کو اپنانا چاہئے۔

حضور انور نے سوویت یونین کی مثال دی کہ وہاں بعض مصنوعات، بعض مخصوص ریاستوں میں پیدا کی جاتی تھیں۔ لیکن جب یہ ممالک الگ ہوئے تو ان سب کو مشکلات پیش آئیں۔

ماحولیاتی آلودگی کے بارہ میں Dr. Meister نے سوال کیا کہ اس کا حل کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب بھی قدرتی عمل میں دخل اندازی ہوگی تو توازن میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ اس کی ذمہّ دار بہت سی گیسوں کا اخراج ہے۔ جیسے گاڑیوں سے، یا کارخانوں سے۔ نائجیریا میں یہ قانون بنایا گیا کہ ایک دن طاق نمبر والی اور ایک دن جفت نمبر والی گاڑی چلے گی۔ تو لوگوں نے دو دو گاڑیاں لے لیں۔ اور یہ چیز آب و ہوا کے لئے پہلے سے بڑھ کر مضر ثابت ہوئی۔

حضور انور نے پاکستان کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ بچپن میں جب ہم اسلام آباد اور شمالی علاقوں کی طرف سفر کرتے تھے تو وہاں پہاڑ، درختوں سے بھرے ہوتے تھے۔ لیکن اب اگر وہاں جائیں تو یہ علاقے Barren نظر آتے ہیں۔

عالمی ماحولیاتی پالیسی کے بارے میں چین کا یہ ردّعمل ہے کہ یورپ اور امریکہ کا اقتصادی معیار حاصل کرنے کے لئے انہیں ابھی کم از کم پندرہ سال کا عرصہ درکار ہے اور اس لئے وہ ماحولیات کے تحفظ سے زیادہ اپنی معیشت کی ترقی کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سود کے حوالہ سے فرمایا کہ سود کو معاشی بدحالی کی وجہ سمجھتے ہیں تبھی ہر جگہ شرح سود کم کی ہے۔ لیکن اب قرض کے لئے بینکوں کے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ اس پر آپ لوگ سوچیں۔

Dr.Meister نے ذکر کیا کہ اس وقت Liquidity بہت زیادہ ہے اور یورپین سنٹرل بینک کے ذمہّ یہ کام ہے کہ افراط زر سے بھی بچے اور سرمایہ کاری کا معیار بھی اونچا رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس معاملہ میں آپ کو انتہائی احتیاط سے سوچ سمجھ کر درست فیصلہ کرنے ہوں گے۔ یورپ میں بہت سے اخراجات غیر پیداواری Non- Productive چیزوں پر ہو رہے ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ یورو (Euro) کے بحران کے حوالہ سے Dr. Meister نے کہا کہ امریکہ کا بجٹ اکثر یورپ کے ممالک سے زیادہ غیر متوازن ہے۔ لیکن Analysts امریکہ کی معیشت پر اتنی توجہ نہیں دیتے جتنی وہ یورپ کے ممالک کے بجٹس کو دے رہے ہیں۔ اس ضمن میں چین کے ایک اعلیٰ وزیر نے کہا کہ ڈالر کے علاوہ بھی کوئی اور ریزرو کرنسی ہونی چاہئے۔ اس کا یہ کہنا ہی امریکہ کے لئے خطرہ کا سگنل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ غالباً یورو کو نقصان پہنچانے کی بھی کوششیں ہو رہی ہیں۔

Dr. Meister نے یہ بھی پوچھا کہ 9/11

(باقی صفحہ 23 پر ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2010 از صفحہ اوّل

صاحب ،صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ناسازئ طبیعت کی بناء پر حضور انور کی منظوری سے بطور نمائندہ حضور انور معائنہ کارکنان فرمایا۔آپ نے تمام کارکنان کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں اپنی اپنی مفوضہ ڈیوٹیوں کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کی تاکید فرمائی اور آپ نے چھوٹی سی چھوٹی ڈیوٹی کو بھی نظرانداز نہ کرنے اور ہر حال میں اپنے ناظمین کی اطاعت کرنے کا ارشاد فرمایا۔آخر میں آپ نے مکرم ومحترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ،صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے تمام رضاکاران سے دعا کی درخواست کی۔اس موقعہ پر وہ رضاکاران بھی موجود تھے جو قادیان اور ہندوستان کے دیگر علاقوں کے علاوہ پاکستان سے بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے تھے۔

افتتاح مخزن تصاویر: سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں قادیان دارالامان میں مخزن تصاویر کا قیام عمل میں آیا۔اس کا افتتاح مورخہ ۲۱ دسمبر بروز منگل بعد نماز عصر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے کیا۔اس مخزن تصاویر میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہم تصاویر کو پیش کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ہی شہدائے احمدیت کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی ہیں۔

پہلا دن

مورخہ ۲۶ دسمبر ۲۰۱۰ء:

پرچم کشائی: صبح ٹھیک ۱۰ بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دُعا کروائی۔لوائے احمدیت لہرانے کے دوران قادیان کی مقدس سرزمین کی فضا نعرہائے تکبیر اللہ اکبر اور اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔اجتماعی دعا محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے کرائی۔معاً بعد ہی مکرم تنویر احمد ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان،مکرم مرشد احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان،اوران کے ساتھیوں نے

''اے لوائے احمدیت قوم احمد کے نشاں
تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں''

خوش الحانی سے ترانہ پڑھا۔

افتتاحی اجلاس: جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰ء کے پہلے روز افتتاحی تقریب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی صدارت میں عمل میں آئی۔اس اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔

افتتاحی خطاب میں محترم صدر اجلاس نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو منعقد کرنے کی غرض و غایت بیان فرمائی اور اس جلسہ سے بھرپور روحانی فائدہ اٹھانے کے لئے قادیان دارالامان کے جملہ مقامات مقدسہ جو شعائر اللہ کا مرتبہ رکھتے ہیں،میں اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔اسی طرح آپ نے مورخہ ۲۴ دسمبر کے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جملہ نصائح کی طرف توجہ دلائی۔اسکے بعد آپ نے ۱۰ بج کر پچاس منٹ پر اجتماعی دعا کرائی۔

بعدہ مکرم کے اے نذیر احمد صاحب آف کیرلہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

''کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا''

پڑھ کر سنایا۔

پہلے دن کے افتتاحی اجلاس کی پہلی تقریر مولوی عطاء المجیب لون صاحب،استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے''ہستی باری تعالیٰ۔نصرت الٰہی کی روشنی میں''کے عنوان پر کی۔آپ نے بتایا کہ اس تقریر کو محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے پیش کرنا تھا مگر ناسازئ صحت کی وجہ سے خاکسار کو اس تقریر کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔آپ نے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے تمام حاضرین جلسہ سے دعا کی درخواست کی۔آپ نے اپنی تقریر میں مامورین و مرسلین کے ساتھ خدائی تائید و نصرت کو ہستی باری تعالیٰ کی ایک عظیم بیّن دلیل کے طور پر پیش فرمایا۔اس سلسلہ میں آپ نے گزشتہ تمام انبیاء کے علاوہ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے وہ پہلو پیش کئے جس میں غیبی تائیدات کے نظارے نظر آتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم رضوان احمد ظفر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان اور ان کے ساتھیوں نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نعتیہ منظوم کلام:

بدر گاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

خوش الحانی سے ترانہ کی شکل میں پیش کیا۔

اسکے بعد تعارفی تقاریر ہوئیں۔سب سے پہلے جناب سوامی اگنیویش صاحب،صدر world council of arya samaj آف دینانگر پنجاب جو کہ دہلی سے تشریف لائے تھے،نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ انتہا پسندی کے خلاف آج کام کرنے میں صف اول میں ہے۔آپ نے باہمی رواداری کے قیام کے لئے جماعت کے ساتھ ملکر کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے بعنوان''سیرت آنحضرت ﷺ،صبر وثبات قدم کی روشنی میں''کی۔آپ نے رحمۃ للعٰلمین ﷺ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کفار مکہ کے ہر قسم کے مظالم پر صبر وثبات کی مثالیں نمونے کے طور پر تفصیل سے بیان فرمائیں۔

بعدۂ مکرم عثمان طلائی صاحب آف روس کی تعارفی تقریر ہوئی۔آپنے روس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کا تذکرہ کرتے ہوئے وہاں پر ہونے والی جماعتی ترقیات کا تذکرہ کیا۔اس تقریر کے بعد کچھ ضروری اعلانات کئے گئے۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

پہلے دن کا دوسرا اجلاس نماز ظہر وعصر کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ پاکستان ،مکرم حافظ محمد صاحب آف پاکستان کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔تلاوت کے بعد مکرم این شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

نہایت ہی خوش الحانی سے پیش کیا۔اس دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے بعنوان''جماعت احمدیہ اور مذہبی رواداری'' بزبان پنجابی کی۔آپ نے اسلام کی مذہبی رواداری کی تعلیمات کو قرآن مجید سے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام تمام مذاہب کے بانیوں اور اوتاروں کی نہ صرف عزت کرنا سکھاتا ہے بلکہ ان سب کو سچا قرار دیتا ہے۔جماعت احمدیہ مسلمہ اسلام کی اسی سنہری تعلیم کو آج دنیا کے تمام ممالک میں رائج کرنے پر کمر بستہ ہے۔

اس کے بعد مکرم منیر جاوید صاحب آف لاہور پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ منظوم کلام:

''اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سُندر تھی وہ بستی ،ویسا وہ گھر بھی سندر تھا''

نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعارفی تقاریر: اس کے بعد جلسہ میں شامل معززین میں سے چند ایک نے اپنے خیالات کا اظہار کیا،اس سے قبل تمام معززین کا تعارف مکرم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے پیش کیا۔ان کے اسماء اسطرح ہیں:

(۱) جناب سنت باباجسپال سنگھ صاحب ،ہیڈ بھائی کنہیاٹرسٹ لدھیانہ۔

(۲) جناب سنگھ صاحب گیانی گوربچن سنگھ جی،ہیڈاکال تخت صاحب،امرتسر۔

(۳) جناب سوامی کرشنا مونی جی صاحب آف گجرات،ممبر ہندو دھرم آچاریہ سبھا بھارت

(۴) جناب سوامی مدھو پریا داس جی،صدر سوامی نارائن پنتھ گجرات

(۵) جناب سنت بابا سنتوکھ سنگھ جی،صدر گوردوارہ بیڑ صاحب امرتسر

(۶) جناب الیاس مسیح صاحب،D.S. ضلع گورداسپور،نمائندہ عیسائی مذہب

(۷) جناب سُچا سنگھ صاحب چھوٹے پوری،سابقہ منسٹر پنجاب

(۸) جناب سوامی پرماتما نند صاحب نگران اعلیٰ ہندو دھرم آچاریہ سبھا،گجرات

(۹) حضرت بابا نانکؒ کی سولھویں پشت کی اولاد میں سے چولہ بابا نانک کے وارث جناب سنت باباسکھدیو سنگھ صاحب بیدی آف گھمان۔

(۱۰) جناب سنت بابا دلجیت سنگھ صاحب،سماج سیوک فرید نگر،جالندھر۔

(۱۱) جناب سنت رمیش داس صاحب آف ہماچل پردیش۔

(۱۲) جناب ترلوک سنگھ باٹھ ، چیئرمین ضلع پریشد۔

تمام مقررین نے جماعت کے اس روحانی جلسہ میں شامل ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جماعت کے تمام کاموں خاصکر مذہبی رواداری اور غرباء کی خدمت کی بہت بہت سراہنا کی۔مندرجہ بالا تمام معززین کی خدمت میں بطور تحفہ شالیں پیش کی گئیں۔

میٹنگ وقف نو بھارت:

نماز مغرب وعشاء کے بعد ایک خصوصی میٹنگ وقف نو بھارت زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان وچیئرمین وقف نو بھارت مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئی جس میں علاوہ محترم ناظر صاحب تعلیم۔مکرم انچارج صاحب وقف نو بھارت۔زونل امراء کرام انچارج مبلغین وسرکل انچارج صاحبان زونل ولوکل سیکرٹریان وقف نو اور کیریئر پلاننگ کمیٹی کے ممبران نے شرکت کی۔اس موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور محترم ناظر صاحب تعلیم نے وقف نو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نہایت دلکش نصائح بیان فرمائیں۔

دوسرا دن

مورخہ ۲۷ دسمبر ۲۰۱۰ء:

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی صبح ٹھیک دس بجے محترم سید تنویر احمد صاحب،ناظم وقف جدید اندرون و ناظر امور خارجہ قادیان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔اس سے قبل مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے لوائے احمدیت کو فضا میں لہرایا۔آپ کے ساتھ مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب،ناظر امور عامہ اور مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب،صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی فلیگ پوسٹ پر موجود تھے۔مکرم مولوی نور الدین صاحب مبلغ سلسلہ قادیان نے سورہ جمعہ کی آیت ۱ تا ۹ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔مکرم رضوان احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

'' وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے بعنوان''دعوئ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ختم نبوت''فرمائی۔آپ نے قرآن کریم،احادیث نبویہ اور بزرگان سلف کے حوالہ جات

سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی بلند شان کو نبوت کا ختم کرنے والا نہیں بلکہ جاری کرنے والا ثابت کیا۔ اسکے بعد مکرم ھبۃ الرحیم صاحب، ربوہ پاکستان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام"

"غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

دوسری تقریر محترم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ نے بعنوان "دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں (جہاد کی حقیقت کی روشنی میں)" کی۔ آپ نے قرآن مجید وحدیث کی رو سے آنحضرت ﷺ کے جہاد اکبر یعنی تبلیغ واشاعت قرآن مجید کا تفصیلاً ذکر فرمایا اور جہاد کے لغوی معنی وضاحت سے بیان فرمائے۔ اس کے بعد مکرم محمد کلیم خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

" ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دین محمد سا نہ پایا ہم نے"

پڑھ کر سنایا۔

تعارفی تقاریر: بعدہ مکرم ڈاکٹر امین فضل صاحب عودہ آف کبابیر کی تعارفی تقریر بزبان عربی ہوئی۔ آپ نے ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ عرب میں تبلیغ احمدیت کے دلچسپ واقعات سنائے۔

☆...... اس کے بعد مکرم جناب محمد افضال صاحب، صدر مسلم راشٹریہ منچ بھارت نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے امن کی علمبردار جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ ہمیں اسلام کی اصل امن بخش تعلیم کی طرف آنا چاہئے۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

دوسرے دن دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم سلطان محمود صاحب انور، ناظر خدمت درویشان ربوہ، ٹھیک اڑھائی بجے منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اظہر منگلا صاحب پاکستان نے کی۔ اس کے بعد مکرم حافظ مدثر احمد آف پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

"اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے
اے سونے والو! جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم شیراز احمد صاحب، ناظر تعلیم قادیان نے بعنوان: "عصر حاضر کے اقتصادی بحران کا حل (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)" تقریر کی۔ آپ نے تمام دنیا کے سودی نظام کا ذکر کرتے ہوئے پوری دنیا میں آئے اقتصادی بحران کو سودی کاروبار کا نتیجہ قرار دیا اور اسلام کے اقتصادی نظام کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کا اقتصادی نظام تبھی چل سکتا ہے جبکہ وہ اسلام کے پیش کردہ نظام اور اصولوں پر چلے۔ اس تقریر کے بعد مکرم مولوی نصرمن اللہ صاحب اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

"نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مِرا پیغام نہ ہو"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد دوسری تقریر محترم شعیب احمد صاحب، ناظم مال وقف جدید قادیان نے بعنوان "جماعت احمدیہ اور مالی قربانی" کی۔ آپ نے قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کے حوالے سے مالی قربانی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اصحاب رسول اللہ ﷺ اور اصحاب احمدؑ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

اسکے بعد مکرم تنویر احمد ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

"میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کرونگا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں
اور ان کی نگاہ رہے نیچی"

پڑھ کر سنایا۔

تعارفی تقاریر:

اس نظم کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والے معززین میں سے درج ذیل نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(۱) جناب سردار سیوا سنگھ سیکھواں، ایم ایل اے حلقہ کاہنوان وکیبنٹ منسٹر پنجاب

(۲) جناب پروفیسر درباری لال صاحب۔ سابق ڈپٹی اسمبلی سپیکر پنجاب

(۳) جناب سردار S. S. بجرال صاحب، سابق I.G.P. کشمیر۔

تمام مقررین نے جماعت کے اس روحانی جلسہ میں شامل ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جماعت کے تمام کاموں خاصکر مذہبی رواداری اور غرباء کی خدمت کی بہت بہت سراہنا کی۔ مندرجہ بالا معززین کی خدمت میں بطور تحفہ شالیں پیش کی گئیں۔

(۴) مکرم محمد شرف الدین صاحب عرفانی، نو مبائع آف اگتی جزیرہ، لکشدیپ: آپ نے اپنے قبول احمدیت کی داستان بیان کرتے ہوئے صبر و استقامت کیلئے دعا کی درخواست کی۔

تیسرا دن

مورخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۱۰ء

تیسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ٹھیک ۱۰ بجے محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عبد الرؤف صاحب مربی سلسلہ ربوہ پاکستان نے سورۃ نور کی آیت ۵۵ تا ۵۸ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم تنویر احمد ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان اور ان کے ساتھیوں نے ایک ترانہ:

"اے شمع! دیکھ پھر تیرے پروانے آ گئے
بندھن تمام توڑ کے دیوانے آ گئے"

پیش کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان "خلافت علیٰ منہاج نبوت (امت مسلمہ کا اتحاد خلافت سے وابستہ ہے)" مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر، پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے کی۔ آپ نے اُمت مسلمہ میں جاری خلافت حقہ اسلامیہ کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی بعثت ثانیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کا ذکر کیا اور آپ نے فرمایا کہ آج اِسلام کا غلبہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ ہی مقدر ہے۔

اسکے بعد مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے بعنوان "اسلام اور عائلی زندگی" تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کے لئے اپنے گھریلو ماحول کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی اور اسے آج کے دور کی اہم ضرورت قرار دیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب نصرت مربی سلسلہ اصلاح وارشاد قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منظوم کلام:

"دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو!
آفت ظلمت و جور ٹل جائیگی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا
رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ربوہ مفتی سلسلہ نے بعنوان "شہدائے اولین وآخرین کا مقام اور مرتبہ (حضرت زید بن دثنہؓ حضرت صاحب زادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ اور لاہور کے شہداء کا تذکرہ)" فرمائی۔ آپ نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب کے صدق وثبات کے نمونے پیش کرتے ہوئے شہداء کے مقام ومرتبہ پر روشنی ڈالی۔ اور شہدائے لاہور کی ایمان افروز ادائیں بیان کیں۔

تعارفی تقریر: بعدۂ ایک تعارفی تقریر جناب گوریندر پال سنگھ گورا، ممبر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کی ہوئی۔ ان کی خدمت میں بھی بطور تحفہ شال پیش کی گئی۔

اسکے علاوہ بہت سے مذہبی نمائندگان اور سیاسی وسماجی لیڈر صاحبان وکارکنان بھی تشریف لائیمگر وقت کی کمی کے پیش نظر اظہار خیال کا موقعہ نہیں دیا جا سکا۔ اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

اختتامی اجلاس: تیسرے دن کا دوسرا اور اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ قادیان ٹھیک دو بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ محمد صدیق راشد صاحب پاکستان نے کی، آپ نے سورۃ رحمٰن کے پہلے رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدۂ مکرم حمید الحسن شاہ صاحب ربوہ پاکستان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

"بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے"

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تہنیتی پیغامات: اسکے بعد ملک کے مختلف سیاسی اور سماجی سربراہان کے موصولہ تہنیتی پیغامات محترم محمد نسیم خان صاحب، ناظر امور عامہ قادیان نے پڑھ کر حاضرین جلسہ کو سنائے۔

فہرست وفات شدہ موصیان 2010ء

ہر سال فوت ہونے والے موصیان کے اسماء بغرض دُعا جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں سنائے جاتے ہیں۔ سال ۲۰۱۰ء کے دوران فوت ہونے والے درج ذیل موصیان کے اسماء مکرم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان سے موصول ہوئے جو مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے پڑھ کر سنائے:

(۱)۔ مکرم کے سی شمس الدین صاحب، کالیکٹ (۲) مکرم ڈی محمد علی صاحب ولد مکرم ڈی محمد دین صاحب، چنئی۔ (۳) مکرم بی احمد صاحب ولد مکرم ٹی کے عبد اللہ صاحب، پینگاڑی (۴) مکرمہ صاحب بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید غلام احد دستگیر صاحب، حیدرآباد (۵) مکرم سی کے ابوبکر صاحب ولد مکرم سی کے کٹی علی صاحب، پتھ پیریم (۶) مکرم سی کے عبد الغفور صاحب، وانیم بلم (۷) مکرم عبد الشکور صاحب، دہلی (۸) مکرم غلام مصطفیٰ صاحب، کٹک (۹) مکرمہ خورشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم غلام نبی صاحب ناظر، یاری پورہ (۱۰) مکرم محمد عبد العزیز صاحب ولد مکرم محمد عبد الصمد صاحب، چنتہ کنٹہ (۱۱) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی، شاہجہانپور (۱۲) مکرمہ مطہرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم نعیم الحق صاحب، پنکال (۱۳) مکرم عاصم الدین صاحب ولد مکرم نصیر الدین صاحب، کرنال (۱۴) مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی ولد مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش، قادیان (۱۵) مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم صدیق احمد بانی صاحب، کولکاتہ (۱۶) مکرم مولوی محمد احمد صاحب کالا افغانہ ولد مکرم مولا بخش صاحب، قادیان (۱۷) مکرم مولوی یو ابوبکر صاحب ولد مکرم حاجی عبد اللہ صاحب، منجیشور (۱۸) مکرمہ راحت جاں صاحبہ زوجہ مکرم سید ناصر الدین احمد صاحب، سونگھڑہ (۱۹) مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش ولد مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب، قادیان (۲۰) مکرم حوالدار محمد بشیر صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب پٹھانہ تیر (۲۱) مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ زوجہ مکرم سید محمد انور صاحب، بھونیشور (۲۲) مکرم جمیل احمد ملکانہ صاحب ولد مکرم ریاض احمد ملکانہ صاحب، آگرہ (۲۳) مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب ولد مکرم سید محمد یوسف صاحب، بھاگلپور (۲۴) مکرمہ اختر النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد عبد القیوم صاحب، حیدرآباد (۲۵) مکرمہ شہزادی بیگم صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ عبد الواحد انصاری صاحب، حیدرآباد (۲۶) مکرم آفتاب احمد صاحب تیماپوری ولد مکرم محمد سرمست صاحب، حیدرآباد (۲۷) مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ زوجہ مکرم عبد الرشید صاحب دیودرگی، حیدرآباد (۲۸) مکرمہ خورشید النساء صاحبہ زوجہ مکرم محمد صادق صاحب، جڑچرلہ (۲۹) مکرمہ بی بی بتولاً صاحبہ زوجہ مکرم معین الدین خان صاحب مرحوم، قادیان (۳۰) مکرمہ رضوانہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم نور الدین صاحب شاستری، اجمیر (۳۱) مکرمہ

حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش، قادیان (۳۲) مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ زوجہ مکرم ضمیر احمد صاحب امروہی، قادیان (۳۳) مکرم عبدالحکیم صاحب وانی ولد مکرم عبدالکریم صاحب وانی، آسنور (۳۴) مکرمہ سی نفیسہ صاحبہ اہلیہ مکرم سی عبدُ صاحب، النلور (۳۵) محترمہ مشرتی بیگم صاحبہ زوجہ محترم اسرار محمد صاحب، راٹھ۔

اسکے بعد مکرم فرید احمد مبشر صاحب پاکستان نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام:

”حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی“

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اختتامی خطاب و شکریہ

احباب: محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰ کے کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے تمام شاملین جلسہ اور منتظمین ، نائبین اور رضا کاران اسی طرح تمام حکومتی ادارہ جات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اسکے بعد اجتماعی دعا کروائی۔

ڈاکیو مینٹری :اس کے بعد ٹھیک ۳ بجے MTA کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جنوبی ہند 2005-06 کی ڈاکیومینٹری بذریعہ اسکرین پلے ہر دو جلسہ گاہ مردانہ وزنانہ میں دکھائی گئی۔

خطاب حضور انور: پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰ء کا اختتام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے ہونا تھا۔ اس سلسلہ میں لندن میں ایک خصوصی تقریب کا انتظام طاہر ہال میں کیا گیا۔ اس کاروائی کو دکھانے کیلئے مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ قادیان میں بڑی سکرینیں نصب کی گئیں تھیں۔

ہندوستانی وقت کے مطابق شام ٹھیک چار بجے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا محترم فیروز عالم صاحب نے سورۃ البقرہ آیت ۲۸۵ تا ۲۸۷ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ فارسی منظوم کلام مکرم سید عاشق حسین صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم محمود الحسن صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

”بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے“

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین جلسہ سے بصیرت افروز خطاب فرمایا جو کہ پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس کو تمام دنیا میں بذریعہ ایم ٹی اے سنا اور دیکھا گیا۔ (حضور انور کے اس پُر معارف تاریخی خطاب کا خلاصہ اسی شمارہ میں ملاحظہ ہو) اس کے بعد حضور انور نے دُعا کروائی اور فلک بوس نعروں کے ساتھ جلسہ بڑی شان کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اعلانات نکاح: مورخہ ۲۸ دسمبر کو بعد نماز مغرب وعشاء ۳۲ نکاحوں کے اعلانات محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے کئے اور اجتماعی دُعا کروائی۔ اس کے بعد تمام افراد کو مبارک باد دی۔

مشاعرہ: مورخہ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۰ء کو سرائے طاہر عمارت جامعہ احمدیہ قادیان میں جامعہ احمدیہ قادیان کے زیر انتظام بعنوان شہدائے لاہور کو خراج عقیدت مشاعرہ منعقد ہوا۔ اس مشاعرہ کے صدر محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان تھے۔ اس مشاعرہ میں ہند و پاک کے علاوہ ایک عرب شاعر نے بھی شمولیت کی۔

نماز تہجد و درس القرآن: مورخہ ۲۳ دسمبر ۲۰۱۰ تا یکم جنوری ۲۰۱۱ء قادیان کی درج ذیل مساجد میں نماز تہجد اور درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ مسجد اقصیٰ، مسجد دارالانوار ، مسجد ناصر آباد، مسجد نور۔ مسجد ننگل اور مسجد فضل حلقہ مبارک۔ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ شعبہ تربیت کی طرف سے روزانہ تہجد کے وقت احباب کو جگانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

پریس اینڈ میڈیا: شعبہ پریس اینڈ میڈیا نے جلسہ سالانہ ۲۰۱۰ء کی کوریج کے لئے بھرپور کوشش کی۔ اس کے نتیجہ میں ۲۲ اخبارات کے نمائندگان نے شرکت کی اور ۱۸۸ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ اسی طرح ۸ ٹی وی چینلز نے کوریج نشر کی۔ ٹائم ٹی وی میں متعدد مرتبہ جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔ اسی طرح دوسرے چینلوں نے بھی جلسہ کی کوریج نشر کی۔ الحمدللہ کہ۔ اخبار دینک جاگرن جالندھر کے نمائندہ مکرم کرشن احمد صاحب، ہندسماچار جالندھر کے نمائندہ مکرم لقمان احمد صاحب دہلوی، روزنامہ سچ دی پٹاری کے نمائندہ مکرم عبدالسلام طاری ، روزنامہ دیش سیوک کے نمائندہ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب اور روزنامہ دینک بھاسکر کے نمائندہ جناب مکیش کمار صاحب نے جلسہ کے موقع پر خصوصیت کے ساتھ کوریج دی۔

لنگرخانہ: دارالضیافت کے علاوہ مزید ۲ لنگرخانے جاری رہے ۔ جہاں سے مہمانوں کی ضرورت کے مطابق کھانا تیار ہوتا رہا۔ معززین، VIP مہمانان اور مریضان کی مناسبت سے پرہیزی کھانا بھی دارالضیافت میں تیار ہوتا رہا۔

نظامتیں: دفتر جلسہ سالانہ کے علاوہ تین لنگرخانوں سمیت ۳۰ نظامتیں قائم کی گئی تھیں۔

سیکیورٹی: شعبہ خدمت خلق کے تحت امسال خاص طور پر سیکورٹی کا انتظام کیا گیا اور پہلی بار تصویر کے ساتھ رجسٹریشن کارڈ بنائے گئے جو کہ مخصوص مقامات پر کمپیوٹر کے ذریعہ چیک کئے جاتے رہے۔ اسی طرح جلسہ گاہ اور قیام گاہوں کیلئے بھی سیکورٹی کا بہترین انتظام تھا۔ محکمہ پولیس کی طرف سے بھی خصوصی تعاون حاصل رہا۔

سٹالز: دفتر نشر واشاعت قادیان کے تحت لگنے والے مستقل بک سٹالز کے علاوہ جلسہ گاہ کے باہر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے بک سٹال، اور تعلیم القرآن وقف عارضی اسٹال، رشتہ ناطہ اسٹال، راہ ایمان، مشکوٰۃ، انصاراللہ، اور شعبہ سمعی وبصری کے اسٹال لگائے گئے تھے۔

اسپیشل ٹرین: امسال محکمہ ریل کے تعاون سے ایک اسپیشل ٹرین امرتسر تا قادیان چلائی گئی تھی۔

ترجمانی: امسال ۶ زبانوں انگلش، بنگلہ، ملیالم، تمل، تیلگو، انڈونیشین میں جلسہ کی کاروائی کا رواں ترجمہ سنانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ امسال بفضلہ تعالیٰ پہلی بار لوپ سسٹم (وائرلیس) کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی سنانے کا انتظام تھا۔

جلسہ گاہ: امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر احمدیہ گراؤنڈ میں مردانہ جلسہ گاہ جبکہ نزد حال لجنہ اماء اللہ جلسہ گاہ مستورات بنایا گیا۔ ہر دو جگہ کی Flex پر قرآن کریم کی آیت وَالنّٰشِرٰتِ نشراً کی تفصیل کے طور پر موجودہ زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کیلئے نمایاں کردار ادا کرنے والے ادارہ جات جس میں بدر۔ مشکوٰۃ۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ایم ٹی اے۔ الاسلام ویب سائٹ کے Logo آویزاں تھے۔

قیام گاہیں: امسال مہمانوں کے لئے اکثر پختہ قیام گاہوں میں انتظام کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی عمارات میں وسعت کے پیش نظر ہی ایسا ممکن ہو سکا۔ نئی قیام گاہیں کچھ اس طرح سے تھیں: عمارت مرکزی لائبریری، سرائے وسیم، ہال لجنہ اماء اللہ، عمارت جدید پریس، البتہ خیمہ جات اندرون کے تحت احمدیہ کالونی کے عقب میں خیمہ جات نصب کئے گئے تھے۔ دارالضیافت میں توسیع کی وجہ سے بھی مہمانان کی گنجائش کافی حد تک بڑھ گئی تھی۔

تمام مہمانانِ کرام کو وافر مقدار میں موسم کے مطابق بستر مہیا کئے گئے۔ اسی طرح احباب جماعت قادیان کے گھروں میں بھی کثیر تعداد میں مہمان قیام پذیر رہے۔

طبی امداد: نور ہسپتال قادیان کے علاوہ جلسہ گاہ کے باہر اور متعدد جگہوں پر طبی امداد کی سہولت رہی۔ جلسہ گاہ کے باہر ایمرجنسی کے طور پر ایمبولینس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

حاضری : باوجود شدید سردی کے اللہ کے فضل وکرم سے اس جلسہ سالانہ کی حاضری ۱۶ ہزار سے زائد تھی۔ اس جلسہ میں دنیا کے ۳۳ ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے فیض سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

حضرت امیر المؤمنین کی تحریک بابت ادائیگی نفل

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 2010 میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ دنیا بھر کے ان احمدی بھائیوں کیلئے جو مخالفت کے دور سے گزر رہے ہیں۔ روزانہ دو رکعت نفل ادا کیا کریں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

اخبار بدر کو قلمی و مالی تعاون دیکر عنداللہ ماجور ہوں
اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں (مینجر بدر)

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 20869:: مَیں نذیرہ سلیم زوجہ: مکرم کے.سلیم احمد قوم: احمدی پیشہ: خانہ داری عمر: 46 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: چینائی ڈاکخانہ: کرومپیٹ ضلع: کانچی پورم صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26-5-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہار 41 گرام۔ بالی 3 گرام۔ انگوٹھی 3 گرام۔ کڑا 9 گرام۔ اس طرح کل 56 گرام ہیں جن کی موجودہ قیمت اندازاً -/56,000 روپے ہیں۔ حق مہر مبلغ -/10,000 روپے وصول شدہ۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مولوی مزمل احمد الامۃ: نذیرہ سلیم گواہ: کے.ناصر احمد

وصیت نمبر 20870:: مَیں آر.نور جہاں زوجہ: مکرم رفیق احمد قوم: احمدی پیشہ: خانہ داری عمر: 56 سال تاریخ بیعت: 1968ء ساکن: ادمبکم ڈاکخانہ: اندال نگر ضلع: چینائی صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30-5-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہار دو سیٹ 32 گرام۔ کڑا دو سیٹ 24 گرام۔ جھمکا دو سیٹ 8 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد 2 گرام۔ کل وزن 66 گرام ہے۔ حق مہر تین سو روپے وصول شدہ۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی مزمل احمد الامۃ: آر.نور جہاں گواہ: کے.ناصر احمد

وصیت نمبر 20871:: مَیں خورشید اختر امینی زوجہ: مکرم جمیل احمد امینی قوم: مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 44 سال تاریخ بیعت: 1982ء ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16-03-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/2,500 روپے۔ زیور طلائی: (۱) ایک سیٹ ہار 11 گرام۔ (۲) کڑا ایک عدد 4.500 گرام 22 کیرٹ۔ (۳) دو عدد کانٹے 18.500 گرام 22 کیرٹ۔ (۴) چین ولوکٹ ایک عدد 9.700 گرام 22 کیرٹ۔ (۵) کان کی بالی ایک عدد 2.530 گرام 22 کیرٹ۔ (۶) انگوٹھی ایک عدد 1.780 گرام 22 کیرٹ۔ (۷) ٹیکا ایک عدد 4.180 گرام 22 کیرٹ۔ (۸) منگل سوتر ایک عدد 5.000 گرام۔ کل وزن 57.190 گرام۔ کل قیمت -/80,066 روپے۔ نقرئی زیور: 270 گرام جسکی کل اندازاً قیمت -/4500 روپے۔ خاکسار کو والدین کے ترکہ سے مبلغ -/15,000 روپے ملے تھے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد امینی الامۃ: خورشید اختر امینی گواہ: جمیل احمد امینی

وصیت نمبر 20872:: مَیں فرحت نسرین بنت: مکرم جمیل احمد امینی قوم: مسلمان پیشہ: طالب علم عمر: 20 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16-3-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ بفضلہ تعالیٰ والدین حیات ہیں۔ ابھی ترکہ نہیں ملا۔ جب ملے گا اطلاع کر دی جائیگی۔ خاکسار کے بینک میں -/7000 روپے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد امینی الامۃ: فرحت نسرین گواہ: جمیل احمد امینی

وصیت نمبر 20873:: مَیں کے.عبدالرزاق ولد: مکرم امو قوم: مسلمان پیشہ: Cashier عمر: 66 سال تاریخ بیعت: 1964ء ساکن: این.بے پور ڈاکخانہ: نارتھ بے پور ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-11-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مولوی ظفر العبد: کے.عبدالرزاق گواہ: آئی.کے.منظور احمد

وصیت نمبر 20874:: مَیں ساجدہ پی.ایم. زوجہ: مکرم احمد سلیم وی.قوم: مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 35 سال تاریخ بیعت: 1983ء ساکن: تھیرووینّور ڈاکخانہ: تھیرووینّور ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 01-11-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: چین 8 گرام -/8800 روپے۔ چین 32 گرام -/35200 روپے۔ چین 12 گرام -/13200 روپے۔ چوڑیاں 40 گرام -/44000 روپے۔ چوڑیاں 16 گرام -/17600 روپے۔ چوڑیاں 16 گرام -/17600 روپے۔ کمل 8 گرام -/8800 روپے۔ کمل 2 گرام -/2200 روپے۔ انگوٹھی 4 گرام -/4400 روپے۔ حق مہر 40 گرام -/44000 روپے۔ کل -/1,95,800 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد سلیم وی. الامۃ: ساجدہ پی.ایم. گواہ: آئی.کے.منظور احمد

وصیت نمبر 20875:: مَیں سی.نصرت جہاں زوجہ: مکرم سفیر احمد قوم: مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 38 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: ماتھوٹم ڈاکخانہ: اراکیناڈ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-11-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: چین 24 گرام -/28800 روپے۔ کمل 8 گرام -/9600 روپے۔ انگوٹھی 6 گرام -/7200 روپے۔ چوڑیاں 26 گرام -/31200 روپے۔ کل -/76800 روپے۔ حق مہر -/5000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمال احمد الامۃ: سی.نصرت جہاں گواہ: آئی.کے.منظور احمد

وصیت نمبر 20876:: مَیں کے.نشاد احمد ولد: مکرم حمزہ کویا صاحب قوم: مسلمان پیشہ: سیلز مین عمر: 28 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: ماتھوٹم ڈاکخانہ: اراکینار ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-12-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے.حمزہ کویا العبد: کے.نشاد احمد گواہ: آئی.کے.منظور احمد

وصیت نمبر 20877:: مَیں پی.اے.ساجنہ زوجہ: مکرم کے.ایس.محسن قوم: مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 32 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: West Panniyankara ڈاکخانہ: Kottai ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15-11-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: چین 18 گرام -/19800۔ کمل 4 گرام -/4400۔ کل -/24200۔ حق مہر 20 گرام -/22000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.ایس.اشرف الامۃ: پی.اے.ساجنہ گواہ: آئی.کے.منظور احمد

وصیت نمبر 20878:: مَیں یو.آئشہ زوجہ: مکرم کے.ہمزہ کویا قوم: مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 52 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: ماتھوٹم ڈاکخانہ: اراکینار ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26-05-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ حق مہر 64 گرام سونا اندازاً قیمت -/76,800 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد الامۃ: یو.عائشہ گواہ: ای.کے.منصور

وصیت نمبر 20879:: مَیں صابرہ کے.پی.زوجہ: مکرم کے.پی.ہمزہ (مرحوم) قوم: مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 48 سال تاریخ بیعت: 1960ء ساکن: مراڈ ڈاکخانہ: اراکیناڈ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 01-11-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد: (۱) 10 گرام کا ہار -/12000 روپے۔ (۲) 4 گرام کی کانٹی -/4800 روپے۔ (۳) 2 گرام کی انگوٹھی -/2400 روپے۔ نقدی -/2,50,000 روپے۔ کل -/2,69,200 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.وی.مصطفٰی الامۃ: کے.پی.صابرہ گواہ: کے.پی.رضیہ

وصیت نمبر 20880:: مَیں کے.پی.فوزیہ بنت: مکرم کے.پی.احمد کویا قوم: مسلمان عمر: 39 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: مراڈ ڈاکخانہ: اراکیناڈ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 01-11-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) 16 گرام کی چوٹی -/19200 روپے۔ (۲) 8 گرام کا ہار -/9600 روپے۔ (۳) 4 گرام کی کان پٹی -/4800 روپے۔ (۴) 1 گرام کی انگوٹھی -/1200 روپے۔ کل -/84,800 روپے۔ نقدی -/50,000 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے.وی.مصطفٰی الامۃ: کے.پی.فوزیہ گواہ: کے.پی.رضیہ

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اوّل)

ہو رہی ہے اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی دولت کا اظہار نہیں چاہتے جو کسی پر احسان کرنے کیلئے خرچ نہیں کرتے جو احسان جتانے کیلئے خرچ نہیں کرتے بلکہ خالصۃ اللہ کی رضا کے حصول کیلئے خرچ کرتے ہیں اپنے میں سے کمزوروں کو مضبوط کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں جماعت اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا: اللہ کی رضا چاہنا اور اپنے لوگوں کو ثبات دینے کی خواہش ہر شریف الطبع اور نیک فطرت کو ہوتی ہے۔فرمایا: غریب لوگ عموماً امیر لوگوں سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں انبیاء کی جماعتوں میں بھی اکثریت غربا کی ہوتی ہے اور وہ غربت کے باوجود اپنے بھائیوں اور جماعت کی خدمت کرتے ہیں اور اسے مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انفرادی طور پر ایک دوسرے کو مضبوط کرنے کی اعلیٰ مثال ہمیں ہجرت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں نظر آتی ہے جماعتی طور پر بھی صحابہ کے نمونے نظر آتے ہیں جب جماعتی تحریک ہوتی تو اپنے مالوں کا بہترین حصہ اللہ کی راہ میں دے دیتے۔فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو بھی اپنی طاقت کے مطابق خدا کی راہ میں خرچ کر رہا ہوگا اس کے دگنے پھل اسے ملیں گے۔فرمایا: ہر عمل کی نیت ہے جسے خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے بعض اوقات بڑی قربانی کے مقابلہ میں بظاہر چھوٹی قربانی بڑا رتبہ پاتی ہے اور اللہ کے نزدیک قربانی کا معیار جذبہ اور نسبت کا ہے مقدار کا نہیں ہے اور اللہ کے ہاں بدلے دلوں اور نیتوں کے مطابق ملتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی قربانیوں کے بعض نمونے پیش کرنے کے بعد فرمایا۔ بڑی قربانی ہو یا تھوڑی دولت مند ہوں یا غریب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی گئی قربانیاں دگنے پھل لاتی ہیں۔

فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ کو بندوں کے پیسوں کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی اللہ جب قربانی کیلئے فرماتا ہے تو بندے کو ثواب دینے کی خاطر اور یہی حال اللہ کے انبیاء کا ہوتا ہے انہیں اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ جماعت کے اخراجات کیسے پورے ہوں گے اللہ تعالیٰ جب کسی کو بھیج کر کام شروع کرواتا ہے تو اس کے لئے اسباب بھی مہیا فرما دیتا ہے انبیاء اور خلفاء ضرور ظاہری تحریک کرتے ہیں لیکن ضرورت پوری کرنے کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی وعدہ ہے اور آپ نے ایک جگہ اس کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ خرچ کیلئے رقم بہت آئے گی لیکن اس کو دیکھ کر تم لوگ دنیادار نہ ہو جانا اور انفرادی و جماعتی طور پر کشائش پیدا ہوگی اور جب جماعتی طور پر کشائش پیدا ہو تو جن کے ہاتھ میں خرچ ہے ان کو بھی ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم کسی بھی قسم کا غیر ضروری خرچ نہ کریں ہر پیسے کو سنبھال کے اور احتیاط سے خرچ کریں غریب قربانی کر رہے ہیں یا امیر قربانی کر رہے ہیں اس کو بہت سوچ سمجھ کر خرچ کرنا خرچ کرنے والوں کا کام ہے اور بہت اہم کام ہے تاکہ جہاں وہ خدمت سلسلہ کر رہے ہیں ان اموال کو سنبھال کر وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں جو قربانی کرنے کی روح پیدا کی ہے اس میں جماعت ترقی کرتی جارہی ہے۔صحابہ کی قربانیوں کے نمونے نئے آنے والے بھی زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے دور دراز علاقوں میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں غریب لوگ ہیں لیکن مالی قربانیاں بھی کر رہے ہیں ہلکی بارشیں بھی ان کو پھلوں سے لاد رہی ہیں اور وابل کے نمونے بھی ہمیں نظر آتے ہیں تیز بارش کی طرح ان کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اللہ کے فضلوں کی بارش ان کے کاروباروں کو کئی گنا بڑھاتی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں بھارت اور افریقہ کے قربانی کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے پھلوں کو دگنا کرتا جارہا ہے یہ مالی قربانی کی روح نہ صرف جماعت میں قائم ہے بلکہ بڑھتی جارہی ہے نئے ہونے والے احمدی بھی اس میں بڑھتے جارہے ہیں اور انکے قربانیوں میں بڑھنے سے وہاں کی ضروریات کچھ حد تک پوری ہو رہی ہیں ساتھ ساتھ نئے مشن بھی کھل رہے ہیں اور نئی ضروریات بڑھ رہی ہیں مساجد مشن ہاؤسز بن رہے ہیں لٹریچر چھپ رہا ہے۔ یہ قربانیاں جو مغربی ممالک کے احمدی کر رہے ہیں جہاں ان کو اپنے ملک میں جماعتی کاموں کو آگے بڑھانے میں کام آرہی ہیں وہاں غریب ممالک میں احمدیت کی ترقی میں بھی ممد بن رہی ہیں اور یوں امیر ممالک کے قربانی کرنے والے لوگ انفرادی طور پر بھی جو معمولی قربانی کر رہے ہیں بحیثیت جماعت ان کی قربانی تیز بارش کے نتائج پیدا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسے قبول فرماتا رہے۔

فرمایا: جیسا کہ سب جانتے ہیں یکم جنوری سے وقف جدید کا نیا سال شروع ہوتا ہے اللہ کے فضل سے یہ وقف جدید کا ۵۳ واں سال ہے جو ۳۱ دسمبر کو ختم ہوا ہے۔الحمدللہ اس سال میں اللہ کے بڑے فضل ہوئے ہیں اور وقف جدید میں جماعت کو ۴۱ لاکھ ۸۳ ہزار پاؤنڈ سے اوپر مالی قربانی کرنے کی توفیق ملی اور گذشتہ سال کے مقابلے میں یہ قربانی اللہ کے فضل سے ۶ لاکھ ۶۴ ہزار پاؤنڈ سے زائد ہے اس میں قربانی کے لحاظ سے حسب سابق پاکستان پہلے نمبر پر ہے اس کے بعد امریکہ پھر یوکے پھر جرمنی پھر کنیڈا پھر انڈیا پھر آسٹریلیا پھر انڈونیشیا۔ پھر بیلجئم پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ مقامی کرنسی کے لحاظ سے زیادہ وصولی کرنے والی ۵ جماعتوں میں نمبر 1 جرمنی ہے پھر بھارت۔ پھر امریکہ پھر آسٹریلیا پھر بیلجئم ہے فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے پھر سوئٹزرلینڈ پھر آئرلینڈ پھر یوکے پھر جاپان ہے۔فرمایا: اس سال وقف جدید کا چندہ ادا کرنے والوں میں ۲۵ ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے اور مجموعی تعداد ۶ لاکھ سے اُوپر ہے۔

مختلف ممالک کی نمایاں قربانی کرنے والی جماعتوں کے بعد حضور نے فرمایا بھارت کی صوبائی جماعتوں میں پہلے دس نمبر پر علی الترتیب کیرلہ۔ جموں کشمیر۔ تامل ناڈو، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، کرناٹک، اڑیسہ، پنجاب، اتر پردیش، راجستھان اور دہلی ہیں اور مقامی لحاظ سے پہلی دس جماعتیں کالیکٹ، کینانور ٹاؤن، حیدرآباد، قادیان، چنئی، کلکتہ، کرولائی، بنگلور، پینگاڈی، کوئمبٹور، آسنور ہیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس نئے سال میں قربانی کرنے والوں کی توفیق بڑھائے جنہوں نے گزشتہ سال قربانیاں کی ہیں ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور پہلے سے بڑھ کر یہ قربانیاں کرتے جانے والی ہوں اور ہم آئندہ بھی انشاء اللہ جماعت کا ہر قدم ترقی پر دیکھنے والے ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم ہدایت اللہ جبش صاحب آف جرمنی کی وفات اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا۔ مرحوم ۴ جنوری کو وفات پاگئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اسی طرح حضور نے ایک دعا کی تحریک فرمائی کہ کل پھر مردان پاکستان میں مخالفین نے بعض احمدیوں پر فائرنگ کی اور ایک نوجوان زخمی ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور دشمنوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچائے۔

☆☆☆

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ 24

اور یہی وعدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں سے نہیں پھرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دشمن تم کو اپنے ملک سے نکالنے کی دھمکی دیتا ہے تو اس سے خوفزدہ نہ ہو۔ فرمایا: لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے چاہے وہ پاکستان کے ظالم ہیں یا بھارت کے ظالم ہیں یا انڈونیشیا کے ظالم ہیں یا کسی بھی ملک کے ظالم ہیں، اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔لیکن ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ فی زمانہ مسلمان یہ ظلم خدا اور رسول کے نام پر کر رہے ہیں اور اسلام کے نام کو بدنام کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے دنیا میں ہر جگہ ہر وہ احمدی جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہے، چاہے وہ پیدائشی احمدی ہے یا نو مبائع ہے، ان ظلموں کو خدا کی راہ میں برداشت کرنے کو عین سعادت سمجھتا ہے۔اس یقین پر قائم ہے کہ جب خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک اور قادر توانا ہے۔تمام دنیا اس کی ملکیت ہے تو یہ عارضی حکومتوں والے ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔خدا تعالیٰ نے پہلے جس طرح انبیاء کو تسلی دلائی تھی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی تسلی دلائی۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ مغلوب ہونا تو مخالفین احمدیت کا مقدر ہے اور نصرت الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ انشاء اللہ۔

فرمایا: اس نصرت کے آنے کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے شرط رکھی ہے، اگر اس شرط پر عمل کریں گے تو نصرت الٰہی کے نظارے ہر آن دیکھیں گے۔فرمایا: آج ہر احمدی کا کام ہے کہ اس شرط کو پورا کرنے کی فکر میں رہے اور وہ شرط ہے تقویٰ۔

فرمایا: جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ سلسلہ کا تعلق ہے کوئی مخالف اور کسی قسم کی مخالفت اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن سلسلہ میں شامل افراد کو خدا تعالیٰ نے اس کامیابی میں حصہ دار بنانے کیلئے یہ شرط رکھی ہے کہ اپنے اندر تقویٰ اور خوف خدا پیدا کرو۔فرمایا: اس کے وعدے کے حقدار وہی ہیں جن کے دل تقویٰ سے پُر ہیں، جو خدا کے مقام کا خوف رکھتے ہیں۔

فرمایا: الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کا امیدوار بننے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا انتہائی ضروری ہے ۔فرمایا: اسلام کا غلبہ تو اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ منسلک ہو کر ہی مقدر ہے، اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔فرمایا: آج اگر تقویٰ کی صحیح تعلیم کوئی پا سکتا ہے تو مسیح و مہدی موعود کا غلام، جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس کام کیلئے مامور فرمایا ہے۔فرمایا: ہر احمدی اس مقام کو سمجھے کہ ہماری فتح بھی تقویٰ سے مشروط ہے اور یہی فرق کرنے اور ممتاز کرنے والی لکیر ہے جو احمدی مسلمان اور دوسرے سے ممتاز کرتی ہے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے افریقہ میں ہونے والے بعض تائیدات الٰہی کے واقعات پیش کرنے کے بعد فرمایا: یہ تائیدات کے واقعات دیکھ کر نومبائعین کے ایمان اور بھی مضبوط ہوتے ہیں ۔فرمایا: تائیدات کے واقعات صرف افریقہ میں ہی نہیں بلکہ انڈیا میں بھی اور دیگر جگہوں میں بھی نظر آتے ہیں۔فرمایا: دیگر ممالک کی طرح انڈیا میں بھی نومبائعین ایمان اور ایقان میں بڑھ رہے ہیں۔ یہ دلوں کی تبدیلی الٰہی تائیدات نہیں تو اور کیا ہیں مخالفت کے باوجود احمدیوں کے ایمان مضبوط ہو رہے ہیں اور مسیح موعود کی بیعت پر پورے

یقین سے قائم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض اور ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک مخالفتیں اپنی جگہ ہیں لیکن ہمیں ہر طرف احمدیت کی ترقی کے نظارے نظر آرہے ہیں۔ ملاں جہاں اور جس ملک میں بھی ہے اپنا زور لگا رہا ہے کہ احمدیت کو ختم کرے احمدیوں کو ان کے دین سے برگشتہ کرے لیکن خدا کی تقدیر مخالفین کے ہر حربے کو ان پر اُلٹا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر نئی زمین اور نئے آسمان بنا رہا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا میں مسیح موعودؑ کے ان غلاموں کے ذریعہ پھیل رہی ہے اور شُرفاء اس بات کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ حقیقی اسلام یہی ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فرستادوں کے حق میں تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے، اگر یہ جماعت اللہ کی طرف سے نہ ہوتی تو کب کی مٹ چکی ہوتی۔

☆۔فرمایا: جماعت احمدیہ کی ۱۲۰ سالہ تاریخ میں غریب احمدیوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں جماعت ترقی کرتی جارہی ہے اور اللہ کی تائید سے جماعت کے قدم آگے بڑھتے جارہے ہیں۔ کیا اب یہ لوگ خدا سے لڑیں گے بہتر ہے کہ احمدیوں پر ظلم کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی تقدیر پر جو اسلام کی فتح کے لئے مسیح ومہدی کے ذریعہ ظاہر ہو رہی ہے اس کا حصہ بن جائیں ورنہ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور انہوں نے اللہ سے فتح مانگی اور ہر جابر دشمن ہلاک ہو گیا کا اندازہ جیسے پہلے سچا ثابت ہوتا آیا ہے، آج بھی اپنی ہیبت ناک چمک دکھانے کی طاقت رکھتا ہے۔

فرمایا: پس ہوش کرو اور ہوش کرو کہ خدا تعالیٰ کے منصوبوں کے آگے جب بھی اپنے منصوبے لاؤ گے، نہ صرف تمہارے منصوبے پارہ پارہ ہو جائیں گے بلکہ تم خود بھی تباہی کے گڑھے میں دھکیل دئے جاؤ گے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا کی آنکھیں کھولے اور وہ اپنی ظالمانہ حرکات سے باز آتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کو پہچان لیں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔ اللہ کرے ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ماننے والوں میں شامل ہو جائیں جن کے بارے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کیا تب اسقدر قرآئن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کیلئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے تَرک اور اَخذ کیلئے مجھے حَکَم بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور اَنانیت کی جِلد سے باہر آگیا ہے۔

فرمایا: خدا تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے والا بنائے۔ ہمیشہ ہمارے سینے کھلے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ثبات قدم عطا فرمائے۔ ہماری مرضی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مرضی کے تابع ہو جائے۔ نفسانی خواہشات ہم ترک کرنے والے ہوں اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھانے والے بن جائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمن کا ہر شر اور ہر وار اس پر اُلٹا دے اور ہمارے لئے زمین میں فراخی پیدا کرتا چلا جائے۔

فرمایا: اب دعا ہوگی۔ دعا میں اسیران اور شہدا کی فیملیوں کو بھی یاد رکھیں۔ اسی طرح اغوا ہونے والوں کی بازیابی کے جلد سامان کرے۔ پھر بعض لوگ مختلف جہتوں سے تکلیفیں اٹھانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی تکلیفوں کو بھی دور فرمائے۔ ہر قسم کی قربانی کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے، درویشان قادیان چند ایک رہ گئے ہیں، ان کی اولادوں کو بھی کہ اپنے بزرگ آباء کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور جس قسم کی قربانی ان کے باپ دادا نے دی ہے، اس کو یاد رکھتے ہوئے ہمیشہ خالص ہو کر جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر جگہ جماعت کو ترقی عطا فرماتا چلا جائے اور اپنے سماوی نشانات اور اپنی تائیدات سے ہمیشہ ہمیں نوازتا رہے۔ انسانیت کیلئے دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے ان کو بچائے اور جس تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے اور تمام دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے، اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کرائی۔

☆☆☆

بقیہ: دورہ حضور انور بیلجیم و جرمنی، جون 2010ء از صفحہ 16 (قسط: ۳)

کے واقعہ نے معیشت پر کیا منفی اثرات مرتب کئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ 9/11 کے حملے نے اتنے منفی اثرات مرتب نہیں کئے۔ عالمی بحران کی اصل وجہ افغانستان اور عراق کی جنگیں تھیں۔ ان کے لئے بلینز آف ڈالر خرچ کئے جارہے ہیں۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگوں میں بھی یہ ہوا کہ ہتھیاروں کی صنعت نے بہت ترقی کی اور منافع کمایا۔ آج کل بھی یہی صورتحال ہے۔ یہ صنعتیں منافع کما رہی ہیں اور عمومی معیشت کو فائدہ کم ہو رہا ہے۔

Dr. Meister کے اس سوال پر کہ عالمی دہشتگردی کا سدّباب کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جنگ اور طاقت کے ذریعہ یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ اس پر Dr. Meister نے کہا کہ عالمی دہشتگردی پر ہمارا کوئی اَور ردّعمل ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے۔ اسی طرح دیکھنا چاہئے ان لوگوں کے پاس ہتھیار کہاں سے آتے ہیں۔ یہ لوگ خود تو ہتھیار نہیں بناتے، نہ ہی خرید سکتے ہیں۔ اسی طرح ان کی مالی امداد کون کر رہا ہے اس بات کا جائزہ لیا جانا چاہئے۔ اگر ان کی مالی امداد کے ذرائع روک دیئے جائیں تو اپنی موت آپ مر جائیں گے۔

Dr. Meister کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ اس ملاقات میں مکرم امیر صاحب جرمنی اور سیکرٹری شعبہ تبلیغ بھی شامل تھے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے سیشن میں ملاقات کرنے والی فیملیز میں پاکستان، آسٹریلیا، سویڈن اور ناروے سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ جرمنی سے فرنکفرٹ ریجن اور Regensburd, Freiburg کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مجموعی طور پر 38 خاندانوں کے 118 افراد اور نو 9 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت المہدی'' میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جرمنی سے فرنکفرٹ ریجن اور ارد گرد کی جماعتوں کے علاوہ سٹٹگارٹ، بورکن، ہمبرگ اور رائنگن کی جماعتوں اور بیرونی ممالک سے پاکستان، امریکہ سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح مجموعی طور پر 44 فیملیز کے 151 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب رخصتانہ میں شرکت

مکرم نصیر احمد انجم صاحب سیکرٹری جائیداد لوکل امارت منہائم و ناظم رہائش جلسہ سالانہ جرمنی کی بیٹی عزیزہ حمدہ انجم صاحبہ کے رخصتانہ کا پروگرام تھا۔ اس کا انتظام جماعتی سنٹر بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ ملاقاتوں کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رخصتانہ کی اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اس تقریب کو رونق بخشی اور بچی کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔

بعد ازاں سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

کیا آپ نے کوئی کتاب لکھی ہے......؟

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لیکر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔ درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

ضروری کوائف: ☆۔کتاب کا نام ☆۔مُرتبہ ☆۔مترجم کا نام ☆۔ایڈیشن ☆۔مقام اشاعت ☆۔تاریخ اشاعت ☆۔ناشر ☆۔طابع ☆۔تعداد صفحات۔☆۔زبان ☆۔موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:۔آفس 0092476214953۔گھر۔ 0476214313
۔موبائیل۔0092 03344290902۔فیکس:0092476211943۔
ای میل: tahqeeq@gmail.com ayaz313@hotmail.com
tahqeeqj@yahoo.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدی Repeate'	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاءمع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاءمع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاءمع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاءمع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرینچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاءمع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاءمع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

فریضہ زکوٰۃ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ / جنوری ۲۰۰۶ء میں فرماتے ہیں:

’’ پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔یہ بنیادی حکم ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہیئے اور اسمیں بھی کافی گُنجائش ہے۔بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے ۔پھر عورتوں کے زیورات ہیں۔ان پر زکوٰۃ دینی چاہیئے جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہیئے ۔پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے،ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے ۔تو یہ ایک بنیادی حکم ہے۔اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔‘‘

تمام صاحب نصاب افراد جماعت وخواتین سے درخواست ہے وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق دے اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

تعمیر مساجد فنڈ

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعمیر مساجد کی ایک مد قائم ہے بعض جماعتیں مقامی طور پر خوشی سے تعمیر مسجد کے کاموں کیلئے مالی قربانی کرتی ہیں۔بعض جماعتیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں وہ اپنی جماعت میں تعمیر کیلئے سارے اخراجات کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتیں۔ایسی جماعتوں کو صدر انجمن احمدیہ حسب گنجائش بجٹ اپنی مختص رقم میں سے حسب ضرورت رقم دیتی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے گھر میں کوئی خوشی ہوئی نوکری میسر آئے نوکری میں ترقی حاصل ہو نیا مکان بنانے کی توفیق ملے تو اس موقعہ پر تعمیر مسجد کی مد میں حسب توفیق چندہ کی ادائیگی کرنی چاہئے نیز مخیّر حیثیت افراد کو اس میں نمایاں حصہ لینا چاہئے۔اللہ تعالیٰ جملہ چندہ دہندگان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ھفت روزہ بدر

اب جماعتی Website

www.alislam.org/badr

پر بھی دستیاب ہے۔قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔(ادارہ)

خریداران بدر اپنے بقایہ جات کی جلد ادائیگی کر دیں۔جزاکم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

’’اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 6/13 Jan 2011 Issue No. 1-2

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کا امیدوار بننے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا انتہائی ضروری ہے

الٰہی تائیدات کے واقعات صرف افریقہ میں ہی نہیں بلکہ انڈیا میں بھی اور دیگر جگہوں میں بھی نظر آتے ہیں

ہوش کرو اور ہوش کرو کہ خدا تعالیٰ کے منصوبوں کے آگے جب بھی اپنے منصوبے لاؤگے ،

نہ صرف تمہارے منصوبے پارہ پارہ ہو جائیں گے بلکہ تم خود بھی تباہی کے گڑھے میں دھکیل دئے جاؤگے

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ برموقع جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 28 دسمبر 2010 بمقام لندن یو کے

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرضِنَا اَوْلَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ o وَلَنُسْکِنَنَّکُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذٰلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِo وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ۔(سورہ ابراھیم آیت 13تا16) کی تلاوت کی۔

ترجمہ: اوران لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا، اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم لازماً ہماری ملت میں واپس آجاؤگے۔ تب ان کے ربّ نے ان کی طرف وحی کی کہ یقیناً ہم ظالموں کو ہلاک کردیں گے۔اور ضرور ہم تمہیں ان کے بعد ملک میں بسادیں گے۔ یہ اس کے لئے ہے جو میرے مقام سے خوف کھاتا ہے اور میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔ اور انہوں نے (اللہ سے) فتح مانگی اور ہر جابر دشمن ہلاک ہوگیا۔

فرمایا: انبیاء کے مخالفین کا ہمیشہ یہی اصول رہا ہے کہ نبی کے دعوے کے بعد جب وہ دیکھتے ہیں کہ لوگ اس نبی کی بات سننے کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو دنیوی سرداروں کو بھی فکر پڑ جاتی ہے کہ ہماری سرداری خطرے میں پڑنے والی ہے اور نام نہاد دینی رہنماؤں کو بھی فکر ہوتی ہے کہ ہمارے منبر ومہراب کو خطرہ پیدا ہونے والا ہے تب دونوں اس حالت میں ایک ہوکر نبی کی مخالفت میں اپنی تمام طاقتیں صرف کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ دونوں کے یہ خطرے خودساختہ ہیں نبی تو ان کی اور قوم کی نجات کیلئے اوران کا تعلق خدا سے پیدا کرنے کیلئے آتے ہیں تا کہ صرف دنیوی خطرات ہی دور نہ کئے جائیں بلکہ اخروی نجات کے بھی سامان پیدا ہوں لیکن جن کی نظر صرف دنیاداری کی طرف ہو، وہ یہ پیغام نہیں سمجھ سکتے جو انبیاء اور رسولوں کا ہوتا ہے اور رسولوں کی مخالفت میں اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ ان پر ہر قسم کے ہیچ اور ظالمانہ حملے کرتے ہیں اور ہر قسم کی کاروائی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔

فرمایا: ان آیات میں جو میں نے تلاوت کی ہیں انبیاء اوران کے مخالفین کا ذکر کیا گیا ہے۔قرآن کریم جو شریعت کی کامل ومکمل کتاب ہے اور تاریخ انبیاء سے بھی آگاہ کرنے والی ہے، مخالفین انبیاء کی ظالمانہ اور گھٹیا حرکتوں کو بھی بتانے والی ہے اور آئندہ کی پیشگوئیوں کو بھی سمیٹے ہوئے ہے۔اس میں مختلف رنگ میں واقعات بیان کرکے خدا تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو بتاتا ہے کہ یہ واقعات نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی دوہرائے گئے اور ہر رسول کی مخالفت کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی ہونی تھی اور ہوئی اور یہی ہمیشہ دنیا والوں کا دستور رہا ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ جب وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ والی قرآنی پیشگوئی پوری ہونی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے مسیح ومہدی کا دعویٰ کرنا تھا اور اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں غیر شرعی نبی ہونے کا اعزاز پانا تھا تب بھی یہ مخالفت ہونی تھی اور یہی باتیں سننی تھیں جو تمام انبیاء کو دیکھنے اور سننے کو ملیں۔پس قرآن کریم نے صرف ایک تاریخ بیان کرکے صرف قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو تسلی نہیں دلائی بلکہ امت مسلمہ کو بھی یہ بتایا کہ جب وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی پیشگوئی پوری ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے برف کی سلوں پر گھٹنے کے بل بھی جانا پڑے تو جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام و عاشق صادق کو جو زمانے کا امام اور مسیح و مہدی ہوگا، اس کو اس کے آقا ومطاع صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام بصد ادب پہنچانا اور مخالفین کے ساتھ مل کر تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی مول نہ لے لینا لیکن اس وقت بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو پسِ پُشت ڈال کر اس کا سر صلیب اور خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ مسیح ومہدی کی مخالفت پر کمر بستہ ہے اور صرف معمولی مخالفت اور انکار کی حد تک نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کے مخالفین کا ردّ عمل جو بیان فرمایا ہے، اس پر عمل پیرا ہے اور یہی اعلان ہے کہ اے احمدیو! تم مسیح موعود کا انکار کرکے ہم میں شامل ہوجاؤ اور جس سچ کو تم تمام تر نشانیاں دیکھتے ہوئے مسیح کہہ رہے ہو اور جب مسیح کے ساتھ تم ہر روز زمینی وآسمانی تائیدات کے اظہار دیکھ رہے ہو، اس سچ کو جھوٹ کہو کہ یہ سچ ہماری کرسیوں کیلئے خطرہ ہے اور یہ سچ ہمارے منبر ومحراب کو اس شدت سے ہلا رہا ہے کہ ہمارے جھوٹ کی پول کھلنے کا شدید خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ پس ہم کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ اس سچ کا ساتھ دیں۔ یہ ہے ان کا ردّ عمل اور اپنے ذاتی مفادات کو خدا کے حکموں کے تحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم اب ذاتی مفادات چھوڑ دیں اور دنیوی منفعتوں سے محروم ہو جائیں، یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ پس یا تو ہماری مانو اور یا اس ملک سے نکل جاؤ۔ مولوی اعلان کرتے ہیں کہ دو ہی صورتیں ہیں یا ہمارے جھوٹ کو سچ کہو اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو جھوٹ یا پھر ہمارے ملک سے نکل جاؤ۔ تمہارے لئے ہمارے ملک اور ہماری دنیوی حکومت میں کوئی جگہ نہیں اور یہ اعلان اور یہ رویہّ ان تمام نام نہاد مولویوں اور بعض علاقوں میں سیاسی مفادات کی خاطر ظلم کی پشت پناہی کرنے والے سیاست دانوں کا بھی ہے۔ اس میں بھارت بھی شامل ہے۔ پچھلے دنوں مہاراشٹر میں ہمارے دو معلموں کو مارا پیٹا گیا اور گاؤں سے نکلنے کو کہا گیا۔ جب ہمارے لوگ FIR درج کرانے گئے تو لوگوں کے دباؤ میں آکر پولیس نے بھی Fir درج نہیں کی اور لوگوں کے جانے کے بعد اگر ایف آئی آر درج کی تو ساتھ ہی یہ نوٹس بھی دے دیا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ یہ شہر چھوڑ دیں ورنہ ہم آپ لوگوں کی حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

فرمایا: بعض حکومتی اداروں کا بھی یہ رویہّ ہوتا ہے جو کہ کمزوری دکھا رہا ہوتا ہے کہ ہماری بات مان لو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم سے جو بن پڑا کریں گے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو شدت ہے، وہ اسی وجہ سے ہے کہ یہ الٰہی جماعت ہے اور چند سالوں سے اس میں جو شدت آئی ہے پاکستان میں بھی اور ہندوستان میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور بعض دوسرے ممالک میں بھی، یہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور منظّم ہونا خاص طور پر مسلمان حکومتوں اور نام نہاد مولویوں کو کھٹک رہا ہے۔

فرمایا: یہ دنیادار ہیں صرف دنیا کی آنکھ سے دیکھتے ہیں حالانکہ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک دینی جماعت ہے، اس کو کبھی بھی حکومتوں سے دلچسپی نہیں رہی ہاں دلچسپی ہے تو صرف اور صرف ایک بات سے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کے حضور جُھک جائے اور اس کا حق ادا کرنے والی بن جائے۔ امن محبت اور پیار کی فضا پیدا ہو جائے تا کہ دنیا میں ہر طرف ہمیں بھائی چارے کے نظارے نظر آئیں اور یہی بات ایک فتنہ پرداز اور ذاتی مفاد حاصل کرنے والے کو کھٹکتی ہے۔

فرمایا: ہم تو اس مسیح ومہدی سے تعلق رکھنے والے، اس کی طرف منسوب ہونے اور اس سے تربیت حاصل کرنے والے ہیں۔ ہمیں دنیوی حکومتوں اور وجاہتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ غرض ہے تو صرف اس بات سے کہ بندے اور خدا کا تعلق قائم ہوجائے اور دوسرا یہ کہ خدا کے بندے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو حسین تعلیم لائے تھے، اس پر عمل کرنے والے بن جائیں اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ یہ ہمارے عہد بیعت میں شامل ہے۔ اس راستے میں ابتلا پہلے لوگوں نے بھی برداشت کئے تھے اور ہمیں بھی برداشت کرنے پڑیں گے۔ اس بارے میں ہمیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتادیا ہے کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن آخری نتیجہ الٰہی جماعتوں کے حق میں ہی نکلتا ہے

(باقی صفحہ 21 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان